e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

حراست میں تشدد پولیس کی سرکاری ڈیوٹی نہیں بلکہ جرم ہے: ہائیکورٹ

پریاگ راج: الہ آباد ہائیکورٹ نے پولیس حراست میں افراد کو مبینہ طور پر تشدد کا نشانہ بنانے اور خواتین کے ساتھ دست درازی کے الزامات کا سامنا کرنے والے پولیس اہلکاروں کی ڈسچارج درخواستیں مسترد کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ حراست میں موجود افراد پر اس نوعیت کا تشدد پولیس کی سرکاری ڈیوٹی کا حصہ قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ اسے صرف جرم ہی کہا جاسکتا ہے۔ جسٹس مدن پال سنگھ نے ملزم پولیس اہلکاروں، جن میں شوانی جوشی سمیت دیگر اہلکار شامل ہیں، کی جانب سے دائر دو درخواستوں پر فیصلہ سنایا۔ عدالت نے ٹرائل کورٹ کے اس فیصلے کو برقرار رکھا جس میں ملزم پولیس اہلکاروں کی ڈسچارج درخواستیں مسترد کردی گئی تھیں۔ عدالت کے سامنے پیش ریکارڈ کے مطابق پولیس حراست میں شکایت کنندہ اور اس کے رشتہ داروں کے ہاتھ پاؤں رسیوں سے باندھے گئے، انہیں پیٹ کے بل لٹایا گیا اور مبینہ طور پر بار بار مارا پیٹا گیا۔

اکھلیش یادو کا طنز: پریس کانفرنس نہیں، ’پریس ایکالاپ‘ ہے

لکھنؤ (یواین آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے سربراہ اکھلیش یادو نے صحافیوں کے سوالات کے معاملے پر ریاستی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ جب پریس کانفرنس میں صرف یکطرفہ بیان ہی دینا ہے اور صحافیوں کو سوال پوچھنے کا حق نہیں، تو پریس وارتا کا نام بدل کر ’پریس ایکالاپ‘ رکھ دینا چاہیے۔ دوسری جانب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے بھی جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ماحول کو جان بوجھ کر خراب کرنے کی کوشش کی گئی اور یہ سب پہلے سے طے شدہ تھا۔ مسٹر یادو نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ جب باہمی مکالمہ ہی نہیں ہونا تو پریس کانفرنس کا کیا جواز رہ جاتا ہے، محض بیانات ہی جاری کرنے ہیں تو پریس ریلیز کے ذریعے بھی کام چلایا جاسکتا ہے، جس سے سب کا وقت بچے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اتر پردیش میں سوالات کی بھرمار ہے مگر حکومت کے پاس جوابات نہیں ہیں، اسی لیے سوالوں سے منہ موڑ کر میدان چھوڑ کر بھاگا جارہا ہے۔

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 340 Sunday , September 13 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۴۰) لکھنؤ، بروز اتوار ۱۳-ستمبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۳۰ ربیع الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

برکس کا نئی دہلی اعلامیہ
کثیر الجہتی نظام، امن اور باہمی تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر زور

برکس نے یکطرفہ اقتصادی پابندیوں کی مذمت کی

نئی دہلی، برکس نے کسی بھی ملک کا نام لیے بغیر ہفتہ کو یکطرفہ اقتصادی پابندیوں اور بالواسطہ پابندیوں کی مذمت کی۔ برکس سربراہ اجلاس میں جاری نئی دہلی اعلامیے میں کہا گیا ہے، ہم بین الاقوامی قوانین کے برخلاف یکطرفہ جابرانہ اقدامات کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم دوبارہ کہتے ہیں کہ ایسے اقدامات، جن میں یکطرفہ اقتصادی پابندیاں اور بالواسطہ پابندیاں بھی شامل ہیں، انسانی حقوق پر برا اثر ڈالتی ہیں۔

برکس کی 2 دہائیاں مکمل، یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری

ہندوستان، برازیل، روس اور چین کے ساتھ 2006 میں شروع ہوئے برکس تعاون کی 2 دہائیاں مکمل ہونے کے موقع پر ہفتہ کو یہاں 18ویں برکس سربراہ اجلاس سے الگ 2 یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیے گئے۔ یادگاری ڈاک ٹکٹوں پر ’برکس: تعاون کی 2 دہائیاں، 2006-2026‘ درج ہے۔

برکس کا دہشت گردوں کو پناہ دینے والوں کے خلاف مل کر کارروائی کا اعلان، فنڈنگ روکنے پر زور

نئی دہلی اعلامیہ میں کئی اہم ایشوز شامل، پہلگام حملہ کی مذمت سے لے کر ٹیرف پالیسی تک کا ذکر، مقامی کرنسی میں مالی امداد، سرحد پار ادائیگی کے نظام کی ترقی پر زور

نئی دہلی۔ (ایجنسیاں) برکس رکن ممالک کے سربراہانِ حکومت اور سربراہانِ مملکت کے گروپ کے 18ویں سربراہ اجلاس میں ہندوستان کی جانب سے پیش کیے گئے اعلامیے کو ہفتہ کے روز متفقہ طور پر منظوری دے دی گئی جس میں عالمی اور علاقائی اہمیت کے حامل موضوعات پر تنظیم کے موقف کے ساتھ ساتھ برکس ممالک کے درمیان تعاون کو مضبوط کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا ہے۔ اجلاس کے پہلے دن مکمل اجلاس میں بحث ومباحثہ کے بعد کانفرنس کی صدارت کر رہے وزیر اعظم نریندر مودی نے نئی دہلی اعلامیے کا مسودہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا، ”اگر ارکان کی جانب سے اس پر کوئی تجویز یا اعتراض نہ ہو تو میں اسے متفقہ طور پر منظور کرنے کی اپیل کرتا ہوں۔ ارکان نے وزیر اعظم کی جانب سے پیش کیے گئے نئی دہلی اعلامیے کو متفقہ طور پر قبول کرلیا۔ نریندر مودی نے کہا، ”اس میں اہم بین الاقوامی اور علاقائی موضوعات پر برکس کا موقف شامل ہے اور اس کے ساتھ اس میں برکس ارکان کے درمیان تعاون کو مضبوط کرنے کا ہمارا عزم مضمر ہے۔“

برکس ممالک نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کی سخت مذمت کرتے ہوئے دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرینس کی پالیسی اپنانے نیز دہشت گردی سے نمٹنے میں دوہرے معیار کو مسترد کرنے کا اعادہ کیا ہے۔ اس حملے میں 26 افراد کی موت ہوئی تھی اور کئی لوگ زخمی ہوئے تھے۔

ہندوستان کی صدارت میں ہفتہ کے روز یہاں منعقدہ 18ویں برکس سربراہ اجلاس میں رکن ممالک کی جانب سے منظور کیے گئے دہلی اعلامیے میں زور دے کر کہا گیا ہے کہ دہشت گردی کسی بھی شکل میں اور کسی بھی وجہ سے ہو، وہ مجرمانہ اور ناقابل قبول ہے۔ دہشت گردی کو کسی مذہب، قومیت، تہذیب یا نسلی گروہ سے نہیں جوڑا جانا چاہیے۔ اعلامیے میں دہشت گردوں اور ان کی حمایت کرنے والوں کو جواب دہ ٹھہرا کر قانون کے تحت سزا دلانے کی بات بھی کہی گئی ہے۔ برکس ممالک نے سرحد پار دہشت گردی، دہشت گردی کی مالی اعانت اور دہشت گردوں کو محفوظ پناہ گاہیں فراہم کرنے کے خلاف کارروائی کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے۔ انہوں نے دہشت گردی سے نمٹنے میں دوہرے معیار کو مکمل طور پر مسترد کیا اور ممالک کی بنیادی ذمہ داری پر زور دیتے ہوئے اقوامِ متحدہ کے فریم ورک میں بین الاقوامی دہشت گردی پر جامع معاہدے کو جلد حتمی شکل دینے اور اپنانے کا اعادہ کیا۔ رکن ممالک نے نوجوانوں میں انتہا پسندی اور شدت پسندی کو روکنے پر بھی زور دیا۔ اس کے لیے رکن ممالک اور متعلقہ ایجنسیوں کے درمیان تعاون نیز بہترین طریقوں کو شیئر کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ برکس نے دہشت گردی کی مالی اعانت، غیر قانونی مالیاتی ترسیل، انسانی اسمگلنگ، منی لانڈرنگ، مالیاتی دھوکہ دہی اور منظم جرائم پر بھی تشویش ظاہر کی۔ سرحد پار چلنے والے منظم آن لائن فراڈ نیٹ ورک اور اسکیم کمپاؤنڈ کو ختم کرنے، جرم سے حاصل کردہ رقم کا پتہ لگا کر اسے واپس حاصل کرنے اور متاثرین کے تحفظ کے لیے بین الاقوامی سطح پر مل کر کارروائی کرنے پر بھی زور دیا گیا۔ (تفصیلی خبر صفحہ 3 پر)

لچک، جدت، تعاون اور پائیداری ہماری ترجیحات، سلامتی کونسل سمیت عالمی اداروں میں ہو اصلاحات اور جہاز رانوں کے لیے سکیورٹی نیٹ ورک بنایا جائے، اجلاس سے پی ایم مودی کا خطاب

کسی بھی ملک کو دوسرے ملک کو دھمکانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے: ایران صدر پزشکیان

نئی دہلی۔ ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے ہفتہ کو برکس سربراہ اجلاس میں ایران پر حملوں کے تعلق سے امریکہ اور اسرائیل کو ہدف تنقید بنایا اور کہا کہ کسی بھی ملک کو اپنی سرزمین کا استعمال دوسرے ملک کو دھمکانے یا اس پر حملہ کرنے کے لیے نہیں کرنے دینا چاہیے۔ برکس سربراہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر پزشکیان نے کہا کہ مستقل سلامتی اسی وقت حاصل کی جاسکتی ہے جب قومی خودمختاری اور بین الاقوامی قوانین کا احترام کیا جائے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ پُرامن جوہری تنصیبات کو حملوں یا دھمکیوں سے محفوظ رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ”کسی بھی ملک کو اپنی سرزمین کا استعمال دوسرے ملک کو دھمکانے یا اس پر حملہ کرنے کے لیے نہیں کرنا چاہیے۔ برکس سربراہ اجلاس کو عام شہریوں اور ضروری بنیادی ڈھانچے پر حملوں کو معمول سمجھنے کی مخالفت کرنی چاہیے اور پُرامن جوہری تنصیبات کو حملوں اور حملوں کی دھمکیوں سے محفوظ رکھا جانا چاہیے۔“

پوتن نے استعماری سوچ والے ممالک پر کثیر قطبی دنیا کے ابھار کو متاثر کرنے کا الزام لگایا

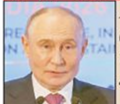

نئی دہلی (یو این آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے ہفتہ کے روز مغربی ممالک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، ”استعماری ذہنیت“ والے ممالک پر ٹیرف وار، پابندیوں، دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور طاقت کے استعمال کے ذریعے کثیر قطبی دنیا کے ابھار کو متاثر کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے یہاں منعقدہ 18ویں برکس سربراہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی طاقت کا توازن گلوبل ساؤتھ اور مشرق میں ترقی کے نئے مراکز کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ ممالک اپنے قومی مفادات کو ترجیح دے رہے ہیں اور عالمی امور میں بڑے کردار کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ولادیمیر پوتن نے کہا، ”بین الاقوامی تعلقات کا یک قطبی نظام، ممالک کے ایک چھوٹے سے گروہ کے مفاد میں تھا اور اب یہ ماضی کی بات ہوتی جارہی ہے۔ روسی سربراہ نے کہا کہ برکس کا وقار اور اثر ورسوخ مسلسل بڑھ رہا ہے، اور رکن ممالک سیاست وسکیورٹی، معیشت ومالیات، نیز ثقافتی وانسانی شعبوں میں تعاون بڑھا رہے ہیں۔

پی ایم مودی اور صدر شی جن پنگ کا عزم
اختلافات تنازع میں تبدیل نہ ہوں
باہمی تعلقات طویل عرصے تک قائم رہیں، چین اور ہندوستان ایک دوسرے کی طاقت سے سیکھ سکتے ہیں، دوفریقی میٹنگ میں جن پنگ کا مودی کو مشورہ

نئی دہلی: (ایجنسی) برکس سربراہی اجلاس کے دوران ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان اہم ملاقات ہوئی۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ہندوستان اور چین کے درمیان اختلافات کو کسی بھی صورت تنازع میں تبدیل نہیں ہونا چاہیے اور دونوں ممالک کے باہمی تعلقات کو طویل مدت تک مستحکم رکھنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

چینی صدر شی جنپنگ نے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی سے کہا ہے کہ چین اور ہندوستان ایک دوسرے کی طاقت سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں اور مشترکہ ترقی کی سمت میں مل کر کام کر سکتے ہیں۔ چین کی سرکاری نیوز ایجنسی شنہوا کے مطابق جنپنگ نے نئی دہلی میں برکس اعلیٰ سطحی اجلاس سے الگ پی ایم مودی کے ساتھ دوفریقی میٹنگ کے دوران یہ بات کہی۔ برکس اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران سبھی ممالک نے مشترکہ منشور جاری کرنے پر اتفاق ظاہر کیا۔ اس مشترکہ منشور کو جاری کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ”دوستو! آج کی ہماری میٹنگ بہت مثبت اور تعمیری رہی ہے۔ ہمارے نظریات کے تنوع کے ساتھ ساتھ برکس تعاون کے تئیں ہمارے مشترکہ عزائم بھی واضح طور پر سامنے آئے ہیں۔“ انہوں نے مزید کہا کہ ”آج کی گفتگو سے واضح ہے کہ بدلتی ہوئی دنیا کا انتظام پرانے اداروں کے ذریعہ نہیں دیکھا جاسکتا۔ ریپریزنٹیشن، رسپانسیونیس اور رول میکنگ... تینوں میں اصلاح ضروری ہے۔“ مشترکہ منشور کو جاری کیے جانے کے بعد اس میں شامل سبھی عزائم کو پورا کرنے پر زور دیا گیا۔

برکس کی غزہ میں فوری جنگ بندی اور انسانی امداد کی بلاتعطل رسائی کا مطالبہ
مغربی ایشیا میں کشیدگی پر تشویش کا اظہار

نئی دہلی (یو این آئی) برکس ممالک نے غزہ میں جنگ بندی برقرار رکھنے اور انسانی امداد کی مکمل نیز بلا رکاوٹ رسائی کو یقینی بنانے کا مطالبہ کرتے ہوئے مغربی ایشیا میں بڑھتی کشیدگی پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا ہے اور تمام فریقوں سے ضبط وتحمل سے کام لینے نیز صورتحال کو مزید خراب کرنے والے اقدامات سے گریز کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے گزشتہ سال اکتوبر کے جنگ بندی معاہدے کے باوجود غزہ میں جاری تشدد پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور فلسطینیوں کو غزہ سے زبردستی نکالنے کی پالیسیوں کو روکنے کا اعادہ کیا۔ ہندوستان کی صدارت میں ہفتہ کے روز یہاں شروع ہونے والے دوروزہ 18ویں برکس سربراہ اجلاس میں منظور کیے گئے دہلی اعلامیے میں رکن ممالک نے مغربی ایشیا میں بڑھتی کشیدگی پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا اور تمام فریقوں سے انتہائی ضبط وتحمل کا مظاہرہ کرنے نیز صورتحال کو مزید بگاڑنے والی کارروائیوں سے بچنے کی اپیل کی۔ شہریوں اور شہری انفراسٹرکچر کی سکیورٹی کو یقینی بنانے نیز طویل مدتی امن، سکیورٹی اور استحکام کے لیے بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے کوششیں بڑھانے کی بات بھی کہی گئی۔ (تفصیلی خبر صفحہ 3 پر)

برکس اجلاس میں ہندوستان گلوبل ساؤتھ کی آواز کو مضبوط کرے
اجلاس پر کانگریس کا بیان، ہندوستان سے اسٹریٹجک قیادت کی اپیل

نئی دہلی (یواین آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ 18ویں برکس سربراہ اجلاس کے دوران ہندوستان کو برکس شراکت داروں کے ساتھ مل کر ایسے عالمی نظام کی تشکیل کے لیے کام کرنا چاہیے جو مساوات اور توازن پر مبنی ہو اور جو سب کے لیے سلامتی، خوشحالی اور باوقار زندگی کو یقینی بنا سکے۔ کانگریس کے امورِ خارجہ کے شعبے نے ہفتہ کو ایک بیان میں کہا کہ جغرافیائی سیاسی تقسیم، معاشی دباؤ، سپلائی چین کی کمزوریوں، تنازعات اور ماحولیاتی دباؤ کے اس دور میں ہندوستان کو گلوبل ساؤتھ کی جائز امنگوں کو آگے بڑھانے اور تمام لوگوں کے لیے بہتر زندگی کو یقینی بنانے کے پلیٹ فارم کے طور پر برکس کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو مزید مضبوط کرنا چاہیے۔

کانگریس کے امورِ خارجہ کے شعبے نے قومی دارالحکومت میں منعقدہ 18ویں برکس سربراہ اجلاس کے حوالے سے ہندوستان سے اسٹریٹجک قیادت کی اپیل کی ہے۔ کانگریس نے ہفتہ کو جاری اپنے سرکاری بیان میں برکس کو گلوبل ساؤتھ کی آواز کو مضبوط کرنے والا ایک اہم پلیٹ فارم قرار دیا۔ پارٹی نے کہا کہ بدلتی ہوئی عالمی صورتحال، معاشی دباؤ اور سپلائی چین کی کمزوریوں کے درمیان برکس کو زیادہ منصفانہ اور متوازن عالمی نظام کی تشکیل کی سمت میں کام کرنا چاہیے۔ کانگریس نے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی پالیسی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو برکس میں اخلاقی قیادت اور قومی مفادات کے درمیان توازن قائم رکھنا چاہیے۔ پارٹی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے اس موقف کا خیر مقدم کیا، جس میں انہوں نے برکس کے درمیان اتحاد کو ضروری بتایا، لیکن کہا کہ اسے ٹھوس سفارتی اقدامات کے ساتھ آگے بڑھایا جانا چاہیے۔ کانگریس نے الزام لگایا کہ مودی حکومت کو برکس رکن ایران پر ہوئے مبینہ حملوں کے سلسلے میں زیادہ مؤثر سفارتی کردار ادا کرنا چاہیے اور جنوبی افریقہ جیسے رکن ممالک کے ساتھ یکجہتی دکھانی چاہیے۔ بیان میں برکس کے ساتھ ہندوستان کے تجارتی عدم توازن پر بھی تشویش ظاہر کی گئی۔

مسلمانوں پر ظلم کے خلاف مسلم پرسنل لا بورڈ کا 17 ستمبر کو جنتر منتر پر مظاہرہ

نئی دہلی (یواین آئی) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے ملک میں کمزور طبقے، اقلیتوں اور بالخصوص مسلمانوں کی جان ومال، عزت وآبرو پر حملے اور مظالم کے خلاف 17 ستمبر بروز جمعرات کو جنتر منتر پر ایک بڑے مظاہرے کا اعلان کیا ہے جس میں لوگوں سے شرکت کی اپیل کی گئی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ملک کے کمزور طبقات، اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو حاشیہ پر دھکیلنے، مسلمانوں کی جان ومال وعزت وآبرو پر حملے، نفرت انگیز تقاریر، اشتعال انگیز نعرے، مساجد ومدارس کا غیر قانونی انہدام، وقف اراضی سے کھلواڑ، یونیفارم سول کا جبری نفاذ اور وندے ماترم کے لزوم کے خلاف جنتر منتر پر 17 ستمبر بروز جمعرات بوقت دو بجے دن عظیم الشان مظاہرہ کیا جائے گا۔ جس میں ملک کے مقتدر مذہبی، سیاسی اور سماجی رہنما شرکت کریں گے۔ اہم متوقع رہنماؤں میں مولانا سید ارشد مدنی، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا فضل الرحیم مجددی، مولانا اصغر علی مہدی، سید سعادت اللہ حسینی، مولانا سید محمود مدنی اور سیاسی رہنماؤں میں دگوجے سنگھ، منوج جھا، سنجے سنگھ، اسدالدین اویسی، ادیب احمد، عمران مسعود، چندر شیکھر آزاد وغیرہ شامل ہیں۔

ایس بی آئی کی رپورٹ میں انتباہ
آر بی آئی سے ریپو ریٹ بڑھانے کی سفارش، خام تیل اور مہنگائی پر تشویش

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ریزرو بینک آف انڈیا کو بیرونی جھٹکوں، خام تیل کی بڑھتی قیمتوں اور مہنگائی کے وسیع پیمانے پر پھیلنے کے اشاروں سے نمٹنے کے لیے اکتوبر میں پالیسی شرح میں 25 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کرنا چاہیے۔ ایس بی آئی ریسرچ نے جمعہ کو جاری اپنی رپورٹ میں دسمبر میں بھی مزید 25 بیسس پوائنٹس کے اضافے کی سفارش کی ہے۔ آر بی آئی کی مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کا اگلا اجلاس 5 سے 7 اکتوبر 2026 کو ہونا ہے۔ مرکزی بینک نے اگست میں مسلسل چوتھی بار ریپو ریٹ کو 5.25 فیصد پر برقرار رکھا تھا۔ ایس بی آئی ریسرچ نے کہا کہ ایک ماہ پہلے تک شرح سود میں اضافے کی زیادہ بات نہیں ہو رہی تھی اور زیادہ تر لوگوں کو طویل عرصے تک شرحوں میں کوئی تبدیلی نہ ہونے کی توقع تھی۔ لیکن اس کے بعد حالات کافی بدل گئے ہیں۔ ایس بی آئی کے اقتصادی تحقیقاتی شعبے کی رپورٹ ’ایس بی آئی ایکوریپ‘ میں کہا گیا ہے کہ شرح بڑھانے کی یہ سفارش امریکی فیڈرل ریزرو کے آئندہ کسی بھی فیصلے سے آزاد ہے۔ جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال کے درمیان خام تیل کی قیمت حال ہی میں 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کرگئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اگر جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال برقرار رہتی ہے تو آئندہ 15 دنوں میں خام تیل کی قیمت 123 ڈالر فی بیرل تک پہنچ سکتی ہے۔

ایس بی آئی ریسرچ نے کہا کہ ”ہم آئندہ اکتوبر کی مانیٹری پالیسی میں 25 بیسس پوائنٹس کی شرح میں اضافے کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔ اس کے بعد دسمبر میں بھی جلد ہی ایک اور اضافہ کیا جانا چاہیے۔“ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ سفارش اگست کے کنزیومر پرائس انڈیکس (سی پی آئی) پر مبنی مہنگائی کے اعداد وشمار سے بھی متاثر نہیں ہوگی۔ اگست میں مہنگائی کی شرح تقریباً 4.8 سے 4.9 فیصد تھی۔ ایس بی آئی ریسرچ نے اندازہ لگایا ہے کہ اگر خام تیل کی قیمتیں بلند سطح پر برقرار رہتی ہیں تو اکتوبر اور نومبر میں مہنگائی کی شرح 6.5 فیصد یا اس سے زیادہ ہو سکتی ہے۔

’سیوا سنکلپ ابھیان‘ کے ذریعے عوام تک پہنچے گی بی جے پی: سی ایم یوگی

لکھنؤ (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی کے اقتدار کے 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جانب سے ریاست میں ایک ماہ تک ’سیوا سنکلپ ابھیان‘ چلایا جائے گا۔ اس ابھیان کے تحت بی جے پی گاؤں گاؤں اور گھر گھر پہنچ کر مرکزی و ریاستی حکومت کی فلاحی اسکیموں اور کامیابیوں کی معلومات عوام تک پہنچائے گی۔ اس سلسلے میں ہفتے کے روز بی جے پی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور ریاستی صدر پنکج چودھری نے مشترکہ پریس کانفرنس کرکے ابھیان کے خاکہ اور مقصد کی معلومات دی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ’سیوا دیوس‘ ایک ماہ تک چلے گا اور اس دوران مختلف پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے ہیڈ آف گورنمنٹ کے طور پر 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر یہ ابھیان منعقد کیا جا رہا ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ گجرات کے وزیر اعلیٰ اور ملک کے وزیر اعظم کے طور پر نریندر مودی نے جو کام کیے ہیں، وہ تاریخی ہیں۔ انہوں نے جس بھی شعبے میں کام کیا، وہاں بے مثال کامیابی حاصل کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم کے کاموں کا شہرت پوری دنیا میں ہو رہی ہے۔ گجرات میں وزیر اعلیٰ کے طور پر ان کے کاموں کی ایک لمبی فہرست ہے اور گجرات جدید ٹیکنالوجی اور ترقی کے شعبے میں ایک ماڈل کے طور پر ابھرا۔

حوثیوں کا باب المندب پر کنٹرول مضبوط، تین اہم جزیروں پر قبضہ

حوثیوں کا بحیرہ احمر کے ساحل پر مکمل کنٹرول، سعودی تیل پائپ لائن بند☆یمن کی سرکاری فورسز کا حوثی ٹھکانوں پر ڈرون حملہ

بحیرہ احمر (ایجنسی) ایران کے حمایت یافتہ حوثیوں نے یمن کے بحیرہ احمر سے متصل پورے ساحلی علاقے اور تین اہم جزیروں پر قبضہ کرلیا ہے۔ اس پیش رفت کے بعد یورپ اور ایشیا کو ملانے والی دنیا کی اہم ترین بحری تجارتی گزرگاہوں میں سے ایک باب المندب پر حوثیوں کا کنٹرول نمایاں طور پر مضبوط ہو گیا ہے۔یمن کی سعودی حمایت یافتہ حکومت کے حکام کے مطابق حوثیوں نے جمعہ کو باب المندب کے یمنی ساحلی علاقے اور میون جزیرے پر مکمل قبضہ کرلیا۔ بعد میں ایک حکومتی فوجی عہدیدار نے بتایا کہ حوثیوں نے گریٹر اور لیسر حنیش جزائر بھی اپنے قبضے میں لے لیے ہیں۔ یہ اس آبی گزرگاہ میں آخری دو جزیرے تھے جو ان کے کنٹرول سے باہر تھے۔ایک فوجی عہدیدار کے مطابق مغربی ساحل پر یمنی حکومت کے زیرِ قبضہ تمام علاقے اب حوثیوں کے ہاتھ میں جا چکے ہیں۔ عینی شاہدین نے بھی باب المندب کے ساحل پر مسلح افراد اور فوجی گاڑیوں کی تعیناتی کی اطلاع دی ہے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق آبنائے باب المندب کے وسط میں واقع میون جزیرے پر قبضہ انتہائی اہم پیش رفت ہے کیونکہ اس سے حوثیوں کی سعودی آئل ٹینکروں کو نشانہ بنانے کی صلاحیت بڑھ سکتی ہے۔ حوثی جولائی سے سعودی ٹینکروں کو نشانہ بناتے رہے ہیں۔ دنیا کے سب سے بڑے تیل برآمد کنندگان میں شامل سعودی عرب کے لیے بحیرہ احمر کی اہمیت اس وقت مزید بڑھ گئی ہے کیونکہ ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز کی کئی ماہ سے جاری ناکہ بندی نے خلیج کے راستے سعودی تیل کی ترسیل شدید متاثر کر رکھی ہے۔ حوثیوں کے فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے کہا ہے کہ تازہ پیش قدمی کے باوجود باب المندب سے بحری آمدورفت سعودی عرب کے علاوہ دیگر تمام ممالک کے لیے محفوظ ہے۔ گزشتہ ایک ہفتے سے جاری حوثی کارروائی میں دونوں فریقوں کے ذرائع کے مطابق 500 سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے مہاجرت کے مطابق لڑائی کے باعث تقریباً 46 ہزار افراد بے گھر بھی ہوئے ہیں۔ حوثیوں نے اس سے قبل یمن کے شمالی حصے کے بڑے علاقے پر کنٹرول قائم کر رکھا تھا۔ حالیہ کارروائی میں انہوں نے حدیدہ اور تعز کے حکومتی علاقوں کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے جمعرات کو مخا کے بندرگاہی شہر اور ذُقر جزیرے پر بھی قبضہ کرلیا تھا۔

☆ ایران نواز حوثی فورسز نے یمنی حکومتی فورسز کے خلاف تیز رفتار پیش قدمی کے بعد یمن کے بحیرہ احمر کے ساحلی علاقے پر مکمل کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔ سعودی عرب نے عراق سے بھیجے گئے ڈرونز کے ذریعے اپنی اہم ایسٹ-ویسٹ آئل پائپ لائن کو نشانہ بنائے جانے کے بعد اسے بطور "احتیاطی اقدام" معطل کردیا ہے۔ تاہم ریاض نے فوری جوابی کارروائی سے گریز کیا ہے تاکہ عراقی حکام کو مزید حملے روکنے کے لیے اقدامات کا موقع دیا جاسکے۔ عراقی وزیر اعظم علی الزیدی نے سعودی عرب کی ایسٹ-ویسٹ آئل پائپ لائن پر ڈرون حملے کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ حملے کا عراق سے کیا جانا ثابت ہونے کے بعد انہوں نے ایک علاقائی فوجی کمانڈر کو بھی عہدے سے برطرف کردیا۔ دوسری جانب ایران سے توقع ہے کہ وہ پیر کو عمان میں خلیجی ریاستوں کے ساتھ ملاقات کرے گا۔ ملاقات میں آبنائے ہرمز کے معاملے پر بات چیت کی جائے گی، جس کا مقصد خطے میں سکیورٹی کو فروغ دینا ہے۔ ایک سیٹلائٹ تصویر میں 10 ستمبر کو سعودی عرب کے حجاز خطے میں مدینہ کے جنوب میں ایسٹ-ویسٹ آئل پائپ لائن کے قریب سیاہ دھواں اٹھتا دکھائی دیا ہے۔ تاہم سعودی حکام یا سعودی آرامکو نے فوری طور پر اس واقعے کی تصدیق نہیں کی ہے۔ واضح رہے کہ بحیرہ احمر اور آبنائے ہرمز دونوں میں بڑھتی کشیدگی عالمی جہاز رانی اور تیل کی ترسیل کے لیے اہم خطرہ بن رہی ہے۔ حوثیوں کا بحیرہ احمر کے ساحل پر کنٹرول اور سعودی تیل کی بڑی پائپ لائن پر حملہ خطے میں جاری ایران-امریکہ کشیدگی کے وسیع تر اثرات کو مزید نمایاں کرتا ہے۔

☆ یمن کی سرکاری فورسز نے ہفتہ کے روز جنوب مغربی صوبہ الضالع میں حوثی باغیوں کے ٹھکانوں پر "درست نشانے" والے ڈرون حملے کیے۔ ملک میں کئی برس کی نسبتاً پرسکون صورتحال کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان لڑائی میں شدت آگئی ہے۔ نیشنز شیلڈ فورسز نے ایک بیان میں کہا کہ ان کے ڈرونز نے الضالع میں حوثی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا، تاہم ان کے درست مقامات نہیں بتائے گئے۔ فورسز کی جانب سے جاری ویڈیو میں درجنوں حوثی ارکان کے ایک اجتماع کو فضائی حملے میں نشانہ بناتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ تازہ حملے جولائی کے آغاز سے یمن کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حکومت اور ایران کے حمایت یافتہ حوثیوں کے درمیان لڑائی میں تیزی سے ہونے والے اضافے کے دوران کیے گئے ہیں۔ دونوں فریقوں نے مختلف علاقوں میں پیش قدمی اور علاقائی کامیابیوں کے دعوے کیے ہیں۔ حوثیوں نے مغربی تعز صوبے کے بعض علاقوں، بشمول ساحلی شہر المخا اور اس کی بحیرہ احمر کی بندرگاہ، پر قبضہ کرلیا ہے اور ان کا دعویٰ ہے کہ اب وہ پورے مغربی صوبہ الحدیدہ پر بھی کنٹرول رکھتے ہیں۔ ان کی پیش قدمی انہیں باب المندب آبنائے کے مزید قریب لے آئی ہے، جو بحیرہ احمر کو خلیج عدن سے ملانے والی عالمی تجارت کی ایک اہم بحری گزرگاہ ہے۔ دوسری جانب سرکاری فورسز نے سعودی سرحد سے متصل شمالی صوبہ الجوف میں پیش قدمی کرتے ہوئے صوبائی دارالحکومت الحزم کے قریب اپنی پوزیشن مضبوط کرلی ہے۔ ماریب، البیضاء اور الضالع صوبوں میں بھی لڑائی جاری ہے۔ یمن میں تنازع 2014 میں اس وقت شدت اختیار کرگیا تھا جب حوثیوں نے دارالحکومت صنعا پر قبضہ کرکے ملک کے بڑے حصے میں اپنا کنٹرول وسیع کرلیا۔ مارچ 2015 میں سعودی عرب کی قیادت میں اتحاد نے بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ یمنی حکومت کی حمایت میں فوجی مداخلت کی تھی۔ یمن میں تازہ کشیدگی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب سعودی عرب نے ریاض اور مدینہ کے علاقوں میں اپنی مشرقی-مغربی تیل پائپ لائن پر ڈرون حملوں کی مذمت کی ہے۔

لبنان کے صدر جوزف عون کا نبطیہ کا اچانک دورہ

اسرائیلی حملوں میں تیزی، جنگ بندی معاہدہ خطرے میں

بیروت (ایجنسی) لبنان کے صدر جوزف عون نے ہفتے کو ملک کے جنوبی شہر نبطیہ کا غیر اعلانیہ دورہ کیا ہے۔ ان کا یہ دورہ ایک ایسے وقت ہوا ہے، جب اسرائیلی فوج نے اس علاقے میں حملے دوبارہ تیز کر دیے ہیں اور حال ہی میں حزب اللہ کے ایک اہم اسٹریٹیجک ٹھکانے پر قبضے کے بعد اسے دھماکے سے تباہ کر دیا تھا۔ لبنان کے سرکاری میڈیا کے مطابق صدر عون سکیورٹی حکام کے ہمراہ اچانک نبطیہ پہنچے، جہاں انہوں نے مقامی شہریوں سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ صدر عون نے نبطیہ کے سرکاری ہسپتال کے عملے کو بھی سراہا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہسپتال کے کارکن اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر ایسے علاقے میں طبی خدمات فراہم کررہے ہیں جہاں سے بیشتر لوگ نقل مکانی کر چکے ہیں۔ اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان لڑائی جون کے آخر سے گزشتہ ہفتے تک نسبتاً کم ہو گئی تھی۔ اس کی ایک وجہ امریکہ کی ثالثی میں اسرائیل اور لبنان کے درمیان طے پانے والا ایک فریم ورک معاہدہ اور خطے کی وسیع جنگ کے تناظر میں امریکہ اور ایران کے درمیان ہونے والی مفاہمت تھی۔ تاہم حالیہ دنوں میں اسرائیلی فوج نے ایک مرتبہ پھر حملوں میں اضافہ کیا ہے، بالخصوص نبطیہ کے علاقے میں۔ جمعرات کو اسرائیلی فوج نے نبطیہ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع اسٹریٹیجک علی الطاہر پہاڑی سلسلے پر قبضے کے بعد وہاں موجود زیر زمین دفاعی تنصیبات کو دھماکے سے تباہ کردیا۔ دھماکا اس قدر شدید تھا کہ اس سے پیدا ہونے والی زمینی لرزش کو زلزلوں کی نگرانی کرنے والے اداروں نے بھی ریکارڈ کیا۔ علاقے میں گزشتہ چند روز کے اسرائیلی حملوں میں کم از کم 29 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جن میں ایک ہی خاندان کے 12 افراد بھی شامل ہیں۔ نبطیہ میں تعینات لبنانی فوج نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیلی کارروائیاں امریکہ کی ثالثی میں ہونے والے فریم ورک معاہدے پر عمل درآمد کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ اس معاہدے کے تحت حزب اللہ کو غیر مسلح کرنا، جنوبی لبنان سے اسرائیلی فوج کا بتدریج انخلا اور علاقے میں لبنانی فوج کی تعیناتی شامل ہے۔ اس عمل کا آغاز آزمائشی طور پر منتخب کیے گئے علاقوں، یعنی نام نہاد "پائلٹ زونز" سے ہونا ہے۔ دوسری جانب ایک اعلیٰ امریکی سفارتی عہدیدار کے مطابق اسرائیل اور لبنان کے درمیان امریکہ کی ثالثی میں ہونے والے مذاکرات کا اگلا دور، جو آئندہ ہفتے ہونا تھا، اب اکتوبر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ڈی آر کانگو میں ایبولا کے مریضوں کی تعداد 7000 سے تجاوز کرگئی، ہلاکتوں کی تعداد 3398 تک پہنچ گئی

کنشاسا، 11 ستمبر (یواین آئی) جمہوری جمہوریہ کانگو میں ایبولا کے تصدیق شدہ کیسوں کی تعداد 7,000 سے تجاوز کرگئی ہے اور حکومت کی طرف سے جمعہ کو جاری کردہ تازہ ترین صورتحال کی رپورٹ کے مطابق اب تک تقریباً 3,400 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ صحت کے حکام کے مطابق، 10 ستمبر تک، ملک میں ایبولا کے 7,022 تصدیق شدہ کیسز اور 3,398 اموات ہوئی ہیں، جن میں اموات کی شرح 48.4 فیصد ہے۔ کل 1671 مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ ایبولا کی وبا اب سات صوبوں کے 62 ہیلتھ زونز تک پھیل چکی ہے۔ مقامی حکام نے بتایا کہ جمعرات کو ایک تصدیق شدہ کیس کی اطلاع ملنے کے بعد سوداو بانگی متاثر ہونے والا تازہ ترین صوبہ بن گیا۔ جنوبی کیوو صوبے میں سفری تاریخ کے ساتھ ایک 23 سالہ شخص نے مثبت تجربہ کیا اور بعد میں اس کی موت ہوگئی۔ جنوب-اوبانگی کی سرحدان چھ صوبوں میں سے کسی سے نہیں ملتی جہاں اس سے قبل ایبولا کے تصدیق شدہ کیسز سامنے آئے تھے۔ ان صوبوں میں اتوری، شمالی کیوو، جنوبی کیوو، ہوٹ-اوئلے، تشوپو اور باس-اوئلے شامل ہیں۔ مئی میں اعلان کردہ موجودہ وبا جمہوریہ کانگو (ڈی آر کانگو) کی تاریخ کی سب سے بڑی اور مہلک ترین ایبولا وبا بن گئی ہے۔

فرانس میں مسافر ٹرین پٹری سے اتر گئی

44 افراد زخمی، ایک کی حالت نازک

پیرس، 12 ستمبر (یواین آئی) فرانس کے شمال مغربی علاقے میں جمعہ کی شام ایک مسافر ٹرین پٹری سے اتر گئی، جس کے نتیجے میں 44 افراد زخمی ہوگئے، جن میں ایک کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ مقامی حکام نے یہ اطلاع دی۔ فرانسیسی وزیر ٹرانسپورٹ فلپ تباروں نے ایکس پر بتایا کہ 186 مسافروں کو لے جانے والی ٹرین جمعہ کو نارمنڈی کے شہروں روئن اور کان کے درمیان سفر کر رہی تھی اور تقریباً رات 7:45 بجے (17:45 جی ایم ٹی) پٹری سے اتر گئی۔ مقامی حکام نے بڑے پیمانے پر جانی نقصان سے نمٹنے کا ہنگامی منصوبہ فعال کرتے ہوئے جائے حادثہ پر 130 فائر فائٹرز، پانچ طبی ٹیمیں اور 80 گاڑیاں روانہ کیں۔ روئن کے پراسیکیوٹر سیباسٹین گالو نے بتایا کہ حادثے میں 44 افراد زخمی ہوئے، جن میں ایک 18 سالہ خاتون بھی شامل ہے، جسے "نازک حالت" میں اسپتال منتقل کیا گیا۔ سین-ماریتیم کے پریفیکچر کے مطابق، نوجوان خاتون کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے روئن یونیورسٹی اسپتال منتقل کیا گیا۔ ٹرین میں سوار 24 سالہ مسافر لوئی نے مقامی ریڈیو آئی سی آئی نورمانڈی کو بتایا، "اچانک چند جھٹکے محسوس ہوئے اور پھر تقریباً تین سیکنڈ بعد جھٹکے زیادہ شدید ہوتے گئے۔" انہوں نے مزید کہا، "میں اپنی نشست پر مزید نہیں رہ سکا۔ کھڑکیاں جزوی طور پر ٹوٹ گئیں اور پٹری کے پتھر ڈبے کے اندر آگئے۔ یہ واقعی بہت صدمہ خیز تھا۔ میں اب بھی کانپ رہا ہوں۔" فرانس کے ریل نیٹ ورک کا انتظام کرنے والے ادارے ایس این سی ایف ریزو نے کہا کہ اس روٹ پر ریل ٹریفک معطل کردی گئی ہے اور امدادی کارروائیوں میں مصروف ہنگامی خدمات کو کام کرنے کی سہولت دینے کے لیے پٹریوں کی بجلی بھی منقطع کردی گئی ہے۔ ادارے نے کہا، "ترجیح مسافروں کو طبی امداد فراہم کرنا اور اس کے بعد محفوظ ریل آپریشن کی بحالی کے حالات پیدا کرنا ہے۔" پراسیکیوٹر گالو نے بتایا کہ ٹرین ڈرائیور کے منشیات اور شراب کے استعمال سے متعلق کیے گئے ٹیسٹ منفی آئے ہیں۔ ریلوے حکام اور پولیس حادثے کی وجوہات کی تحقیقات کررہے ہیں۔

غزہ میں ہلاکتوں کی تعداد 73,783 ہوگئی، اسرائیلی حملے جاری

غزہ، 12 ستمبر (یواین آئی) غزہ کی وزارت صحت کے مطابق اسرائیلی حملوں کا سلسلہ جاری رہنے کے دوران گزشتہ 48 گھنٹوں میں مزید 10 فلسطینی جاں بحق اور 56 زخمی ہوگئے، جس کے بعد 7 اکتوبر 2023 سے جاری اسرائیلی جارحیت میں غزہ میں ہلاکتوں کی مجموعی تعداد 73,783 ہوگئی ہے۔ فلسطینی وزارت صحت نے ہفتہ کو بتایا کہ گزشتہ 48 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں غزہ پٹی میں 10 فلسطینی جاں بحق اور 56 زخمی ہوئے۔ وزارت نے کہا کہ متعدد متاثرین اب بھی ملبے تلے اور سڑکوں پر موجود ہیں، جبکہ ایمبولینس اور شہری دفاع کی ٹیمیں فی الحال ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ وزارت کے مطابق 11 اکتوبر کو جنگ بندی کے بعد سے اب تک ہلاکتوں کی تعداد 1,369 اور زخمیوں کی تعداد 4,627 ہوگئی ہے، جبکہ 831 لاشیں ملبے سے نکالی جاچکی ہیں۔ مجموعی اعداد و شمار کے مطابق 7 اکتوبر 2023 کو غزہ پٹی پر اسرائیلی حملوں کے آغاز سے اب تک ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 73,783 ہوگئی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 174,738 تک پہنچ گئی ہے۔ المائدین کے نامہ نگار کے مطابق جنوبی غزہ پٹی میں مواصی خان یونس کے علاقے کو اسرائیلی ڈرون سے نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں متعدد افراد زخمی ہوگئے۔ ایک اور واقعے میں جنوبی غزہ پٹی کے شہر خان یونس کے جنوبی حصے میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے زخمی ہونے والی ایک حاملہ خاتون اور اس کا نوزائیدہ بچہ جاں بحق ہوگیا۔ یہ واقعات غزہ میں جنگ بندی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کے درمیان پیش آئے ہیں۔ اسرائیلی قابض فوج غزہ پٹی کے مختلف علاقوں پر توپ خانے سے گولہ باری، جنگی طیاروں اور ڈرونز سے فضائی حملے، رہائشی علاقوں اور بنیادی ڈھانچے کی تباہی اور شہریوں کو ہلاک کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ المائدین کے غزہ پٹی میں نامہ نگار نے 11 ستمبر کو بتایا کہ جنوبی غزہ میں خان یونس کے مغرب میں الصمود کیمپ کے داخلی راستے کے قریب اسرائیلی بمباری میں ایک فلسطینی جاں بحق اور 12 دیگر زخمی ہوگئے۔ نامہ نگار کے مطابق شمال مغربی غزہ کے بیت لہیا کے علوان علاقے پر اسرائیلی گولہ باری میں بھی متعدد فلسطینی زخمی ہوئے۔ دریں اثنا، غزہ شہر کے مشرق میں الدرج محلے میں 10 ستمبر کو شہریوں کے ایک گروپ پر اسرائیلی گولہ باری میں زخمی ہونے والا ایک اور فلسطینی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہوگیا۔ وزارت صحت نے 8 ستمبر کو بتایا کہ جنگ کے آغاز سے اب تک اعضا کاٹنے کے 5,000 کیسز ریکارڈ کیے جاچکے ہیں۔ اس کے علاوہ 300 افراد کو اعصابی اور ریڑھ کی ہڈی کی چوٹیں آئی ہیں، جبکہ 10,000 افراد کو طویل مدتی بحالیٔ صحت کی ضرورت ہے۔ یہ اعداد و شمار 8 ستمبر کو عالمی یوم فزیوتھراپی کے موقع پر جاری کیے گئے بیان میں پیش کیے گئے۔

اقوام متحدہ نے یمن میں انسانی امداد کے مرکز پر حوثیوں کے قبضے کی مذمت کی

اقوام متحدہ، 12 ستمبر (یواین آئی) اقوام متحدہ نے یمن کے حوثی گروپ کے زیرِ قبضہ بحیرہ احمر کے بندرگاہی شہر موخا میں ایک اہم انسانی امدادی کمپاؤنڈ اور اس کے اثاثوں پر گرفتاری کے باعث گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے نائب ترجمان فرحان حق نے جمعہ کو کہا کہ اس کمپاؤنڈ میں اقوام متحدہ کی ایجنسیوں کے کارکن موجود تھے جو علاقے کی کمزور برادریوں کو امدادی سہولیات فراہم کررہے تھے۔ حق نے صحافیوں کو بتایا کہ قبضے سے پہلے تمام اقوام متحدہ کے عملے کمپاؤنڈ چھوڑ چکے تھے اور وہ محفوظ تھے اور ان کے بارے میں مکمل معلومات موجود تھیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ انسانی امداد کا عملہ، مقامات اور اثاثے ہر وقت محفوظ رکھے جائیں، اور امداد تک بلا روک ٹوک اور محفوظ رسائی کو یقینی بنایا جائے تاکہ ضرورت مند لوگوں تک امداد پہنچتی رہے۔ جب یمن میں حراست میں لیے گئے 73 اقوام متحدہ اور غیر سرکاری تنظیموں کے عملے کے بارے میں پوچھا گیا تو حق نے کہا کہ اقوامِ متحدہ کے پاس اُن کے سلسلے میں کوئی مثبت خبر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم اُن کی حالت کے بارے میں فکر مند ہے اور اُن کی رہائی کی مسلسل اپیل کررہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اقوامِ متحدہ کا محکمہ تحفظ و سلامتی پیش رفت پر نظر رکھے ہوئے ہے اور یمن میں اپنی کارروائیوں اور موجودگی کا جائزہ لے رہا ہے، اور تنظیم کے مطابق اقوامِ متحدہ کے عملے کی حفاظت، بشمول ملکی عملہ، اولین تشویش ہے۔

ٹرمپ کی تجارتی جنگ کے اثرات سے نمٹنے کے لیے کینیڈین شہریوں کی تیاریاں

ٹورنٹو، کینیڈا، 12 ستمبر (یواین آئی) وسطی ٹورنٹو کے ایک گروسری اسٹور میں اشیا کی قیمتوں کے ساتھ چھوٹے سرخ میپل کے پتے بنے ہوئے ہیں۔ یہ نشان آسانی سے نظر انداز ہوسکتا ہے، لیکن میٹیوس گوجریل جیسے خریدار ان پر نظر رکھتے ہیں، کیونکہ یہ اس بات کی فوری علامت ہے کہ کوئی مصنوعات کینیڈا میں تیار کی گئی ہے۔ امریکہ کے ساتھ بڑھتی ہوئی تجارتی جنگ کے درمیان مقامی طور پر تیار کردہ اشیا کا انتخاب گوجریل جیسے صارفین کے لیے تیزی سے اہم ہوتا جارہا ہے۔ سافٹ ویئر ڈویلپر گوجریل نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی نے انہیں مقامی مصنوعات خریدنے کے حوالے سے "زیادہ باشعور" بنا دیا ہے۔ انہوں نے بادام کے دودھ کا برانڈ تبدیل کرلیا اور امریکی مشروب 'لا کروا' خریدنا بند کرکے اس کی جگہ کینیڈا کی تیار کردہ گیس والے مشروب کو ترجیح دی۔ انہوں نے بدھ کو 'نو فریلز' گروسری اسٹور کے باہر الجزیرہ سے کہا، "جو چیز واضح طور پر کینیڈین نظر آتی ہے، ہم اسے ہی خریدیں گے۔" گزشتہ ایک سال کے دوران کینیڈا میں اس طرح کی خریداری عام ہوتی گئی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے محصولات، اور کینیڈا کو امریکہ کی "51ویں ریاست" بنانے سے متعلق ان کے بار بار کے بیانات نے امریکی مصنوعات کے بائیکاٹ اور مقامی مصنوعات پر خرچ کرنے کی تحریک کو تقویت دی ہے۔ گوجریل نے کہا، "میں کسی بھی ایسے طریقے سے، جس سے بچ سکتا ہوں، اپنا پیسہ امریکہ نہیں بھیجنا چاہتا۔" مارکیٹ ریسرچ کمپنی 'نیریٹو ریسرچ' کی چیف آپریٹنگ آفیسر مارگریٹ چیپ مین نے کہا کہ ان کی کمپنی تقریباً ڈیڑھ سال سے کینیڈین مصنوعات خریدنے کے حوالے سے شہریوں کے رویوں کا جائزہ لے رہی ہے۔ انہوں نے الجزیرہ سے کہا، "کینیڈین مصنوعات خریدنے اور کینیڈا کی حمایت کرنے کا رجحان عارضی جذبہ نہیں ہے۔ یہ بہت مضبوط ہے، جاری ہے اور غالب امکان ہے کہ یہ طویل عرصے تک برقرار رہے گا۔" تاہم تجارتی جنگ میں ایک بار پھر شدت آنے سے اس عزم کا برقرار رہنا مشکل ہوسکتا ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ صارفین کی قیمتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے اور ملازمتوں کے نقصان کا بھی امکان ہے۔ تجارتی جنگ اس وقت ایک اہم مرحلے میں داخل ہوچکی ہے۔ اگست کے اواخر میں امریکہ اور کینیڈا کے درمیان کشیدگی اس وقت بڑھ گئی جب مذاکرات ٹرمپ کی جانب سے تقریباً 20 ارب ڈالر مالیت کی کینیڈین مصنوعات، جن میں مشینری، ٹیکسٹائل اور ہاکی اسٹکس شامل ہیں، پر 50 فیصد تک محصولات عائد کرنے کی دھمکی کو روکنے میں ناکام رہے۔ کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے بعد میں امریکہ پر مذاکرات کے دوران آخری وقت میں ایسی شرائط پیش کرنے کا الزام لگایا جنہیں انہوں نے "غیر اقتصادی، غیر منصفانہ اور کینیڈا کے لیے خالص فوائد کو نقصان پہنچانے والی" قرار دیا۔ امریکی محصولات 22 اگست سے نافذ ہوگئے۔ اس کے جواب میں کینیڈا نے منگل کو تقریباً 20 ارب ڈالر کی امریکی درآمدات پر 15 سے 50 فیصد تک نئے جوابی محصولات عائد کردیے۔

شمالی کوریا نے مشرقی ساحل کے قریب بیلسٹک میزائل داغے: سیئول

سیئول، 12 ستمبر (یواین آئی) جنوبی کوریا کی فوج کے مطابق شمالی کوریا نے اپنے مشرقی ساحل سے سمندر کی جانب متعدد بیلسٹک میزائل داغے ہیں۔ جنوبی کوریا کے جوائنٹ چیفس آف اسٹاف (جے سی ایس) نے بتایا کہ ہفتہ کی صبح تقریباً 5:20 بجے (جمعہ کو 20:20 جی ایم ٹی) شمالی کوریا کے مشرقی ساحلی علاقے وونسان سے متعدد میزائل داغے گئے، جنہوں نے تقریباً 250 کلومیٹر (155 میل) کا فاصلہ طے کیا۔ جے سی ایس نے کہا کہ وہ میزائل تجربات کے حوالے سے امریکہ اور جاپان کے ساتھ قریبی رابطے میں ہے اور معلومات کا تبادلہ کر رہا ہے۔ جنوبی کوریا کے صدارتی نیشنل سکیورٹی آفس نے میزائل داغے جانے کے بعد وزارت دفاع، جوائنٹ چیفس آف اسٹاف اور دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ ہنگامی سکیورٹی اجلاس منعقد کیا۔ امریکی پیسفک کمانڈ نے کہا کہ شمالی کوریا کی جانب سے میزائل داغے جانے کے واقعے سے امریکی سرزمین یا اس کے اتحادیوں کو فوری خطرہ لاحق نہیں ہے۔ کمانڈ نے کہا کہ واشنگٹن جنوبی کوریا اور خطے میں اپنے دیگر اتحادیوں کے دفاع کے لیے پرعزم ہے۔ یہ میزائل تجربہ جنوبی کوریا، امریکہ اور جاپان کی جانب سے شمالی کوریا پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے پانچ روزہ مشترکہ بحری مشقیں ختم کیے جانے کے ایک روز بعد کیا گیا۔ پیر کو مشقوں کے آغاز کے چند گھنٹے بعد شمالی کوریا کے وزیر دفاع کم سونگ گی نے ان مشقوں پر تنقید کرتے ہوئے خبردار کیا تھا کہ شمالی کوریا اپنی طاقت کے نقطۂ نظر سے "مضبوط اور مؤثر جوابی اقدامات" کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ گزشتہ ماہ کے اواخر میں بھی شمالی کوریا نے جنوبی کوریا کے قریب بین الاقوامی پانیوں میں ہونے والی نام نہاد "فریڈم ایج" مشقوں کے منصوبوں کو پیانگ یانگ اور خطے کے دیگر ممالک کے لیے "خطرہ" قرار دے کر سخت تنقید کی تھی۔ شمالی کوریا نے 20 اگست کو بھی سمندر کی جانب متعدد میزائل داغے تھے، حالانکہ اس سے قبل امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن سے رواں سال ملاقات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

سعودی تیل پائپ لائن پر ڈرون حملوں کے بعد عراق نے متعدد سرحدی گزرگاہیں بند کردیں

بغداد، 12 ستمبر (یواین آئی) سعودی عرب کی ایک اہم تیل پائپ لائن پر حالیہ ڈرون حملوں سے متعلق تحقیقات میں خلاف ورزیوں اور بے ضابطگیوں کا انکشاف ہونے کے بعد عراق نے ہفتہ کو کئی سرحدی گزرگاہیں عارضی طور پر بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ عراقی وزیر اعظم علی الزیدی نے میسان آپریشنز کمانڈ کی کارروائیوں کی تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے اس کے فوجی کمانڈر کو بھی برطرف کردیا۔ عراقی حکام نے بتایا کہ سرحدی گزرگاہوں کی بندش "انتظامی اور سکیورٹی" اقدامات کے تحت کی گئی ہے۔ یہ اقدامات ایسے وقت میں کیے گئے ہیں جب مشرق وسطیٰ میں تنازع اور علاقائی کشیدگی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ یہ اعلان بغداد کی جانب سے اس بات کی تصدیق کے ایک روز بعد کیا گیا کہ سعودی عرب پر حملوں میں استعمال ہونے والے ڈرون جنوبی صوبہ میسان کے ایک مقام سے داغے گئے تھے۔ عراق کے سکیورٹی میڈیا سیل نے ایک بیان میں کہا کہ سکیورٹی حکام نے متعدد سرحدی گزرگاہوں پر "انتظامی اور سکیورٹی انتظامات" نافذ کرنا شروع کردیئے ہیں، جس کے نتیجے میں انہیں عارضی طور پر بند کردیا گیا۔ بیان کے مطابق حکام نے "ضروری قانونی اقدامات کا ایک سلسلہ" بھی شروع کیا ہے، جبکہ مبینہ خلاف ورزیوں کے حالات کا تعین کرنے کے لیے انٹیلی جنس معلومات جمع کرنے، تحقیقات اور معائنے کا عمل تیز کردیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ ان اقدامات کا مقصد مناسب حل تلاش کرنا اور مستقبل میں اس طرح کے واقعات کی تکرار روکنا ہے۔

میکسیکو میں پرتشدد جالیسکو کارٹیل کے خفیہ کلینک سے 8 افراد بازیاب

میکسیکو سٹی، 12 ستمبر (یواین آئی) میکسیکو کے قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بتایا ہے کہ انہوں نے ملک کی طاقتور اور انتہائی پرتشدد منشیات اسمگلنگ تنظیموں میں شامل جالیسکو نیو جنریشن کارٹیل (سی جے این جی) کی جانب سے مبینہ طور پر جبری طور پر بھرتی کیے گئے آٹھ افراد کو بازیاب کرالیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کے مطابق یہ آٹھ افراد مغربی ریاست جالیسکو کی میونسپلٹی ٹیکالیتلان میں ایک فارم پر قائم خفیہ کلینک سے ملے۔ یہ مقام ریاستی دارالحکومت گواڈالاخارا سے تقریباً 160 کلومیٹر دور ہے۔ ریاستی استغاثہ کی جانب سے جاری تصاویر میں کم روشنی والے کمرے دکھائے گئے ہیں، جہاں فرش پر گدے پڑے تھے اور دیواروں پر گہرے داغ نظر آرہے تھے۔ ایک تصویر میں ایک ایسی ٹوپی بھی دکھائی گئی جس پر یسوع مالوردے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ یسوع مالوردے میکسیکو کی ایک عوامی مذہبی شخصیت ہیں، جنہیں منشیات فروش غیر سرکاری طور پر اپنا سرپرست تصور کرتے ہیں۔ جالیسکو کے پراسیکیوٹر سلواڈور گونزالیز نے بتایا کہ یہ جگہ "منظم جرائم کے ذریعے بھرتی کیے گئے افراد کو پناہ دینے کے مقام کے طور پر استعمال ہوتی تھی، جو کسی نہ کسی وجہ سے ان سرگرمیوں کے دوران زخمی ہوجاتے تھے جنہیں انجام دینے کے لیے انہیں مجبور کیا جاتا تھا اور انہیں صحت یاب ہونے کی ضرورت ہوتی تھی۔" انہوں نے مزید کہا کہ متاثرہ افراد "اپنی آزادی سے محروم" تھے۔ بازیاب کرائے گئے افراد میں سے دو بیساکھیوں کے سہارے چل رہے تھے۔

لکھنؤ کے علما کی ایرانی صدر پزشکیان سے ملاقات

ایرانی صدر مسعود پزشکیان کے اعزاز میں دہلی میں خصوصی تقریب کا انعقاد

مولانا کلب جواد نقوی اور مولانا یعسوب عباس کی شرکت، ایران اور ہندوستان کے دوستانہ تعلقات مزید مضبوط بنانے پر زور

لکھنؤ۔ برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے ہندوستان آئے ایران کے صدر مسعود پزشکیان کے اعزاز میں دہلی کے مشہور ہوٹل 'اوبیرائے' میں ہندوستان کی ممتاز اور اہم شخصیات کے ساتھ ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا کلب جواد نقوی نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی۔ پروگرام میں مولانا کلب جواد نقوی نے ایران کے صدر مسعود پزشکیان سے ملاقات کی۔ انہوں نے ایران کی جرأت، بہادری اور جابرانہ طاقتوں کے خلاف ایرانی عوام کی پُرعزم مزاحمت وقربانی پر انہیں مبارک باد پیش کی اور خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا نے پروگرام سے خصوصی خطاب بھی کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے خطے میں ایران کی بڑھتی ہوئی طاقت، ایران کی فتح اور سامراجی طاقتوں کی واضح شکست پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ ایران اور ہندوستان کے درمیان دوستانہ تعلقات کو مزید مضبوط کیا جانا چاہیے، یہی دونوں ممالک کے عوام کے دل کی آواز ہے۔ پروگرام میں ہندوستان کے مختلف شعبوں سے وابستہ کئی اہم شخصیات بھی موجود تھیں۔

☆ آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا یعسوب عباس نے نئی دہلی میں ایران کے صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان سے ملاقات کی۔ انہوں نے ہندوستان اور ایران کے درمیان تاریخی رشتوں کو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر مولانا نے ہندوستان کی شیعہ برادری کی جانب سے صدر پزشکیان کا استقبال کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کا ہندوستان کا دورہ دونوں ممالک کے عوام کے درمیان دوستی اور باہمی مفاہمت کو مضبوط کرنے کا ایک اہم موقع ہے۔ مولانا نے ایرانی صدر کو ایک خط بھی پیش کیا، جس میں ہندوستان۔ایران تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا گیا اور ایران پر کیے گئے حملوں کی مذمت کی گئی۔ مولانا نے کہا کہ ہندوستان اور ایران دو قدیم تہذیبیں ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان صدیوں پرانے ثقافتی، علمی، روحانی اور تجارتی تعلقات ہیں۔ انہوں نے تعلیم، تجارت، ثقافت، سائنس، ٹیکنالوجی، رابطہ کاری اور توانائی کے شعبوں میں تعاون بڑھانے کی ضرورت بتائی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ صدر پزشکیان کی قیادت میں ہندوستان۔ایران تعلقات ایک نئے اور مضبوط دور میں داخل ہوں گے۔ انہوں نے ایران کے رہبر اعلیٰ آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی شہادت پر بھی تعزیت کا اظہار کیا۔ اس کے ساتھ ہی میناب کے شجرہ طیبہ ایلیمنٹری اسکول پر ہوئے حملے میں معصوم بچوں، اساتذہ اور عام شہریوں کی ہلاکت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ مولانا نے ایران پر کیے گئے حملوں کی بھی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے عوام، خصوصاً شیعہ برادری، امن، مذاکرات، انسانیت اور انصاف کے حق میں کھڑی ہے۔ انہوں نے ایران کے امن، ترقی اور بازآبادکاری کے لیے دعا کی اور امید ظاہر کی کہ ہندوستان اور ایران کی تاریخی دوستی آنے والے وقت میں مزید مضبوط ہوگی۔

اتر پردیش کے دیہات میں رات کے وقت تین سے چار گھنٹے بجلی کی کٹوتی

3 ہزار میگاواٹ سے زائد بجلی کی پیداوار بند

کوئلے کی کمی اور تکنیکی خرابی سے بحران

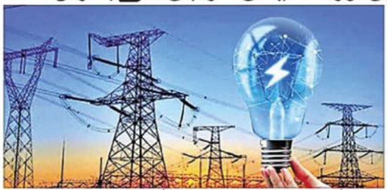

لکھنؤ: 12 ستمبر (پی این ایس) پورے اتر پردیش کے دیہاتوں میں رہنے والے لوگوں کو بجلی کی طویل کٹوتی کا سامنا ہے، خاص طور پر رات کے وقت۔ ریاست میں نصف درجن پاور پلانٹس سے 000,3 میگاواٹ (میگاواٹ) سے زیادہ کی بجلی کی پیداوار روک دی گئی ہے۔ ان یونٹس میں کٹوتی تکنیکی وجوہات کے ساتھ ساتھ کوئلے کی کمی کی وجہ سے ہے۔ مسلسل بارشوں کے باعث کوئلہ گیلا ہوگیا ہے جس سے پاور پلانٹس کو سپلائی کم ہوگئی ہے۔ اتر پردیش پاور کارپوریشن کا انتظام بھی پاور ایکسچینج سے مناسب بجلی حاصل کرنے سے قاصر ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ جہاں ریاست کے باشندے شمسی توانائی کی بدولت دن کے وقت کافی بجلی حاصل کر رہے ہیں، وہیں دیہات میں رات کو تین سے چار گھنٹے تک بجلی کی کٹوتی کا سامنا ہے۔ ان دنوں رات کو بجلی کی طلب 25000 سے 26000 میگاواٹ کے لگ بھگ ہے۔ دن کے وقت شمسی توانائی سے مناسب بجلی کی دستیابی کی وجہ سے ریاست کے باشندوں کو بجلی کی کٹوتی کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا ہے۔ تاہم رات کے وقت شمسی توانائی نہ ہونے کی وجہ سے خاص طور پر دیہاتوں اور قصبوں میں بجلی کا بحران ہے۔ تقریباً تین ہزار میگاواٹ بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے کارپوریشن انتظامیہ نے پاور ایکسچینج کا رخ کیا لیکن وہاں بھی دس روپے فی یونٹ کے حساب سے بجلی نہ مل سکی۔ کرناٹک سے بینکنگ کے ذریعے حاصل ہونے والی تقریباً 2500 میگاواٹ بجلی بھی خطرے میں ہے، کیونکہ کرناٹک میں بجلی کی مانگ میں اضافہ ہوا ہے۔ ریاست میں جن یونٹوں نے بجلی کی پیداوار روک دی ہے ان میں روزا میں 300 میگاواٹ، گھاٹم پور میں 660 میگاواٹ، ہردوگنج میں 250 میگاواٹ، میجا میں 660 میگاواٹ، ہردواگنج میں 250 میگاواٹ، اور اوبرا میں 660 میگاواٹ شامل ہیں۔ رات کے وقت تین سے چار گھنٹے بجلی کی کٹوتی کی تلافی دن کے وقت شمسی توانائی سے دستیاب وافر بجلی سے ہو رہی ہے، جس سے دیہات کو تقریباً 18 گھنٹے بجلی ملتی ہے، لیکن رات کے وقت گاؤں اندھیرے میں ڈوبے رہتے ہیں۔

ضلع مجسٹریٹ سمیر نے چارج سنبھالا، عوامی مفاد اور ترقی کو ترجیح دینے کا عزم

جالون، 12 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے جالون میں نئے ضلع مجسٹریٹ سمیر نے ہفتہ کے روز کلکٹریٹ کے خزانچی دفتر پہنچ کر باضابطہ طور پر اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا۔ چارج سنبھالنے کے بعد انہوں نے کلکٹریٹ کے مختلف شعبوں کے طریقہ کار اور انتظامی امور کا جائزہ لیا اور حکومتی اسکیموں اور ترقیاتی کاموں کو موثر طریقے سے آگے بڑھانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ فلاحی اسکیموں کے فوائد مستحقین تک شفاف اور بروقت انداز میں پہنچانا انتظامیہ کی اولین ترجیح ہوگی، جبکہ عوامی شکایات کے فوری اور معیاری ازالے کے ساتھ ترقیاتی کاموں کے معیار پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

روضۂ سرکارِ حسینی میں 'جشنِ صادقینؑ'

لکھنؤ۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور چھٹے امام، امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادت کے سلسلے میں ہفتہ کے روز روضۂ سرکارِ حسینی، کشمیری محلہ میں 'جشنِ صادقین' کا انعقاد کیا گیا۔ جشن کی اس محفل سے مولانا رضا حسین نے خطاب کیا۔ جشن کا آغاز قاری فرقان حسین کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا، جبکہ نظامت منتظر عابدی نے کی۔ جشن میں شاعرِ اہل بیت اعجاز زیدی کے مصرعہ طرح 'صادق اور مرسل کا لہجہ ایک جیسا کیوں نہ ہو' پر شاعر اعجاز زیدی، مسلم لکھنوی، کیف غازی پوری، فرقان لکھنوی، حسنین رضوی، محمد حسن، ایان عامر، عمران، حسن موسوی، سید عابد رضا، رضا میر پوری، کمیل لکھنوی، محمد عباس جائسی، شاہد پیانوی، الیاس رضوی، مرزا اسلمان، صادق لکھنوی، قاسم رضا اور بشاش لکھنوی نے اپنے کلام پیش کیے۔ جشن کا انعقاد بزمِ جوانانِ ادب نے کیا تھا۔

''بھائی مجھے معاف کرنا'': پولیس اہلکار کی لاش ملنے سے مچا کہرام

آگرہ: 12 ستمبر (پی این ایس) ہفتہ کی صبح پولس لائن پریڈ گراؤنڈ میں ایک پولیس اہلکار کی لاش پھندے سے لٹکی ہوئی ملی۔ اس کی لاش زمین میں لوہے کی سیڑھی سے لٹکی ہوئی ملی۔ قریب سے ایک صفحے کا خودکشی نوٹ ملا۔ اس واقعہ سے کہرام مچ گیا۔ پولیس ٹیموں نے کیس کی تفتیش شروع کردی ہے۔ پولیس نے ایک خودکشی نوٹ برآمد کیا ہے جس میں لکھا ہے، 'بھائی، مجھے معاف کردو، میرا وقت ختم ہوگیا ہے، خدا نے مجھے بلایا ہے۔' ڈی سی پی سٹی سید علی عباس نے بتایا کہ 28 سالہ کانسٹیبل انوج باغپت کا رہنے والا تھا۔ اس کا خاندان اس وقت میرٹھ میں رہتا ہے۔ انوج 2019 بیچ کا کانسٹیبل تھا۔ اس کی تین سال قبل شادی ہوئی تھی اور اس کا ایک دو سال کا بیٹا ہے۔ ڈی سی پی سٹی سید علی عباس نے بتایا کہ جانچ کے دوران جائے وقوعہ سے سلفاس کے پیکٹ، پانی کی بوتل، ایک موبائل فون اور چپل برآمد ہوئی ہے۔ مزید برآں، جب کانسٹیبل انوج کی تلاشی لی گئی تو اس کی جیب سے ایک صفحے کا خودکشی نوٹ برآمد ہوا۔ انوج نے سوسائڈ نوٹ میں اپنے بھائی کو اپنے بھائی سے مخاطب کیا۔ ڈی سی پی سید علی عباس نے بتایا کہ کانسٹیبل انوج نے خودکشی نوٹ میں کسی کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔

اے آئی منتھن 2.0 میں گورنر آنندی بین پٹیل نے اسٹارٹ اپس کی اختراعات کا مشاہدہ کیا

زراعت، صحت، تعلیم اور موسمیاتی تبدیلی سمیت مختلف شعبوں میں اے آئی پر مبنی حل پیش

لکھنؤ۔ اتر پردیش کی گورنر اور یونیورسٹی کی چانسلر محترمہ آنندی بین پٹیل نے آج چھترپتی شاہو جی مہاراج یونیورسٹی، کانپور میں منعقدہ 'اے آئی منتھن 0.2' کے تحت لگائے گئے اسٹارٹ اپ اسٹالز کا مشاہدہ کیا۔ انہوں نے مختلف یونیورسٹیوں اور اداروں سے وابستہ اسٹارٹ اپس کے ذریعے مصنوعی ذہانت کے استعمال سے تیار کردہ اختراعات، ماڈلز اور تکنیکی حل کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اسٹارٹ اپ نمائندگان سے بات چیت کی۔ گورنر محترمہ نے زراعت، صحت، تعلیم، موسمیاتی تبدیلی، دیہی ترقی اور تعلیمی انتظامیہ سمیت مختلف شعبوں میں مصنوعی ذہانت کے استعمال سے تیار کیے جارہے حل کا مشاہدہ کیا۔ انہوں نے اختراعات کی افادیت، ان کے عملی اثرات اور سماج کے مختلف طبقات تک ان کی رسائی کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اسٹارٹ اپ نمائش میں کسانوں کے لیے مصنوعی ذہانت پر مبنی زرعی مشورے، فصل اور بازار سے متعلق پیش گوئی، صحت کے شعبے میں ذیابیطس اور دل سے متعلق بیماریوں کی ابتدائی شناخت، مصنوعی ذہانت پر مبنی فزیوتھراپی، ورچوئل کلینک، تعلیم میں شخصی اور تجرباتی تدریس، جوابی پرچوں کی خودکار جانچ، تعلیمی ریکارڈ کی ڈیجیٹل تصدیق، موسمیاتی خطرات کا جائزہ اور یونیورسٹیوں میں مصنوعی ذہانت پر مبنی تعلیمی وانتظامی نظام سے متعلق اختراعات پیش کی گئیں۔ نمائش میں اینکوش پرائیویٹ لمیٹڈ کی جانب سے 'کسان اے آئی' کے ذریعے کسانوں کو فصل کے انتخاب، آبپاشی، غذائیت، کیڑوں اور بیماریوں کے انتظام، مویشیوں کی دیکھ بھال اور بازار کے بھاؤ کی معلومات فراہم کرنے سے متعلق حل پیش کیا گیا۔ ڈی-اسکین 360، ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اودھ یونیورسٹی، ایودھیا کی جانب سے ذیابیطس سے متعلق نیوروپیتھی اور ڈائبیٹک فٹ کے خطرے کی ابتدائی شناخت کے لیے تیار کردہ پورٹیبل مصنوعی ذہانت پر مبنی صحت نظام پیش کیا گیا۔ نیوراکارڈیا اے آئی ہیلتھ کیئر پرائیویٹ لمیٹڈ، ماں شاکمبھری یونیورسٹی، سہارنپور کی جانب سے دل سے متعلق بیماریوں کی ابتدائی شناخت اور مسلسل صحت کی نگرانی کے لیے مصنوعی ذہانت پر مبنی پہننے کے قابل مائیکرونیڈل بایوسینسنگ نظام پیش کیا گیا۔ فرسٹ پرینیورز ٹیک پرائیویٹ لمیٹڈ، ہارکورٹ بٹلر ٹیکنیکل یونیورسٹی، کانپور کی جانب سے طلبہ میں مصنوعی ذہانت کی خواندگی اور تجرباتی تدریس کے لیے تیار کردہ پلیٹ فارم پیش کیا گیا۔ کوڈ کلاؤڈ کی جانب سے ڈیوایپس، کلاؤڈ اور مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجیز میں مہارت کی ترقی کے لیے عملی اور تجربہ پر مبنی تدریسی پلیٹ فارم پیش کیا گیا۔ سی ایس جے ایم یو-آئی بی ایم باب ہیکس '26 کے تحت اسمارٹ کلاس روم سسٹم، اے آئی پوسچر کوچ اور اے آئی پر مبنی ورچوئل کلینک سے متعلق حل پیش کیے گئے۔ آرو بائٹ اے آئی پرائیویٹ لمیٹڈ، مہاتما جیوتی با پھولے روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی کی جانب سے دستاویزات سے معلومات حاصل کرنے، علم کے انتظام اور قانونی تعمیل سے متعلق کاموں کے لیے مصنوعی ذہانت پر مبنی حل اور خودکار جانچ کا نظام پیش کیا گیا۔ ڈرونا، بندیل کھنڈ یونیورسٹی، جھانسی کی جانب سے یونیورسٹیوں میں شخصی تدریس، اساتذہ کے لیے اے آئی معاون اور تدریس، جانچ اور انتظامیہ کے لیے مصنوعی ذہانت پر مبنی آلات کا مظاہرہ کیا گیا۔ کلائم ایگرو اینالیٹکس کی جانب سے موسمیاتی خطرات سے متعلق اعداد وشمار کی بنیاد پر زراعت، مالیاتی اداروں، حکومتوں اور دیگر تنظیموں کے لیے فیصلہ سازی میں معاون حل پیش کیا گیا۔ گریڈ امتھ کی جانب سے ہاتھ سے لکھے جوابی پرچوں کی مصنوعی ذہانت پر مبنی جانچ اور تجزیے کی ٹیکنالوجی پیش کی گئی۔ گرام فورکاسٹ اے آئی، ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی، آگرہ کی جانب سے منڈی کے بھاؤ، موسم، تاریخی اعداد وشمار اور مصنوعی ذہانت پر مبنی پیش گوئی کے ذریعے کسانوں اور دیہی کاروباروں کو بہتر فیصلے لینے میں مدد فراہم کرنے والا پلیٹ فارم پیش کیا گیا۔ مسشروت: اے آئی پاورڈ پیڈیاٹرک بون ایج پریڈکشن سسٹم، مدن موہن مالویہ ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، گورکھپور، اور اے آئی فزیوتھراپسٹ، خواجہ معین الدین چشتی زبان یونیورسٹی کی جانب سے کمپیوٹر وژن ٹیکنالوجی کے ذریعے جسمانی وضع اور حرکات کا تجزیہ کرکے فزیوتھراپی اور بحالی میں مدد دینے والے حل پیش کیے گئے۔

بی جے پی 17 ستمبر سے 'سیوا سنکلپ ابھیان' چلائے گی

وارانسی، 12 ستمبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی کی عوامی زندگی میں خدمت کے 25 برس مکمل ہونے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کاشی کے خطے میں 17 ستمبر سے 17 اکتوبر تک 'سیوا سنکلپ ابھیان' چلائے گی۔ اس مہم کے تحت خدمت، گڈ گورننس، غریبوں کی فلاح اور وکست بھارت کے پیغام کو بوتھ سطح تک پہنچایا جائے گا۔ اس مہم کی سب سے اہم پیش رفت کاشی سے گجرات کے وڈنگر تک نکلنے والی بائیک ریلی ہوگی۔ وزیر اعظم کے یومِ پیدائش 17 ستمبر کو کاشی وشواناتھ مندر میں 10 ندیوں کے پانی سے ابھیشیک کے بعد یہ یاترا روانہ ہوگی اور تقریباً 20 دن بعد 7 اکتوبر کو ان کی جائے پیدائش وڈنگر میں اختتام پذیر ہوگی۔ بھارتیہ جنتا یووا مورچہ کی قیادت میں نکلنے والی اس ریلی کا مقصد وزیر اعظم کی جائے پیدائش اور سیاسی میدانِ عمل کو آپس میں جوڑنا ہے۔ روہنیا میں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ہونے والے اجلاس کے دوران کاشی خطے کے صدر اشوک چورسیا نے 16 اضلاع، 71 اسمبلی حلقوں اور 31 ہزار سے زائد بوتھوں تک پروگرام کو پہنچانے کے لیے روڈ میپ پیش کیا۔

صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ اول کا بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

برکس کا نئی دہلی اعلامیہ: کثیر الجہتی نظام، امن اور باہمی تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر زور

وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں 'برکس اجلاس 2026' کا آغاز ہوچکا ہے۔ انہوں نے اس موقع پر اجلاس میں موجود تمام ممالک کے سربراہان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ''لچک، جدت، تعاون اور پائیداری ہماری ترجیحات رہی ہے۔ اس کے ذریعہ ہم نے برکس تعاون کو عام لوگوں سے جوڑنے پر خصوصی زور دیا ہے۔ اسی سوچ کے ساتھ 350 سے زائد اجلاس منعقد کیے گئے۔ تقریباً 30 شہروں میں آپ کی ٹیموں کا استقبال کرنے کا ہمیں موقع ملا۔ برکس کی صدارت کی حمایت کے لیے میں آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ رواں سال کا برکس سربراہی اجلاس ایک تاریخی مرحلے پر ہے۔ ہم برکس کی 20 ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔''

وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے افتتاحی کلمات میں کہا کہ ''برکس نے گزشتہ 20 سالوں میں عالمی سطح پر اپنی منفرد شناخت بنائی ہے۔ ہم ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کا احترام کرتے ہیں اور اتفاق رائے سے آگے بڑھتے ہیں۔ ہم سب کو ساتھ لے کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''اب وقت آگیا ہے کہ ہم برکس میں اپنے اتحاد اور اتفاق رائے کو عالمی سطح پر ٹھوس نتائج میں تبدیل کریں۔ آئندہ 20 سال کے لیے ہمیں ایک پرعزم ایجنڈے پر کام کرنا ہوگا۔ اس کی شروعات ہمیں اپنے کام کرنے کے نظام سے کرنی ہوگی۔ برکس کی صدارت ہر سال بدلتی ہے لیکن اس کی وجہ سے ہماری ادارہ جاتی ترقی نہیں رکنی چاہیے۔''

مختلف ممالک کے سربراہان سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے مزید کہا کہ ''برکس کو مضبوط کرتے ہوئے ہمیں عالمی اصلاحات کی سمت بھی طے کرنی ہوگی۔ عالمی حکمرانی کا موجودہ ڈھانچہ ایک پیرامڈ جیسا دکھائی دیتا ہے۔ اس کے بالائی حصے میں طاقت اور فیصلہ سازی مرکوز ہے۔ جبکہ نچلے حصے میں وہ ممالک ہیں جو ان فیصلوں سے متاثر تو ہوتے ہیں لیکن اپنے حجم کی وجہ سے فیصلہ سازی میں شامل نہیں ہو پاتے۔'' اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے یہ بھی کہا کہ ''میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہم مل کر عالمی حکمرانی میں اصلاحات کے لیے 10 تجاویز تیار کریں، جنہیں ہم آئندہ سربراہی کانفرنس تک برکس اصلاحات کے روڈ میپ کی شکل دے سکتے ہیں۔ اس روڈ میپ کو تیار کرنے میں ہمیں 3 اہم پہلوؤں نمائندگی، جوابدہی اور قوانین کی تشکیل کا خیال رکھنا ہوگا۔ پہلا نمائندگی، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اصلاحات کو اب مزید ٹالا نہیں جاسکتا۔ ٹیکس پر مبنی مذاکرات کے ذریعے ہمیں اسے آگے بڑھانا ہوگا۔ مالیاتی اداروں میں ووٹنگ کا حق اور اقتصادی پالیسی آج کی حقیقت کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ جو ممالک عالمی معیشت کو رفتار دیتے ہیں، انہیں مناسب کردار ملنا چاہیے۔''

وزیر اعظم نریندر مودی کے مطابق عالمی اداروں میں لوگوں کا اعتماد اسی وقت قائم ہوگا جب ہم اجتماعی ردعمل پر توجہ دیں گے۔ سمندری نقل وحمل کا عالمی تجارت میں بڑا کردار ہے لیکن اکثر اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ میری تجویز ہے کہ کیا ہم ہنگامی بحری انتظام قائم کرسکتے ہیں۔ مستقبل میں قوانین کی تشکیل کے لیے عالمی شراکت داری کو یقینی بنانا اہم ہے۔ مصنوعی ذہانت، اہم ٹیکنالوجی وغیرہ مستقبل کی پالیسی اور قوانین طے کر رہے ہیں۔ ہمیں گلوبل ساؤتھ کو 'رول میکر' (قوانین بنانے والا) بنانے پر توجہ مرکوز کرنی ہوگی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ خوش آئند اتفاق ہے کہ آج اقوام متحدہ کا جنوبی تعاون کا دن (یو این ڈے فار ساؤتھ کوآپریشن) ہے۔ اس دن پر ہماری جانب سے ایسا فیصلہ لیا جانا اہم ہے۔ ہندوستان اس معاملے میں قیادت کرنے کے لیے تیار ہے۔ اس برکس سربراہی اجلاس کا پیغام واضح ہونا چاہیے۔ اگر مستقبل ہمارا ہے تو اس کے فیصلے کرنے کا حق بھی ہمارا ہونا چاہیے۔

برکس کی غزہ میں فوری جنگ بندی اور انسانی امداد کی بلاتعطل رسائی کا مطالبہ

رکن ممالک نے شہری انفراسٹرکچر اور بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کی نگرانی والی پرامن ایٹمی تنصیبات پر حملوں پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلح تنازع کے دوران بھی ایٹمی سکیورٹی اور نگرانی کے قوانین پر عمل کیا جانا چاہیے، تاکہ لوگوں اور ماحول کو نقصان سے بچایا جاسکے۔ برکس ممالک نے اسرائیل-فلسطین تنازع کے مستقل حل کے لیے دو قومی نظریے کی حمایت کو دہرایا۔ انہوں نے فلسطینیوں کے حقِ خودارادیت اور واپسی کے حق کو تسلیم کرنے کی ضرورت بتائی اور اقوامِ متحدہ میں فلسطین کی مکمل رکنیت کی حمایت کی توثیق کی۔

برکس نے مقبوضہ فلسطینی علاقے سے فلسطینیوں کی عارضی یا مستقل زبردستی منتقلی اور غزہ کے جغرافیائی یا آبادیاتی ڈھانچے میں تبدیلی کی مخالفت کی۔ اس نے غزہ میں بھوک کو جنگ کے حربے کے طور پر استعمال کرنے، شہریوں اور طبی سہولیات سمیت شہری ٹھکانوں پر حملوں اور انسانی امداد روکنے کی مذمت کی۔ رکن ممالک نے فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی (یو این آر ڈبلیو اے) کے کام کے تئیں حمایت دہرائی اور اس کے دائرۂ اختیار کا احترام کرنے پر زور دیا۔ اس نے مقبوضہ یروشلم کی قانونی اور تاریخی حیثیت کو بدلنے والے یکطرفہ اقدامات کو بھی مسترد کردیا۔ برکس نے لبنان میں جنگ بندی کا استقبال کرتے ہوئے تمام فریقوں سے اس کی شرائط پر عمل کرنے اور اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1701 کو مکمل طور پر نافذ کرنے کی اپیل کی۔ اس نے جنگ بندی کی خلاف ورزی اور لبنان کی خودمختاری نیز علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی کی مذمت کی اور لبنان کے تمام علاقوں سے اسرائیلی قابض افواج کے انخلاء کا مطالبہ کیا۔

بلندشہر میں تھانہ سمادھان دیوس کا انعقاد، افسران نے سنی عوامی شکایات

ڈی ایم اور ایس ایس پی نے کئی مسائل موقع پر حل کیے، غفلت پر کارروائی کی ہدایت

بلندشہر 12 ستمبر، زبیر شاد۔ ہفتہ کے روز بلند شہر کے سبھی پولیس اسٹیشنوں میں '' تھانہ سمادھان دیوس '' کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا مقصد عوامی مسائل کو جلد اور موثر طریقے سے حل کرنا تھا۔ ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ نے سلیم پور تھانے کا دورہ کیا۔ انہوں نے سمادھان دیوس میں شرکت کی اور شکایت کنندگان کے مسائل سنے۔ سمادھان دیوس کے دوران افسران کو زمین کے تنازعات، ذاتی تنازعات اور امن و امان سے متعلق متعدد شکایات موصول ہوئیں۔ ڈی ایم اور ایس ایس پی نے متاثرین کے مسائل کو بغور سنا اور کئی معاملات کو موقع پر ہی حل کیا۔ باقی شکایات کو دور کرنے کے لیے پولیس اور ریونیو محکموں کی ایک ٹیم تشکیل دی گئی۔ افسران نے ٹیم کو موقع پر جاکر منصفانہ، درست اور مقررہ وقت کے اندر مسائل کو حل کرنے کی سخت ہدایات دیں۔ افسران نے واضح طور پر کہا کہ عوامی شکایات کے حل میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انتظامیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ شکایت کنندگان کو انصاف کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ اس موقع پر سلیم پور تھانہ انچارج نیرج شرما، پولیس اور محکمہ ریونیو کے دیگر افسران اور ملازمین بھی موجود تھے۔

بچی سے زیادتی کے معاملے میں 75 سالہ شخص کو 20 سال قید کی سزا

عدالت نے ویڈیو بنانے والے اور تفتیش کار کے خلاف بھی کارروائی کا حکم دیا

بلندشہر 12 ستمبر، زبیر شاد۔ عدالت نے چار سال پرانے کیس میں بچی سے زیادتی کے مجرم 75 سالہ شخص کو 20 سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ اسی معاملے میں فحش تصاویر اور ویڈیوز بنانے والے اور تفتیش میں غفلت برتنے والے تفتیش کار کے خلاف بھی کارروائی کا حکم دیا گیا ہے۔ اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر مہیش راگھو کے مطابق 21 جون 2022 کو متاثرہ کی ماں نے جہانگیر آباد پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی تھی۔ الزام تھا کہ معمر شخص نے چھ سالہ بچی کے ساتھ فحش حرکت اور غیر فطری جنسی زیادتی کی۔ گاؤں کے دو نوجوانوں نے اس واقعے کو دیوار کے پیچھے سے موبائل میں ریکارڈ کیا تھا۔ جب یہ ویڈیو گھر والوں تک پہنچی تو متاثرہ کی ماں نے اسے پولیس کے حوالے کردیا۔ پولیس نے رپورٹ درج کرکے ملزم کو گرفتار کرلیا اور تفتیش کے بعد عدالت میں چارج شیٹ پیش کردی۔

میرٹھ نتن ناگر قتل کیس: انکاؤنٹر اور بلڈوزر کارروائی پر بضد ہیں اہل قریہ، پانچ تھانوں کی پولیس تعینات

میرٹھ: 12 ستمبر (پی این ایس) بہسوما تھانہ علاقے میں گزشتہ جمعہ کو نتن ناگر قتل کیس سے گاؤں والے سخت ناراض ہیں۔ لاش ملنے کے بعد سنیچر کی صبح گاؤں کے سینکڑوں لوگ گنیش پور چوراہے پر جمع ہوئے اور لاش کو وہیں رکھ کر احتجاج شروع کیا۔ گاؤں والے ملزمان کے انکاؤنٹر اور گھروں پر بلڈوزر چلانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ سڑک بلاک ہونے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی ایک بڑی فورس پہنچی اور گاؤں والوں کو منانے کی کوشش کی، لیکن گاؤں والوں نے ماننے سے انکار کردیا۔ ریاستی وزیر دنیش کھٹک نے بعد میں صورتحال کو قابو میں کیا۔ تاہم ایک ملزم مٹھو کے گھر کو بلڈوز کردیا گیا ہے۔ نتن ناگر (22)، کسان ستیش ناگر کے اکلوتے بیٹے، بہسوما تھانہ علاقے کے مکھن نگر کے رہنے والے، جو دہلی پولیس بھرتی امتحان کی تیاری کر رہے تھے، دن دیہاڑے گولی مار کر ہلاک کردیا گیا۔ نتن جمعہ کی شام تقریباً 6:30 بجے اپنے دوستوں پرنس اور نتن کے ساتھ جمبودیپ نہر سے گھر لوٹ رہے تھے۔ گورنمنٹ گرلز انٹر کالج (جی آئی سی) کے قریب دو بائک پر سوار چھ حملہ آوروں نے انہیں گھیر لیا اور اندھا دھند فائرنگ کی۔ نتن کو ران میں گولی لگی تھی، لیکن زیادہ خون بہنے کی وجہ سے علاج کے دوران زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ بتایا جارہا ہے کہ حملہ آوروں کا اصل ہدف پرنس تھے۔ دو دن پہلے، پرنس نے سڑک کے تنازع پر اپنے پڑوسی، مٹھو کے ساتھ سڑک کے غصے میں جھگڑا کیا تھا۔ تاہم پولیس نے دونوں فریقوں کے درمیان سمجھوتہ کرایا۔ دریں اثنا نتن کے قتل کے بعد ہستیناپور علاقے میں عوامی غصہ اور کشیدگی ہے۔ سنیچر کی صبح 7 بجے سے گاؤں والوں کی بڑی تعداد نے کنبہ کے افراد کے ساتھ نتن کی لاش کو ہستیناپور کے گنیش پور چوراہے پر رکھ کر میرٹھ-ہستیناپور روڈ کو بلاک کردیا۔ اہل خانہ اور گاؤں والوں کا کہنا تھا کہ جب تک قاتلوں کا سامنا نہیں کیا جاتا اور ان کے گھروں کو بلڈوز نہیں کیا جاتا آخری رسومات ادا نہیں کی جائیں گی۔

مسجدوں کے خلاف اعلان جنگ

معصوم مرادآبادی

اتر پردیش کے سہارنپور ضلع میں 100 سال پرانی مسجد کی ظالمانہ شہادت کے بعد اب میرٹھ اور مرادآباد کی مسجدوں پر بھی انہدام کی تلوار لٹک رہی ہے۔ ایک شرپسند وکیل رام کمار شرما نے میرٹھ کی تاریخی شاہی جامع مسجد کے نیچے بودھ مٹھ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے انتظامیہ زیر زمین کھدائی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ تاریخی مسجد ایک ہزار سال پرانی ہے۔ ادھر مرادآباد میں قومی شاہراہ پر واقع مسجد مصطفیٰ کو بھی نوٹس جاری کرکے ملکیت اور تعمیر سے متعلق دستاویزات طلب کئے گئے ہیں۔ جبکہ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے اجین شہر کی شاہی مسجد کو جزوی طور پر منہدم کرنے کا حکم جاری کرتے ہوئے یہ دلیل دی ہے کہ یہ کام مفاد عامہ میں سڑک چوڑی کرنے کے لیے کیا جارہا ہے۔ اسی مقصد سے پچھلے دنوں جے پور میں بھی ایک مسجد پر بلڈوزر چلایا گیا تھا۔ غرض یہ کہ ملک میں اس وقت مسجدوں کو غیر قانونی قرار دے کر منہدم کرنے کی کارروائیاں شباب پر ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سرکاری مشنری نے شرپسند اور فسطائی عناصر کی ملی بھگت سے مسجدوں کے خلاف اعلان جنگ کردیا ہے۔ حالانکہ ملک میں ایسے ہزارہا مندر ہیں جو سرکاری زمینوں پر ناجائز طور پر تعمیر کئے گئے ہیں، لیکن ابھی تک ایسے کسی مندر کا انہدام تو دور کی بات ہے، اسے نوٹس تک جاری نہیں کیا گیا ہے۔

اس وقت بی جے پی کے اقتدار والی کئی ریاستوں میں مسجدوں، مدرسوں اور مزاروں کو منہدم کرنے کی منصوبہ بند مہم چل رہی ہے۔ سب کی کہانی تقریباً ایک جیسی ہے۔ پہلے وشو ہندو پریشد یا بجرنگ دل کا کوئی کارکن انتظامیہ کو کسی بھی مسجد، مدرسے یا مزار کے غیر قانونی ہونے کی عرضی دیتا ہے اور اس کے بعد انتظامیہ فوراً حرکت میں آجاتا ہے۔ جیسے اس کے لیے کرنے کا سب سے اہم کام یہی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ انتظامیہ کو اوپر سے ہدایت ہو کہ وہ اس قسم کی عرضیوں پر ہنگامی غور کرکے سرعت سے کارروائی کرے۔ حالانکہ ملک میں عبادت گاہوں کے تحفظ کا ایکٹ مجریہ 1991 موجود ہے جس میں اس بات کی ضمانت دی گئی ہے کہ جو عبادت گاہ ملک کی آزادی کے وقت جس حالت میں تھی اسے تبدیل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی منہدم کیا جائے گا، لیکن المیہ یہ ہے کہ اس کے باوجود ملک گیر سطح پر مسجدوں کو منہدم کرنے کی مہم چل رہی ہے اور یہ کام بی جے پی کے اقتدار والی ریاستوں میں بہت تیزی کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ اس معاملے میں دستور اور قانون کی بھی پروا نہیں کی جارہی ہے۔ المیہ یہ ہے کہ مسجدوں کے سروے کرانے کی یہ شرانگیز مہم سابق چیف جسٹس چندر چوڑ کی اس رولنگ کے بعد شروع ہوئی ہے جس میں انھوں نے کہا تھا کہ "عبادت گاہوں کے تحفظ کا قانون کسی عبادت گاہ کا سروے کرنے سے نہیں روکتا۔" یہی وہ شرانگیز بیان تھا جس کے بعد مسجدوں پر انہدام کی تلوار لٹک رہی ہے۔ اس کام میں وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل اور خود بی جے پی کے لوگ پیش پیش ہیں اور حکومت ان کی پشت پر کھڑی ہوئی ہے۔

سبھی جانتے ہیں کہ اس وقت ملک میں وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل اور گئو رکشکوں کی مساوی حکومت قائم ہے اور وہ جو چاہتے ہیں کروالیتے ہیں۔ اس کا اندازہ سہارنپور کلکٹریٹ کی مسجد کے معاملے میں بخوبی ہوتا ہے جہاں صرف بجرنگ دل کے ایک کارکن کی عرضی کو ہی خاطر میں لایا گیا اور مسجد کے پیرکاروں کو اپنے قانونی حق کا استعمال کرنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔ ضلع مجسٹریٹ کے حکم کے چند گھنٹوں میں رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاکر مسجد کو یوں زمیں بوس کردیا گیا کہ گویا ملک میں قانون نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ سہارنپور کے عوامی نمائندوں کو دھوکے میں رکھ کر گھروں میں نظر بند کردیا گیا۔ سہارنپور کی مسلم قیادت کی سادہ لوحی بھی خوب ہے کہ وہ انتظامیہ کی چال کو سمجھ نہیں سکا اور اس کے فریب میں آگیا۔

سہارنپور کی خوبی یہ ہے کہ یہاں اتر پردیش کے دیگر شہروں کی طرح فرقہ وارانہ سیاست پروان نہیں چڑھ سکی اور ہندو مسلمان دونوں شیر وشکر کی طرح رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس ہندو اکثریتی شہر میں کوئی نہ کوئی مسلمان ممبر پارلیمنٹ چنا جاتا رہا ہے۔ اس وقت بھی لوک سبھا میں سہارنپور کی نمائندگی کانگریس لیڈر عمران مسعود کر رہے ہیں جو سابق وزیر قاضی رشید مسعود مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ مجھے قاضی رشید مسعود کو قریب سے دیکھنے اور جاننے کا موقع ملا۔ میں نے دہلی میں ان کی رہائش گاہ پر ہمیشہ ہندو اور مسلمانوں کی مساوی تعداد دیکھی۔ انھوں نے یہاں جس قسم کی سیاست کو پروان چڑھایا اسی کا نتیجہ ہے کہ سہارنپور کے ہندوؤں نے بھی اسی زور وشور سے کلکٹریٹ مسجد کے انہدام کی مذمت کی جتنی کہ مسلمانوں نے کی۔ اگر کوئی اور شہر ہوتا تو مسجد کے انہدام کے بعد وہاں فساد ہوجانا لازمی تھا، مگر سہارنپور کے ہندو اور مسلمانوں نے سوجھ بوجھ سے کام لے کر انتظامیہ کی کوشش کو بری طرح ناکام بنادیا۔ مسجد کے انہدام کا اصل مقصد مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنا تھا تاکہ وہ سڑکوں پر آکر احتجاج کریں اور ہندو مسلم ٹکراؤ پیدا ہو۔ دراصل اس وقت اتر پردیش میں اسمبلی انتخابات کی آمد آمد ہے اور حکمراں بی جے پی کی پوزیشن اس قدر کمزور ہے کہ اسے اپنی شکست صاف نظر آرہی ہے۔ لچر انتظامی مشنری سے عوام بے انتہا پریشان ہیں اور سب سے بڑا معاملہ رام مندر چندہ چوری کا ہے جس نے ہندو عوام کو موجودہ حکومت سے بری طرح بدظن کردیا ہے۔ یعنی بی جے پی نے ہندوؤں سے جس رام مندر کے نام پر ووٹ مانگے تھے اس کے لوگ وہاں چندہ چوری کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ہیں۔ بی جے پی کو جب کبھی اپنے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے تو وہ فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھانے کا کام کرتی ہے۔ دو فرقوں کے درمیان جتنی کشیدگی پیدا ہوگی اسے اتنا ہی سیاسی فائدہ ہوگا۔ یہ بی جے پی کا آزمودہ فارمولا ہے۔ اسی صورتحال کو پیرزادہ قاسم نے اپنے ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

شہر طلب کرے اگر تم سے علاج تیرگی
صاحب اختیار ہو آگ لگادیا کرو

سہارنپور کلکٹریٹ کی مسجد سو سال سے بھی زیادہ پرانی تھی۔ یہاں تک کے اس کی قدامت کلکٹریٹ کے قیام سے بھی زیادہ تھی۔ ایک مقامی مسلمان یعقوب خاں نے یہ اراضی مسجد کو ہدیہ کی تھی اور ان ہی کی ہوئی زمین پر کلکٹریٹ کی عمارت بنی ہوئی ہے۔ اسی احاطے میں ایک مندر بھی بنا ہوا ہے، لیکن اس پر کسی کی نظر نہیں پڑی۔ کلکٹریٹ کی مسجد کا معاملہ گزشتہ ڈیڑھ سال سے سرخیوں میں تھا۔ ایک بجرنگ دل کارکن کی شکایت سے شروع ہوئے معاملے نے رفتہ رفتہ ایک قانونی تنازعہ کی شکل اختیار کرلی۔ یہاں تک کہ 16 رجولائی 2026 کو سٹی مجسٹریٹ نے مسجد کو غیر قانونی قرار دے کر اس کی انتظامیہ کمیٹی پر چھ کروڑ 42 لاکھ کا جرمانہ عائد کردیا۔ یہ اپنی نوعیت کا واحد جرمانہ تھا جس کی رقم اتنی خطیر تھی۔ یعنی جن مسجدوں کو اپنے امام اور موذن کی تنخواہیں دینے کے لیے چندہ اکھٹا کرنا پڑتا ہے وہ کروڑوں روپے کہاں سے لاتیں مگر ظالم کا ظلم یہی ہے کہ وہ مارے اور اپنے شکار کو رونے بھی نہ دے۔ اس کے بعد قانونی جنگ کا آغاز ہوا۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ اس مسجد کو بچانے کی قانونی جنگ لڑنے والے مسلم وکلاء میں اختلاف پیدا ہوا اور قیادت کا جھگڑا شروع ہوگیا۔ مسلمانوں کا سب سے بڑا المیہ یہی ہے کہ ان کے قائدین اور سماجی کارکن ہمیشہ کریڈٹ لینے کی دوڑ میں ملت کا نقصان کربیٹھتے ہیں۔ سہارنپور کا المیہ اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ وہاں کانگریس اور سماجوادی پارٹی کے لیڈروں کے درمیان انا کی جنگ جاری ہے جس سے مسلمانوں کی طاقت کمزور ہورہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسائل کی کوکھ سے صالح قیادت جنم لیتی ہے لیکن ہمارا معاملہ یہ ہے قیادت کی کوکھ سے مسائل جنم لے رہے ہیں۔ ☆☆☆

کیا نفرت کی سیاست زوال پزیر ہے؟

اختر جمال عثمانی

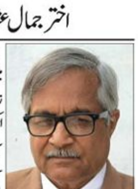

ہندوستان کی سیاست میں گزشتہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے میں مذہب، اکثریت اور اقلیت کے سوال نے ملک کے سیاسی، سماجی اور جمہوری ماحول کو گہرائی سے متاثر کیا ہے۔ خاص طور پر مسلمانوں کے بارے جس طرح کی زبان استعمال کی گئی، جس طرح مذہبی جذبات کو انتخابی سیاست سے جوڑا گیا اور جس طرح مسلمانوں سے متعلق مسائل کو بار بار اکثریت کے جذبات ابھارنے کے لئے پیش کیا گیا، اس نے ہندوستانی سیاست کا مزاج ہی بدل دیا۔ گزشتہ برسوں یہ تصور مضبوط ہوتا رہا کہ مسلمان کے حق میں کھل کر بات کرنا کسی بھی سیاسی جماعت کے لیے سیاسی نقصان کا سبب بن سکتا ہے، کیونکہ اس سے ہندو ووٹر ناراض ہوسکتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خود کو سیکولر کہنے والی بہت سی سیاسی جماعتیں بھی مسلمانوں کے مسائل پر بولنے سے ہچکچانے لگیں۔ انہیں خوف رہا کہ اگر انہوں نے اقلیت کے ساتھ کھڑے ہونے کی کوشش کی تو ان پر مسلمانوں کی خوشنودی کا الزام لگادیا جائے گا۔ یہ صورت حال صرف انتخابی نعروں تک محدود نہیں رہی۔ ملک کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کی موب لنچنگ، مذہبی مقامات کے تنازعات، مساجد اور مزارات سے متعلق کارروائیاں، مدارس پر اٹھنے والے سوالات اور بعض مقامات پر مسلمانوں کے مکانوں اور دکانوں پر بلڈوزر چلائے جانے کے واقعات نے ایک ایسا ماحول پیدا کیا جس میں مسلمانوں کو یہ محسوس ہونے لگا کہ طاقت کا استعمال ہی انصاف کا متبادل بنتا جارہا ہے۔ دوسری طرف اس طرح کے واقعات کے بعد سوشل میڈیا پر جشن، اشتعال انگیز تبصرے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا رجحان بھی کئی مواقع پر دکھائی دیا۔ بعض لوگوں نے تاریخی عمارتوں کو مندر ثابت کرنے کی مہم چلائی، کہیں مسجد کے نیچے مندر تلاش کرنے کی بات ہوئی اور کہیں صدیوں پرانی تاریخ کو موجودہ سیاسی ضرورت کے مطابق دوبارہ لکھا جانے لگا۔

لیکن شاید اب ماحول میں ایک اہم تبدیلی دکھائی دینے لگی ہے۔ سہارنپور میں مسجد سے متعلق حالیہ واقعے کے بعد سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارموں پر سامنے آنے والے بعض ہندوؤں نے اس پر سوال اٹھایا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اکثریتی سماج کا ایک حصہ اب اس سیاست سے اکتا رہا ہے جس میں ہر مسئلے کو ہندو بمقابلہ مسلمان بناکر پیش کیا جاتا ہے۔ اگر کسی مذہبی عمارت کو منہدم کرنے کے بعد وہاں وہ دعویٰ ثابت نہ ہو جس کی بنیاد پر کارروائی کا جواز پیش کیا گیا تھا تو اس پر سوال اٹھانا صرف مسلمانوں کا حق نہیں، بلکہ ہر انصاف پسند شہری کا حق ہے۔ ایسے معاملات کا فیصلہ ثبوت، دستاویزات اور قانون کے مطابق ہونا چاہیے، نہ کہ سوشل میڈیا کے دعووں یا سیاسی جذبات کی بنیاد پر۔

سہارنپور کے واقعے کے بعد اگر واقعی ایسے ہندو شہریوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو مسجد کے انہدام پر خوش ہونے کے بجائے سوال اٹھا رہے ہیں، افسوس کا اظہار کررہے ہیں یا یہ کہہ رہے ہیں کہ کسی کا گھر یا عبادت گاہ توڑ دینا انصاف نہیں ہے، تو اسے ہندوستانی سماج کے لیے ایک مثبت علامت سمجھا جانا چاہیے۔ کیونکہ جمہوریت میں کسی عمارت کے گرنے پر تالیاں بجانا اور کسی انسان کے گھر کے ملبے پر جشن منانا کسی بھی معاشرے کی کامیابی نہیں ہوسکتی۔ گزشتہ برسوں میں مذہبی تنازعات کے دوران ایک عجیب کیفیت پیدا ہوئی ہے۔ اگر کسی مسجد مدرسے یا مزار پر بلڈوزر چلا تو بہت سے لوگوں نے اسے اپنی مذہبی فتح تصور کیا۔ اگر کسی مسلمان کا مکان بلڈوزر سے گرایا گیا تو بعض لوگوں نے اسے سبق سکھانے کی کارروائی قرار دیا۔ اگر موب لنچنگ میں کسی مسلمان کی جان چلی گئی تو قاتلوں کے حق میں آوازیں سنائی دیں۔ یہ صورت حال صرف مسلمانوں کے لیے خطرناک نہیں تھی بلکہ پورے معاشرے کے لیے ایک خطرے کی علامت تھی، کیونکہ جب کسی انسان کی جان، عزت گھر اور مذہبی شناخت کی بنیاد پر کم تر سمجھا جانے لگے تو کل یہی دلیل کسی اور کے خلاف بھی استعمال ہوسکتی ہے۔

یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کسی مسلمان کو نقصان پہنچنے پر کسی دوسرے ہندوستانی کو خوشی کیوں ہونی چاہیے۔ ایک مسلمان کا مکان گرنے سے کسی ہندو کا مکان مضبوط نہیں ہوتا۔ ایک مسجد کے ٹوٹنے سے کسی مندر کی دیوار اونچی نہیں ہوتی۔ کسی مسلمان کی موت سے کسی ہندو کی زندگی زیادہ محفوظ نہیں ہوجاتی۔ اگر کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے تو مجرم کو سزا ملنی چاہیے، لیکن سزا مذہب دیکھ کر نہیں بلکہ جرم دیکھ کر ہونی چاہیے۔ یہی قانون کی بنیادی روح ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے میں مسلمانوں کی جانب سے بڑے پیمانے پر احتجاج کے بجائے عدالتوں، قانونی اداروں اور آئینی راستوں سے رجوع کرنے کی کوششیں نمایاں رہی ہیں۔ اگر مسلسل ناانصافیوں کے باوجود کوئی طبقہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ وہ سڑک پر قانون ہاتھ میں لینے کے بجائے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا، تو یہ آئینی نظام پر اس کے اعتماد کی علامت ہے۔ یہی رویہ ہر شہری کا ہونا چاہیے۔ یہی وہ فرق ہے جو قانون کی حکمرانی کو بھیڑ کی حکمرانی سے الگ کرتا ہے۔ مسلمانوں سے یہ توقع کرنا کہ وہ ہر اشتعال کے جواب میں اشتعال کا مظاہرہ کریں، دراصل انہیں ایک ایسے راستے پر دھکیلنے کی کوشش ہے جہاں ان کے خلاف پہلے سے تیار سیاسی بیانیہ مزید مضبوط ہوسکے۔ اگر کسی مسجد کے خلاف کارروائی ہوئی اور جواب میں تشدد شروع ہوگیا تو اصل مسئلہ پیچھے چلا جائے گا اور بحث اس بات پر ہونے لگے گی کہ مسلمانوں نے ہنگامہ کیا۔ اگر کوئی مسلمان قانونی راستہ اختیار کرتا ہے تو کم از کم وہ اصل سوال کو زندہ رکھتا ہے کہ کارروائی قانونی تھی یا غیر قانونی، دستاویزات کیا کہتی ہیں، عدالت کیا کہتی ہے اور انتظامیہ نے اپنے اختیارات کا استعمال کس طرح کیا۔ یہی وجہ ہے کہ صبر کو کمزوری سمجھنا ایک بڑی غلطی ہے۔ صبر کا مطلب یہ نہیں کہ کسی کو تکلیف نہیں ہوئی یا وہ اپنے حق سے دستبردار ہوگیا۔ صبر کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انسان اپنے غصے کو قانون کے دائرے میں رکھ کر انصاف کے لیے جدوجہد کرے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی تاریخ میں ایسے بے شمار مواقع آئے ہیں جب انہوں نے سخت حالات کے باوجود ملک کے آئینی اور جمہوری نظام پر اعتماد قائم رکھا۔ ان کے آباؤ اجداد نے آزادی کی جدوجہد میں حصہ لیا، جیلیں کاٹیں، قربانیاں دیں اور ایک ایسے ہندوستان کا خواب دیکھا جس میں شہری کی شناخت اس کے مذہب سے نہیں بلکہ اس کی ہندوستانی شہریت سے ہو۔ لیکن اس تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھنا ہوگا۔ اگر اکثریتی سماج کا کوئی حصہ واقعی اب یہ سوال پوچھنے لگا ہے کہ مسلمان آخر ہمارے دشمن کیوں ہیں، تو یہ تبدیلی ہندوستانی جمہوریت کے لیے امید کی کرن ہے۔ ایک صحت مند معاشرے میں اکثریت کا مطلب صرف تعداد نہیں ہوتا، ذمہ داری بھی ہوتی ہے۔ اکثریت اگر کمزور کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے تو جمہوریت مضبوط ہوتی ہے، اور اگر اکثریت اپنی طاقت کا استعمال اقلیت کو دبانے کے لیے کرتی ہے تو جمہوریت اندر سے کمزور ہونے لگتی ہے۔ آج ہندو سماج اپنے اندر یہ سوال کررہا ہے کہ اسے کس چیز پر فخر ہونا چاہیے۔ کیا اس بات پر کہ کسی مسلمان کا مکان گرادیا گیا، کیا اس بات پر کہ کسی مسجد پر بلڈوزر چلادیا گیا، کیا اس بات پر کہ کسی نوجوان کو موب لنچنگ میں ماردیا گیا، یا اس بات پر کہ ہندوستان میں کوئی کمزور انسان بھی اپنے حق کے لیے عدالت جا سکتا ہے اور اسے امید ہے کہ قانون اس کی بات سنے گا۔ یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ نفرت کی سیاست ہمیشہ قابو میں نہیں رہتی۔ جو نفرت آج ایک طبقے کے خلاف پھیلائی جاتی ہے، کل وہ سماج کے کسی دوسرے طبقے کو بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے اگر کسی سیاسی جماعت نے یہ سمجھ لیا کہ مذہبی نفرت ہمیشہ ووٹ دیتی رہے گی تو شاید وہ ہندوستانی سماج کی نفسیات کو سمجھنے میں غلطی کررہی ہے۔ مسلسل نفرت سے کسی کا گھر آباد نہیں کیا جاسکتا، کسی نوجوان کو روزگار نہیں دیا جاسکتا، کسی بچے کو بہتر تعلیم نہیں دی جاسکتی اور کسی خاندان کو محفوظ مستقبل نہیں دیا جاسکتا۔ شاید لوگوں کی سمجھ آنے لگا ہے کہ سیاسی نعروں میں جنہیں دشمن بتایا جاتا ہے، وہ دراصل اسی گاؤں، اسی شہر، اسی محلے اور اسی ملک کے شہری ہیں۔ ان کے بچے بھی اسی طرح اسکول جاتے ہیں، ان کے والدین بھی اسی طرح بیمار ہوتے ہیں، انہیں بھی روزگار چاہیے، انہیں بھی امن چاہیے اور انہیں بھی اپنے بچوں کے مستقبل کی فکر ہے۔ اگر سہارن پور کی ایک صدی پرانی مسجد پر بلڈوزر چلنے کے بعد بھی نہ تو مسلمان سڑکوں پر آرہے ہیں اور نہ ہندو مسرت کا اظہار کررہے ہیں تو لگتا ہے ملک میں نفرت کی سیاست زوال پزیر ہے۔

☆☆☆

(بارہ بنکی +Mb919450191754)

برکس اجلاس اور ایرانی صدر کا دورۂ ہندوستان

ایران اور ہندوستان کے دیرینہ تعلقات کا ایک اہم سفارتی مرحلہ

سید کرامت حسین شعور جعفری

نئی دہلی میں برکس اجلاس کے موقع پر ایرانی صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان کا ہندوستان کا دورہ ایک اہم سفارتی واقعہ ہے۔ اس دورے کو صرف ایک رسمی ملاقات یا بین الاقوامی اجلاس میں شرکت تک محدود کرکے نہیں دیکھنا چاہیے۔ اس کے پیچھے ایران اور ہندوستان کے درمیان موجود تاریخی، تہذیبی، اقتصادی اور سیاسی تعلقات کی ایک طویل روایت بھی ہے اور بدلتی ہوئی عالمی سیاست کے نئے تقاضے بھی۔

ایران برکس کا ایک اہم رکن ہے۔ اس کی جغرافیائی حیثیت، توانائی کے وسائل، خلیج اور وسطی ایشیا کے درمیان اس کا محل وقوع اور خطے میں اس کا سیاسی اثر اسے برکس کے لیے خاص اہمیت دیتے ہیں۔ ایران کی موجودگی برکس کو صرف ایک معاشی فورم نہیں رہنے دیتی بلکہ اسے ایشیا، مشرق وسطیٰ اور عالمی جنوب کے درمیان ایک زیادہ وسیع رابطے کا پلیٹ فارم بناتی ہے۔ ایران کے پاس توانائی، تجارت، ٹرانزٹ اور علاقائی رابطوں کے حوالے سے ایسی صلاحیتیں ہیں جن سے برکس کے رکن ممالک مستقبل میں زیادہ فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

ہندوستان کے لیے بھی ایران ایک اہم ملک ہے۔ دونوں ممالک کے تعلقات کسی وقتی سیاسی ضرورت کی پیداوار نہیں بلکہ صدیوں پر محیط تاریخی اور تہذیبی روابط رکھتے ہیں۔ ہندوستان اور ایران کے درمیان زبان، ادب، تجارت، ثقافت اور عوامی روابط کے قدیم رشتے رہے ہیں۔ فارسی زبان نے ہندوستان کی تہذیبی اور ادبی تاریخ پر گہرا اثر ڈالا ہے اور آج بھی دونوں ملکوں کے درمیان یہ مشترکہ ورثہ ایک مضبوط رشتے کی حیثیت رکھتا ہے۔

موجودہ دور میں ان تعلقات کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ ہندوستان ایک بڑی اقتصادی طاقت کے طور پر ابھر رہا ہے اور ایران خطے میں ہندوستان کے لیے ایک اہم جغرافیائی رابطہ فراہم کرتا ہے۔ خصوصاً چابہار بندرگاہ ہندوستان کے لیے بہت اہم ہے، کیونکہ اس کے ذریعے ہندوستان کو افغانستان اور وسطی ایشیا تک ایک متبادل تجارتی راستہ حاصل ہوتا ہے۔ اس منصوبے میں صرف تجارت نہیں بلکہ مستقبل کے علاقائی رابطوں اور اقتصادی تعاون کے وسیع امکانات پوشیدہ ہیں۔

ایران اور ہندوستان کے تعلقات کا ایک خوبصورت پہلو یہ بھی ہے کہ دونوں ممالک نے ہمیشہ باہمی احترام اور اپنے اپنے قومی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے تعلقات آگے بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ ہندوستان کی خارجہ پالیسی میں ایران کی اپنی ایک جگہ ہے، جبکہ ایران بھی ہندوستان کو ایک اہم، قابلِ اعتماد اور بااثر ایشیائی ملک کے طور پر دیکھتا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ سطحی رابطے اس بات کا ثبوت ہیں کہ اختلافات اور عالمی دباؤ کے باوجود باہمی تعلقات کو اہمیت حاصل ہے۔

پزشکیان کا دورہ اس اعتبار سے بھی اہم ہے کہ موجودہ عالمی حالات میں دنیا تیزی سے ایک نئے توازن کی طرف بڑھ رہی ہے۔ برکس اس تبدیلی کا ایک نمایاں پلیٹ فارم بن چکا ہے۔ اب دنیا کی سیاست صرف چند بڑی مغربی طاقتوں کے گرد نہیں گھومتی۔ ایشیا، افریقہ، لاطینی امریکہ اور مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک عالمی فیصلوں میں اپنا کردار بڑھانا چاہتے ہیں۔ ایران کا برکس میں شامل ہونا اسی بدلتی ہوئی عالمی حقیقت کا ایک اہم حصہ ہے۔ ایران کے لیے ہندوستان کے ساتھ مضبوط تعلقات اس نئے عالمی ماحول میں مزید اہمیت رکھتے ہیں۔ ہندوستان ایران کے لیے ایک بڑی منڈی، ایک اہم اقتصادی شراکت دار اور وسطی وجنوبی ایشیا تک رسائی کا ایک اہم دروازہ ہے۔ اسی طرح ہندوستان کے لیے ایران توانائی، تجارت، علاقائی رابطوں اور وسطی ایشیا تک رسائی کے حوالے سے اہمیت رکھتا ہے۔ یوں دونوں ممالک کے مفادات ایک دوسرے سے کئی مقامات پر جڑتے ہیں۔

یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ہندوستان اور ایران کے تعلقات کسی ایک شعبے تک محدود نہیں۔ تجارت، توانائی، بندرگاہ، ٹرانزٹ، تعلیم، ثقافت اور عوامی روابط سمیت کئی میدانوں میں تعاون کی گنجائش موجود ہے۔ اگر دونوں ممالک موجودہ امکانات کو عملی منصوبوں میں تبدیل کریں تو آنے والے برسوں میں یہ تعلقات مزید مضبوط ہوسکتے ہیں۔

پزشکیان کا ہندوستان کا دورہ اسی وسیع تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ یہ دورہ اس بات کا اظہار ہے کہ ایران ہندوستان کو اہمیت دیتا ہے اور ہندوستان بھی ایران کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کو آگے بڑھانے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ برکس کا پلیٹ فارم دونوں ملکوں کو دوطرفہ تعلقات کے ساتھ ساتھ وسیع تر علاقائی اور عالمی معاملات پر بھی ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

آخر میں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ہندوستان اور ایران کے تعلقات محض حکومتوں کے درمیان تعلقات نہیں بلکہ تاریخ، تہذیب، تجارت اور عوامی روابط سے جڑے ہوئے ہیں۔ آج جب دنیا نئے سیاسی اور معاشی توازن کی طرف بڑھ رہی ہے، ایسے میں ایران کی برکس میں موجودگی اور ہندوستان کے ساتھ اس کے مضبوط روابط دونوں کے لیے ایک اہم موقع ہیں۔ اگر باہمی اعتماد، احترام اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر تعاون کو آگے بڑھایا جائے تو ہندوستان اور ایران نہ صرف اپنے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط کرسکتے ہیں بلکہ ایشیا کے ایک زیادہ مربوط، پُرامن اور باہمی تعاون پر مبنی مستقبل میں بھی اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ ☆☆☆

دیکھتے ہیں کیا برآمد ہوگا اس زنبیل سے

دنیا کی نظریں ہندوستان پر مرکوز ہیں۔ معروف بین الاقوامی رسالہ 'دی ڈپلومیٹ' نے 12-13 ستمبر کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والے برکس سربراہی اجلاس کے حوالے سے یہ بات کہی۔ رسالہ نے لکھا ہے کہ "آج اس گروپ کی قیادت کرنا ایک سفارتی بارودی سرنگ پر قدم رکھنے جیسا ہے۔' اطلاعات کے مطابق برکس بزنس فورم کے لیڈرس سیشن میں جمعہ کو ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی، روسی صدر ولادیمیر پوتن اور ایران کے صدر مسعود پیزشکیان نے عالمی تجارت، مقامی کرنسیوں کے استعمال اور بین الاقوامی مالیاتی نظام کے حوالے سے مشترکہ اور واضح موقف اختیار کرتے نظر آئے۔ تینوں رہنماؤں نے برکس ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کو فروغ دینے، محفوظ تجارتی راستوں کو یقینی بنانے اور باہمی تجارت میں قومی ومقامی کرنسیوں کے استعمال کو وسیع کرنے پر زور دیا۔ یہ مشترکہ موقف ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ڈالر کے عالمی غلبے کو کم کرنے کی برکس ممالک کی کوششوں پر امریکہ کی جانب سے مسلسل تنقید کی جارہی ہے۔ برکس بزنس فورم میں تینوں رہنماؤں کے بیانات سے یہ اشارہ ملا کہ ابھرتی ہوئی معیشتیں موجودہ عالمی مالیاتی نظام کے متبادل کو مضبوط بنانے اور باہمی تجارت کے لیے زیادہ خودمختار مالیاتی ڈھانچہ تیار کرنے کی سمت میں آگے بڑھ رہی ہیں۔

حالانکہ روس اور ایران سے امریکہ کے اختلافات جگ ظاہر ہیں لیکن ہندوستان کا معاملہ ان دونوں ممالک سے تھوڑا الگ ہے۔ ہندوستان امریکہ سے کھلم کھلا مخالفت مول نہیں لے سکتا۔ روس سے تعلقات کی پاداش میں ٹرمپ کئی مرتبہ ہندوستان کو ٹیڑی آنکھ دکھا چکے ہیں اگرچہ اوپر اوپر سے وہ مودی کو اپنا دوست کہتے ہیں لیکن عمل اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ ایسے میں مودی جی کیا فیصلہ کریں گے یہ ابھی کہا نہیں جاسکتا لیکن وزیر اعظم نریندر مودی نے عالمی تجارت کو بلا رکاوٹ جاری رکھنے کے لیے محفوظ سمندری راستوں اور کھلی سپلائی چین کی اہمیت پر زور ضرور دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ برکس ممالک دنیا کی تقریباً 50 فیصد آبادی، 40 فیصد عالمی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) اور 25 فیصد سے زیادہ عالمی تجارت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان کے مطابق گزشتہ دو دہائیوں میں جہاں عالمی جی ڈی پی تقریباً ڈھائی گنا بڑھی ہے، وہیں برکس ممالک کی مشترکہ جی ڈی پی تقریباً ساڑھے چار گنا بڑھی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برکس کی اقتصادی طاقت دنیا کے دیگر حصوں کے مقابلے میں تقریباً دوگنی رفتار سے بڑھی ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ برکس ممالک عالمی اختراع اور مسائل کے حل کے بڑے مراکز کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ زمینی سطح کی پہلوں سے لے کر جدید ترین ٹیکنالوجی تک، ان ممالک میں اختراع کے نئے امکانات پیدا ہورہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برکس کا بڑھتا دائرہ، اس کی رفتار اور اس کے تئیں امید واضح طور پر نظر آتی ہے۔ انھوں نے ہندوستان کی میزبانی میں ہونے والے موجودہ فورم کو اب تک کا سب سے بڑا برکس بزنس فورم قرار دیا۔ ہندوستان کی برکس صدارت کی ترجیحات کا ذکر کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ لچک پیدا کرنے کے تحت ہندوستان نے توانائی سے لے کر ٹیکنالوجی تک مختلف شعبوں میں سپلائی چین کو زیادہ متنوع اور قابل اعتماد بنانے پر کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان سڑک، ریلوے، بندرگاہ اور ہوائی اڈوں کے بنیادی ڈھانچے کو تیزی سے وسعت دے رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جہاز سازی، سیمی کنڈکٹر، کوانٹم ٹیکنالوجی، اہم معدنیات اور بایو ٹیکنالوجی جیسے اسٹریٹجک شعبوں میں نئی صلاحیتیں بھی تیار کی جارہی ہیں۔ مودی نے کہا کہ ایسے وقت میں جب دنیا کے کئی حصوں میں تجارتی رکاوٹیں بڑھ رہی ہیں، ہندوستان اقتصادی پل بنانے کا کام کررہا ہے۔

روسی صدر ولادیمیر پوتن نے کہا کہ 20ویں صدی کے دوسرے نصف میں عالمی اقتصادی ترقی کی قیادت کرنے والی روایتی معاشی طاقتوں کی جگہ اب نئی ابھرتی ہوئی معیشتیں سامنے آرہی ہیں۔ دنیا کی اقتصادی صورتحال تیزی سے تبدیل ہورہی ہے۔ اگرچہ روایتی ترقی یافتہ معیشتوں کے پاس اب بھی مضبوط بنیادی ڈھانچہ، جدید ٹیکنالوجی، سائنسی برتری اور مستحکم تحقیقی ادارے موجود ہیں، تاہم عالمی اقتصادی منظر نامہ مسلسل نئی شکل اختیار کررہا ہے۔ گزشتہ چھ ماہ سے امریکہ کے ساتھ لڑائی میں مصروف ایران کے صدر مسعود پیزشکیان نے برکس ممالک کے درمیان تجارت میں بڑی عالمی کرنسیوں پر انحصار کم کرنے اور قومی کرنسیوں کے استعمال کو وسیع کرنے کی سب سے مضبوط وکالت کی۔ پیزشکی ان نے کہا کہ موجودہ عالمی مالیاتی نظام محدود تعداد میں کرنسیوں پر انحصار کرتا ہے، جس کی وجہ سے یہ سیاسی اور اقتصادی جھٹکوں کے لیے زیادہ حساس ہے۔ ایسے میں برکس ممالک کو باہمی لین دین کے لیے ایک آزاد اور مضبوط مالیاتی ڈھانچہ تیار کرنا ہوگا۔ ایرانی صدر نے نیو ڈیولپمنٹ بینک (این ڈی بی) کو برکس ممالک میں بنیادی ڈھانچے اور توانائی کے منصوبوں کی مالی اعانت کا اہم مرکز بنانے کی تجویز پیش کی۔ برکس بزنس فورم میں سامنے آنے والے ان بیانات سے واضح ہے کہ رکن ممالک باہمی تجارت، مقامی کرنسیوں کے استعمال اور مشترکہ مالیاتی تعاون کے ذریعے عالمی اقتصادی نظام میں اپنے اثر و رسوخ کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔ بتادیں کہ مئی میں ہندوستان کی صدارت میں ہوئی برکس وزرائے خارجہ کی میٹنگ کسی مشترکہ بیان کے بغیر ختم ہوگئی تھی، جسے ایک بڑی ناکامی سمجھا گیا تھا۔ ابھی ایک دن باقی ہے کل تک کیا صورت حال ابھر کر سامنے آتی ہے اس کے لئے انتظار کرنا ہوگا۔ چائنا کے اخبار نے بھی لکھا ہے کہ جیسے ہی نئی دہلی برکس کے دور میں قدم رکھے گی، پوری دنیا کی نظر اس بات پر ہوگی کہ اس میٹنگ سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ڈاکٹر پرکالا پربھاکر کے خدشات کا شواہد کی روشنی میں جائزہ

نجم الدین اے۔ فاروقی

ڈاکٹر پرکالا پربھاکر نے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے ممکنہ سیاسی اثرات کے بارے میں نہایت سنگین خدشات کا اظہار کیا ہے۔ ان کے مطابق اگر انتخابی فہرستوں کی یہ نظر ثانی غلط طریقے سے یا بدنیتی کے ساتھ انجام دی جارہی ہے جس کے نتیجے میں مسلمانوں، عیسائیوں، دلتوں، قبائلیوں، پسماندہ طبقات اور دیگر کمزور طبقات کی سیاسی نمائندگی متاثر ہوسکتی ہے، حتیٰ کہ وہ اسے ”بدون خونریزی سیاسی نسل کشی“ انگریزی اصطلاح میں ”bloodless political genocide“ سے تعبیر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر پرکالا پربھاکر ایک ممتاز ماہرِ اقتصادیات، سیاسی مبصر اور آندھرا پردیش حکومت کے سابق کمیونیکیشن ایڈوائزر رہ چکے ہیں ہیں۔ مجھے ان کی علمی و سیاسی بصیرت کا احترام ہے۔ لیکن اس انتہائی سنگین نتیجے سے مؤدبانہ اختلاف بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ میری نظر میں SIR کے نفاذ میں ممکنہ خامیوں، حقیقی ووٹروں کے نام غلطی سے حذف ہونے کے خطرے اور کسی مخصوص طبقے پر غیر متناسب اثرات کی تحقیقات ضرور ہونی چاہیے؛ لیکن کسی انتخابی عمل کو دانستہ سیاسی بے دخلی کا منصوبہ قرار دینے کے لیے محض خدشات نہیں بلکہ ٹھوس شواہد درکار ہیں۔ یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اس موقف کو موجودہ حکمراں جماعت یا حکومت کی غیر مشروط حمایت نہ سمجھا جائے۔ ملک کی سیاسی سمت، خصوصاً اقلیتوں اور دیگر کمزور طبقات کے حوالے سے بعض پالیسیوں پر شدید اعتراض ہونا اور ساتھ ہی انتخابی عمل کے بارے میں شواہد کی بنیاد پر رائے قائم کرنا، دونوں ایک ساتھ ممکن ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ SIR کے دوران کسی حقیقی ووٹر کا نام غلطی سے انتخابی فہرست سے خارج ہوسکتا ہے۔ کوئی شخص گھر پر موجود نہ ہو، اسے نوٹس نہ ملے، وہ مطلوبہ دستاویزات بروقت فراہم نہ کرسکے یا اسے یہ معلوم ہی نہ ہو کہ اس کا نام فہرست سے خارج ہو چکا ہے یہ سب حقیقی امکانات ہیں۔ یہ صورت حال جمہوریت کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ لیکن ہمیں تین منفرد باتوں میں فرق کرنا ہوگا:

پہلی، یہ کہ SIR کے دوران کچھ حقیقی ووٹروں کے نام غلطی سے حذف ہوسکتے ہیں۔

دوسری، یہ کہ ممکن ہے ان غلطیوں کا بوجھ غریب، کم تعلیم یافتہ، کرایہ دار، نقل مکانی کرنے والے یا کسی مخصوص آبادیاتی گروہ پر نسبتاً زیادہ پڑے۔ اور تیسری، یہ کہ SIR کو دانستہ طور پر مسلمانوں یا کسی دوسرے طبقے کو سیاسی طور پر بے دخل کرنے کے مقصد سے بنایا گیا ہے۔ پہلے دو امکانات کی تحقیقات ضروری ہیں۔ لیکن تیسرا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے امتیازی ہدایات، دانستہ نشانہ بندی، غیر متناسب اخراج کا مستقل نمونہ یا اس کے پیچھے کسی منظم سیاسی منصوبے کے شواہد درکار ہوں گے۔

اخراج (deletion) اور مستقل حقِ رائے دہی سے محرومی

ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ انتخابی فہرست سے کسی نام کا حذف ہونا لازماً مستقل طور پر حقِ رائے دہی سے محرومی نہیں ہوتا۔ انتخابی نظام میں نام کی تلاش، اصلاح، دعویٰ اور اعتراض اور دوبارہ اندراج کے مختلف طریقۂ کار موجود ہیں۔ اس لیے صرف یہ کہنا کہ لاکھوں یا کروڑہا نام حذف ہوگئے“ مکمل تصویر پیش نہیں کرتا۔ اصل سوال یہ ہے کہ ان حذف شدہ ناموں میں کتنے حقیقی اور اہل ووٹر تھے؟ کتنے نام موت، مستقل منتقلی یا Duplicate اندراج کی وجہ سے حذف ہوئے؟ کتنے افراد نے دعوے اور اعتراضات داخل کیے؟ کتنے نام بحال ہوئے؟ اور حتمی فہرست میں کتنے اہل شہری واقعی باہر رہ گئے؟ یہی وہ اعداد و شمار ہیں جو بحث کو سیاسی دعوے سے نکال کر قابلِ تصدیق حقیقت میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ تاہم ڈاکٹر پربھاکر کے استدلال میں ایک نہایت اہم نکتہ ضرور ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کہ فرض کیجیے ایک حقیقی ووٹر کا نام غلطی سے حذف ہوگیا اور اسے اس کا علم بھی نہ ہوا۔ چنانچہ اس نے دعویٰ داخل نہیں کیا۔ اگلی انتخابی نظر ثانی میں وہ شخص پہلے ہی فہرست سے باہر ہوگا اور اگر پچھلی فہرست کو بنیاد نہ بنایا جائے تو اس کی غیر موجودگی مزید مشکل سے محسوس ہوسکتی ہے۔ اگر ایسا عمل مسلسل کئی ادوار تک جاری رہے اور کسی مخصوص طبقے کو غیر متناسب طور پر متاثر کرے تو اس کے طویل مدتی سیاسی اثرات یقیناً سنگین ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہاں بھی فیصلہ مفروضے پر نہیں، اعداد و شمار پر ہونا چاہیے۔

پچھلی انتخابی یعنی SIR سے پہلے کی فہرست، Draft Roll اور Final Roll کا اگر تقابلی مطالعہ کیا جائے اور معلوم کیا جائے کہ کون سے نام حذف ہوئے، کیوں حذف ہوئے، کتنے لوگوں نے اعتراض کیا اور کتنے نام بحال ہوئے۔ اگر یہ تجزیہ مستقل طور پر بڑے پیمانے پر غلط اخراج کو ثابت کرتا ہے تو تشویش کو سنجیدہ آئینی اور سیاسی مسئلہ سمجھنا ہوگا۔ لیکن اگر زیادہ تر حذف شدگیاں جائز وجوہات پر مبنی ہوں اور بڑی تعداد میں نام بعد میں بحال بھی ہوجائیں تو ”منظم سیاسی بے دخلی“ کا دعویٰ کمزور پڑ جائے گا۔

کیا کمزور طبقات واقعی غیر متناسب طور پر متاثر ہورہے ہیں؟

یہ وہ بنیادی سوال ہے جس پر جذبات کے بجائے اعداد و شمار سے بات ہونی چاہیے۔ اگر دعویٰ ہے کہ مسلمانوں، عیسائیوں، SCs، STs، OBCs یا دیگر کمزور طبقات کو غیر متناسب طور پر انتخابی فہرستوں سے خارج کیا جارہا ہے تو اس دعوے کی جانچ ممکن ہے۔ ہر حلقے میں آبادی کا تناسب، ناموں کے اخراج (deletion) کی شرح، حذف کی وجوہات، دعووں کی شرح، بحالی کی شرح اور حتمی اخراج کا تقابلی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر کسی مسلم اکثریتی علاقے میں اخراج (deletion) کی شرح غیر معمولی طور پر زیادہ ہو تو سوال ضرور اٹھنا چاہیے۔ لیکن اگلا سوال یہ بھی ہوگا کہ اس علاقے میں نقل مکانی، کرایہ داری، پتوں کی تبدیلی یا دیگر ایسے عوامل کا تناسب کیا ہے، جو مذہب سے قطع نظر انتخابی فہرستوں کو متاثر کر سکتے ہیں؟

اسی لیے محض مسلم اور غیر مسلم علاقوں کا موازنہ کافی نہیں؛ آبادیاتی اور سماجی طور پر قابلِ موازنہ علاقوں کا تقابلی مطالعہ زیادہ قابلِ اعتماد نتیجہ دے گا۔ تلنگانہ، بالخصوص حیدرآباد کی بعض اسمبلی نشستوں میں ناموں کے بڑے پیمانے پر حذف ہونے کے دعووں کو بھی اسی اصول کے تحت جانچا جانا چاہیے۔ اس کے لیے بوتھ کی سطح تک تقابل کیا جاسکتا ہے: پچھلی فہرست □ SIR-ROLL □ پچھلی □ اینومریشن (enumeration) □ ڈرافٹ رول □ دعوے اور اعتراضات (claims and objections) □ فائنل رول۔

حذف شدہ ناموں کو وجوہات کے مطابق تقسیم کیا جائے: وفات، مستقل منتقلی، Duplicate اندراج، ناقابلِ سراغ افراد، Form 7 یا دیگر اعتراضات وغیرہ۔ اگر ایک خاص طبقے کے ہزاروں نام حذف ہوئے لیکن دعوے کے بعد بڑی تعداد میں بحال بھی ہوگئے تو معاملہ ایک نوعیت کا ہوگا۔ اگر حقیقی ووٹر بڑی تعداد میں حذف ہوئے اور بحالی کا عمل مؤثر نہ رہا تو معاملہ بالکل مختلف ہوگا۔

”سیاسی نسل کشی“ ایک انتہائی سنگین اصطلاح ہے

میں ”Bloodless Political Genocide“ جیسی اصطلاح کے استعمال کو قطعی غیر مناسب سمجھتا ہوں۔ یہ اصطلاح کسی سیاسی خطرے کی شدت بیان کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے، لیکن ”نسل کشی“ ایک انتہائی سنگین تاریخی اور سیاسی اصطلاح ہے۔ اسے انتخابی فہرستوں کی نظر ثانی کے ساتھ جوڑنے کے لیے غیر معمولی شواہد درکار ہوں گے۔ اس کے لئے صرف بڑی تعداد میں نام حذف ہونا کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ ضروری ہوگا کہ یہ ثابت کیا جائے کہ مخصوص برادریوں کو دانستہ طور پر نشانہ بنایا گیا، ان کے خلاف امتیازی ہدایات یا پالیسی موجود تھی، اخراج کا مستقل اور غیر متناسب نمونہ پایا جاتا ہے اور اس عمل کے پیچھے کوئی قابلِ شناخت سیاسی مقصد تھا۔ اگر ایسے شواہد سامنے آتے ہیں تو انہیں نظر انداز کرنا جمہوریت کے لیے خطرناک ہوگا۔ لیکن شواہد کے بغیر اسے ثابت شدہ حقیقت قرار دینا بھی اتنا ہی نقصان دہ ہوگا۔

الیکشن کمیشن سے اندھا اعتماد نہیں، مکمل شفافیت چاہیے

یہ بھی درست نہیں کہ صرف اس لیے کہ الیکشن کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے، اس کے ہر اقدام کو برملا مان لیا جائے۔ آئینی اداروں پر اعتماد کا مطلب اندھا اعتماد نہیں ہوتا۔ اعتماد شفافیت، جواب دہی اور قابلِ تصدیق طریقۂ کار سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے الیکشن کمیشن کو حلقہ وار اور بوتھ وار حذف شدگی کے اعداد و شمار، حذف کی وجوہات، جاری کیے گئے نوٹس، موصولہ دعوے اور اعتراضات، سماعتوں، بحالی اور حتمی اخراج کی تفصیلات زیادہ سے زیادہ شفاف انداز میں عوام کے سامنے رکھنی چاہئیں۔ اس کے بعد آزاد محققین، سیاسی جماعتیں، میڈیا اور سول سوسائٹی ان اعداد و شمار کا آزادانہ تجزیہ کر سکتے ہیں۔

میرا موقف نہ BJP کے حق میں ہے، نہ الیکشن کمیشن کے۔ جہاں حکومت کی پالیسیوں پر تنقید ضروری ہوگی، وہاں تنقید ہونی چاہیے۔ اگر الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار سے حقیقی ووٹر محروم ہوتے ہیں تو اس پر بھی سخت سوال اٹھنے چاہئیں۔ لیکن میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ جمہوری بحث کا معیار یہ نہیں ہونا چاہیے کہ کس پر اعتماد کیا جائے، بلکہ یہ ہونا چاہیے کہ ثبوت کیا کہتے ہیں؟ اگر SIR کا غلط استعمال ہورہا ہے تو اسے اعداد و شمار سے بے نقاب کیا جائے۔ اگر حقیقی ووٹر غلط طور پر خارج ہوئے ہیں تو ان کے نام بحال کیے جائیں۔ اگر کسی مخصوص طبقے کو غیر متناسب نقصان پہنچا ہے تو اس کی آزادانہ تحقیقات ہونی چاہیے۔ اور اگر اعداد و شمار کسی منظم امتیازی اخراج کو ثابت نہیں کرتے تو محض سیاسی خدشے کو تاریخی حقیقت قرار دینے سے گریز کیا جانا چاہیے۔ آخرکار جمہوریت کے لیے دونوں باتیں یکساں اہم ہیں: انتخابی فہرستیں درست اور صاف ہوں، لیکن کسی حقیقی ووٹر کا حقِ انتخاب بھی ضائع نہ ہو۔ شاید SIR کے پورے تنازعے کے لیے یہی سب سے مناسب اصول ہے:

”انتخابی فہرستوں کی زیادہ سے زیادہ صفائی، لیکن حقیقی ووٹروں کا کم سے کم اخراج“۔ یہی اصول انتخابی نظام کی ساکھ، شہری کے حقِ رائے دہی اور ہندوستان کی جمہوری روح تینوں کا بہتر تحفظ کرسکتا ہے۔☆☆☆

جاوید جمال الدین

مراٹھی زبان کے تحفظ اور فروغ کی بات مہاراشٹر کی سیاست میں نئی نہیں ہے۔ کبھی مراٹھی کو روزگار اور سرکاری معاملات سے جوڑنے کی مہم چلتی ہے، کبھی ممبئی میں آٹو رکشا اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی جاننے کی شرط پر زور دیا جاتا ہے اور کبھی مراٹھی شناخت کو سیاسی بحث کا مرکز بنا دیا جاتا ہے۔ حالیہ دنوں بالی ووڈ اداکار سنجے دت کے ایک جملے نے بھی اسی بحث کو دوبارہ زندہ کردیا۔ تھانے میں دہی ہانڈی کے ایک پروگرام میں انہوں نے مذاقاً کہا کہ یروڈا جیل میں چھ برس رہنے کے باوجود وہ مراٹھی نہیں سیکھ سکے۔ اس پر اعتراض ہوا تو انہوں نے وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک سے بات کرکے وضاحت کی، معذرت کی اور کہا کہ وہ مراٹھی جانتے اور بولتے ہیں اور ان کا خاندان ممبئی اور مہاراشٹر سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہ واقعہ اپنی جگہ معمولی یا ایک اداکار کے مذاق کا معاملہ ہوسکتا ہے، لیکن اس نے ایک بڑے سوال کو پھر سامنے لا کھڑا کیا ہے: اگر مراٹھی واقعی مہاراشٹر کی شناخت، ثقافت اور روزمرہ زندگی کی بنیادی زبان ہے تو اس کی سب سے مضبوط بنیاد یعنی مراٹھی میڈیم اسکول مسلسل کیوں کم ہورہے ہیں؟ ایک طرف حکومت اور سیاسی جماعتیں مراٹھی بولنے پر زور دے رہی ہیں، دوسری طرف والدین خود اپنے بچوں کو مراٹھی میڈیم سے دور لے جارہے ہیں۔ کیا صرف ڈرائیوروں، دکانداروں یا دوسرے شعبوں کے کارکنوں سے مراٹھی سیکھنے کا مطالبہ کرکے زبان کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے، جبکہ مراٹھی معاشرے کا ایک بڑا حصہ اپنے بچوں کے لیے انگریزی میڈیم کو ترجیح دے رہا ہے؟

دستیاب اعداد و شمار اس تضاد کو مزید نمایاں کرتے ہیں۔ ممبئی میں 2019-20 کے دوران مراٹھی میڈیم کے تقریباً 461 اسکول تھے، جو 2024-25 تک کم ہوکر 421 رہ گئے۔ یعنی صرف چند برسوں میں 40 اسکول کم ہوگئے۔ طلبہ کی تعداد میں کمی اس سے بھی زیادہ تشویش ناک ہے۔ ایک وقت میں مراٹھی میڈیم اسکولوں میں ایک لاکھ 35 ہزار سے زائد طلبہ زیر تعلیم تھے، لیکن بعد کے اعداد و شمار میں یہ تعداد تقریباً 85 ہزار 469 تک پہنچ گئی۔ یعنی تقریباً 50 ہزار طلبہ کا فرق پیدا ہوگیا۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن کے اسکولوں کی صورت حال بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ 2014-15 میں بی ایم سی کے مراٹھی میڈیم اسکولوں کی تعداد تقریباً 368 تھی، جو بعد کے برسوں میں کم ہوکر 262 کے آس پاس رہ گئی۔ جنوبی ممبئی سمیت مختلف علاقوں میں کئی مراٹھی اسکول بند ہوچکے ہیں یا طلبہ کی انتہائی کم تعداد کے ساتھ محض نام باقی ہے۔ دادر کے نبار گروجی ودیالیہ کا حوالہ بھی اس بحران کی تصویر پیش کرتا ہے، جہاں چھٹی سے دسویں جماعت تک طلبہ کی تعداد انتہائی کم رہ گئی تھی اور اسکول کو اس وقت تک جاری رکھنے کی کوشش کی جارہی تھی جب تک آخری طالب علم دسویں جماعت مکمل نہ کر لے۔

مرکزی سطح پر دستیاب اعداد و شمار میں بھی ممبئی کے مراٹھی میڈیم اسکولوں کی تعداد میں کمی کا ذکر سامنے آیا ہے۔ 2019-20 میں جہاں ایسے اسکولوں کی تعداد تقریباً 380 بتائی گئی، وہیں 2023-24 میں یہ تعداد 340 کے قریب رہ گئی۔ طلبہ کی تعداد بھی تقریباً ایک لاکھ 25 ہزار سے گھٹ کر 98 ہزار کے آس پاس پہنچ گئی۔ ریاستی سطح پر بھی صورت حال مختلف نہیں۔ گزشتہ چند برسوں میں سینکڑوں مراٹھی میڈیم اسکولوں کے کم ہونے یا بند ہونے کی اطلاعات ہیں، جبکہ اسی دوران سیکڑوں نئے انگریزی میڈیم اسکول قائم ہوئے۔ ایک رپورٹ کے مطابق چار برسوں میں مراٹھی میڈیم کے 624 اسکول کم ہوئے جبکہ 426 نئے انگریزی میڈیم اسکول شامل ہوئے۔

یہ محض اعداد نہیں ہیں۔ ہر بند ہونے والا اسکول ایک عمارت سے زیادہ معنی رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک محلہ، ایک استاد، کئی نسلوں کی یادیں اور زبان سے جڑا ایک سماجی ماحول بھی کمزور ہوتا ہے۔ اسکول زبان کی صرف تدریس گاہ نہیں ہوتا بلکہ زبان کے استعمال، تہذیب، ادب اور سماجی رشتوں کو زندہ رکھنے کا بنیادی ادارہ بھی ہوتا ہے۔ اگر مراٹھی میڈیم اسکول مسلسل کم ہوتے رہے تو محض سرکاری دفاتر یا ٹرانسپورٹ کے شعبے میں مراٹھی کے استعمال سے زبان کا مستقبل محفوظ نہیں کیا جاسکے گا۔

اصل سوال یہ ہے کہ والدین مراٹھی میڈیم سے کیوں دور ہورہے ہیں؟ اس کا جواب صرف یہ نہیں ہوسکتا کہ والدین اپنی مادری زبان کو پسند نہیں کرتے۔ حقیقت زیادہ پیچیدہ ہے۔ متوسط اور نچلے متوسط طبقے کے بہت سے والدین سمجھتے ہیں کہ انگریزی میڈیم سے ان کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم، روزگار، ٹیکنالوجی، کارپوریٹ شعبے اور عالمی مواقع تک رسائی آسان ہوگی۔ آج والدین کے سامنے مسابقت کا ایسا ماحول ہے جہاں زبان کا انتخاب اکثر جذبات نہیں بلکہ مستقبل کے معاشی امکانات کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ اس صورت حال میں حکومت اگر مراٹھی میڈیم اسکولوں کو مضبوط بنانا چاہتی ہے تو اسے پہلے یہ اعتماد پیدا کرنا ہوگا کہ مراٹھی میڈیم میں پڑھنے والا بچہ بھی جدید تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی، میڈیکل، انجینئرنگ، مینجمنٹ اور عالمی سطح کے مواقع حاصل کرسکتا ہے۔ صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ مراٹھی ہماری زبان اور ہماری شناخت ہے۔ والدین یہ بھی پوچھیں گے کہ میرے بچے کی تعلیم، روزگار اور مستقبل کی ضمانت کہاں ہے؟

یہاں مراٹھی میڈیم اسکولوں کے معیار کا سوال بھی اہم ہے۔ بہت سے سرکاری اسکولوں میں عمارت، بنیادی سہولیات، اساتذہ کی دستیابی، جدید تدریسی وسائل اور اسکول کے ماحول کے حوالے سے مسائل رہے ہیں۔ دوسری طرف کئی نجی انگریزی میڈیم اسکول خوبصورت عمارت، ایئر کنڈیشنڈ کلاس روم، جدید سائنس لیبارٹری، کمپیوٹر سہولیات، اسمارٹ کلاس اور بہتر تشہیر کے ذریعے والدین کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ والدین جب دونوں اسکولوں کا موازنہ کرتے ہیں تو وہ صرف زبان نہیں دیکھتے بلکہ پورا تعلیمی ماحول دیکھتے ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ مراٹھی میڈیم کے تمام اسکول پسماندہ نہیں ہیں۔ کئی سرکاری اسکولوں میں اٹل ٹنکرنگ لیب، روبوٹکس، کمپیوٹر اور دیگر جدید سہولیات موجود ہیں۔ بعض مراٹھی میڈیم اسکولوں کا دسویں جماعت کا نتیجہ بھی قابل ذکر رہا ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان کامیابیوں کو بڑے پیمانے پر والدین تک پہنچانے کی مؤثر کوشش کم نظر آتی ہے۔ اگر ایک اچھا مراٹھی میڈیم اسکول خاموشی سے کام کرتا رہے اور اس کے مقابلے میں ایک نجی اسکول مسلسل اپنی تشہیر کرتا رہے تو والدین کا جھکاؤ فطری طور پر دوسری طرف ہوسکتا ہے۔

مراٹھی زبان کے تحفظ کے نام پر سیاست کرنے والی جماعتوں کو اس بنیادی سوال کا جواب دینا ہوگا کہ مراٹھی اسکولوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے انہوں نے عملی طور پر کیا کیا؟ یہ سوال صرف اقتدار میں موجود جماعت سے نہیں بلکہ اپوزیشن اور ان تمام سیاسی قوتوں سے بھی ہے، جو مراٹھی شناخت کو اپنی سیاست کا اہم حصہ قرار دیتی ہیں۔ اگر مراٹھی واقعی سیاسی اور ثقافتی شناخت کا مرکز ہے تو اس شناخت کا پہلا مورچہ اسکول ہونا چاہیے، نہ کہ صرف سڑک پر زبان کے استعمال کا مطالبہ۔

حال ہی میں آٹو رکشا اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے مراٹھی جاننے کے معاملے پر بھی بحث ہوئی۔ وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک نے مراٹھی کے استعمال اور ڈرائیوروں کے زبان سیکھنے پر زور دیا، جبکہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے فوری سخت کارروائی کے بجائے ڈرائیوروں کو مراٹھی سیکھنے کے لیے ایک سال کی مہلت دینے کی بات کی۔

مقامی زبان سیکھنے کی ترغیب میں کوئی برائی نہیں۔ کسی بھی ریاست میں وہاں کی زبان جاننا سماجی رابطے اور روزمرہ زندگی کے لیے فائدہ مند ہے۔ لیکن زبان کے فروغ اور زبان کے نام پر خوف پیدا کرنے کے درمیان ایک واضح لکیر ہونی چاہیے۔ ابو عاصم اعظمی جیسے رہنماؤں کا بھی موقف رہا ہے کہ مقامی زبان سیکھنے میں کوئی قباحت نہیں، لیکن تشدد، دھمکی یا دباؤ کے ذریعے زبان مسلط کرنا قابل قبول نہیں۔ یہ اصول صرف مراٹھی کے لیے نہیں بلکہ ہر زبان کے لیے ہونا چاہیے۔ مراٹھی کے مسئلے کو صرف غیر مراٹھی بولنے والوں کے خلاف شکایت بنادینا بھی حقیقت سے فرار ہوگا۔ اس سے زیادہ اہم سوال یہ ہے کہ مراٹھی معاشرے کے اندر خود مراٹھی زبان کا مقام کیا رہ گیا ہے؟ اگر مراٹھی گھرانے اپنے بچوں کو بڑے پیمانے پر انگریزی میڈیم اسکولوں میں بھیج رہے ہیں، اگر مراٹھی پڑھنے والے طلبہ کی تعداد کم ہورہی ہے، اگر کئی مراٹھی اسکول طلبہ کی کمی سے دوچار ہیں، تو اس کے لیے صرف غیر مراٹھی آبادی کو ذمہ دار قرار دینا مسئلے کو غلط سمت میں لے جائے گا۔

زبان صرف سرکاری حکم سے زندہ نہیں رہتی۔ زبان گھر میں بولی جاتی ہے، اسکول میں پڑھی جاتی ہے، کتاب میں زندہ رہتی ہے، تھیٹر کے اسٹیج پر سنائی دیتی ہے، فلموں اور ٹیلی ویژن میں استعمال ہوتی ہے، بازار اور محلے میں برتی جاتی ہے اور نئی نسل کی تخلیقی زندگی کا حصہ بنتی ہے۔ مراٹھی کو اسی مکمل دائرے میں مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ مراٹھی ادب کی تاریخ ہندوستانی زبانوں کے ادب میں انتہائی اہم مقام رکھتی ہے۔ سنت روایت سے لے کر جدید مراٹھی ناول، افسانہ، شاعری، ڈراما اور تنقید تک ایک وسیع ادبی سرمایہ موجود ہے۔ مراٹھی کے عظیم ادیبوں اور شاعروں نے سماجی اصلاح، ذات پات، غربت، عورت، مزدور، شہری زندگی اور انسانی رشتوں جیسے موضوعات پر گہرا کام کیا۔ یہ ادب صرف مراٹھی بولنے والوں کا سرمایہ نہیں بلکہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیبی میراث کا حصہ ہے۔

اسی طرح مراٹھی اسٹیج نے بھی زبان کو زندہ رکھنے میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ مراٹھی تھیٹر کی روایت نے نہ صرف بہترین ڈرامہ نگار اور اداکار پیدا کیے بلکہ سماجی اور سیاسی سوالات کو عوام تک پہنچانے کا ایک مؤثر ذریعہ بھی فراہم کیا۔ ممبئی اور مہاراشٹر کے تھیٹروں میں آج بھی مراٹھی ڈرامے پیش ہوتے ہیں، لیکن نئی نسل کو اس ادبی اور تھیٹر روایت سے جوڑنے کے لیے مزید منظم کوشش کی ضرورت ہے۔ یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے: کیا مراٹھی ادب اور تھیٹر کی مقبولیت کو اسکول کی تعلیم سے جوڑا جاسکتا ہے؟ کیوں نہ مراٹھی میڈیم اسکولوں میں جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کے ساتھ مراٹھی ادب، تھیٹر، فلم، صحافت اور تخلیقی تحریر کو بھی نئی شکل میں متعارف کرایا جائے؟ بچوں کو یہ احساس دلانا ہوگا کہ مراٹھی صرف امتحان کا مضمون نہیں بلکہ تخلیق، روزگار، اظہار اور شناخت کی زبان بھی ہوسکتی ہے۔

زبان کے تحفظ کا مطلب یہ نہیں کہ دوسری زبانوں سے دشمنی کی جائے۔ مہاراشٹر میں اردو، ہندی، گجراتی، تمل، تیلگو، کنڑ، ملیالم اور دیگر زبانیں بولنے والے لوگ دہائیوں سے رہتے آئے ہیں۔ ممبئی کی اصل طاقت ہی اس کی کثیر لسانی اور کثیر ثقافتی شناخت ہے۔ مراٹھی کو مضبوط کرنے کا بہترین راستہ دوسری زبانوں کو کمزور کرنا نہیں بلکہ مراٹھی کو اتنا مضبوط، جدید اور باوقار بنانا ہے کہ لوگ اسے سیکھنا اپنے لیے فائدہ سمجھیں۔ اس مقصد کے لیے حکومت کو مراٹھی میڈیم اسکولوں کا جامع آڈٹ کرنا چاہیے۔ کہاں طلبہ کم ہوئے، کہاں اساتذہ کی کمی ہے، کہاں عمارت خراب ہے، کہاں والدین اسکول تبدیل کررہے ہیں اور کہاں اسکول کامیاب ہے، اس کا باقاعدہ مطالعہ ہونا چاہیے۔ کامیاب مراٹھی اسکولوں کے ماڈل کو دوسرے اسکولوں تک پہنچایا جائے۔ اساتذہ کی خالی اسامیاں جلد پُر کی جائیں، جدید لیب اور ڈیجیٹل سہولیات فراہم کی جائیں اور مراٹھی میڈیم کے طلبہ کے لیے اعلیٰ تعلیم اور روزگار کے راستوں کی واضح معلومات فراہم کی جائیں۔

ساتھ ہی حکومت کو یہ بھی سوچنا ہوگا کہ صرف مراٹھی میڈیم ہی کیوں؟ مراٹھی کو انگریزی میڈیم اسکولوں میں بھی مضبوط مضمون کے طور پر پڑھانے کی پالیسی بنائی جاسکتی ہے۔ اگر ایک بچہ انگریزی میڈیم میں پڑھ رہا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے مراٹھی سے محروم کردیا جائے۔ اسے اچھی مراٹھی پڑھائی، لکھی اور بولی جائے تو زبان کا دائرہ وسیع ہوسکتا ہے۔ مراٹھی زبان کے فروغ کی سب سے مؤثر مہم شاید وہ ہوگی جس میں کسی کو دھمکایا نہ جائے بلکہ مراٹھی کی کشش پیدا کی جائے۔ مراٹھی ادب کی نئی کتابیں بچوں تک پہنچائی جائیں، اچھے مراٹھی ڈرامے اسکولوں تک لائے جائیں، فلم اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر معیاری مراٹھی مواد تیار کیا جائے، مراٹھی میں سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کا مواد آسان زبان میں دستیاب ہو اور نوجوانوں کو یہ بتایا جائے کہ مادری یا علاقائی زبان میں تعلیم حاصل کرنا جدید دنیا سے کٹ جانا نہیں ہے۔

یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ مراٹھی معاشرہ خود اپنی زبان کے ساتھ کس قدر سنجیدہ ہے۔ اگر والدین اپنے بچوں سے گھر میں مراٹھی کم بولیں، مراٹھی کتابیں نہ خریدیں، مراٹھی اخبار اور رسائل نہ پڑھیں اور بچوں کو مراٹھی ادب و تھیٹر سے دور رکھیں تو صرف سیاسی تقریریں زبان کو زندہ نہیں رکھ سکتیں۔ زبان کے تحفظ کی پہلی ذمہ داری اس کے بولنے والوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔ سنجے دت کے واقعے کو بھی اسی وسیع تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ کسی اداکار کا مذاق یا کسی شخص کی ایک غلط فہمی زبان کے مستقبل کا مسئلہ نہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ کیا ہم مراٹھی کو ایسی زبان بنارہے ہیں جسے لوگ محبت، ضرورت اور فخر کے ساتھ سیکھیں؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر زبان کے لیے سختی کی ضرورت کم ہوجائے گی۔ اور اگر جواب نہیں ہے تو محض سیاسی نعروں سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

مراٹھی کے نام پر سیاست کرنے والوں کے سامنے آج ایک تاریخی موقع ہے۔ وہ زبان کو شناخت کی کشمکش سے نکال کر تعلیم، ادب، تھیٹر، روزگار، ٹیکنالوجی اور جدید شہری زندگی سے جوڑ سکتے ہیں۔ انہیں یہ طے کرنا ہوگا کہ مراٹھی کا مستقبل صرف سائن بورڈ، سرکاری حکم یا سیاسی جلسے میں ہے یا اسکول کے کلاس روم، گھر کی گفتگو، کتاب، تھیٹر اور نئی نسل کے خوابوں میں بھی۔

آخرکار زبان کسی حکم سے نہیں، استعمال سے زندہ رہتی ہے۔ مراٹھی کو اگر واقعی مہاراشٹر کی زندگی کی زبان بنائے رکھنا ہے تو اس کے اسکول بچانے ہوں گے، اساتذہ مضبوط کرنے ہوں گے، ادب کو نئی نسل تک پہنچانا ہوگا، مراٹھی تھیٹر کو نئے سامعین دینا ہوں گے، جدید علوم کا خزانہ مراٹھی میں پیدا کرنا ہوگا اور سب سے بڑھ کر مراٹھی معاشرے کے اندر اپنی زبان کے بارے میں اعتماد پیدا کرنا ہوگا۔ آج سوال یہ نہیں کہ ایک آٹو ڈرائیور مراٹھی جانتا ہے یا نہیں۔ اس سے کہیں بڑا سوال یہ ہے کہ کل مراٹھی میڈیم اسکول میں کتنے بچے ہوں گے، مراٹھی میں کتنی کتابیں پڑھی جائیں گی، کتنے نوجوان مراٹھی میں تخلیق کریں گے اور کتنے گھر اپنے بچوں کے مستقبل کے ساتھ مراٹھی زبان کو بھی جوڑیں گے۔ اگر ان سوالوں کا جواب تلاش نہ کیا گیا تو مراٹھی کے تحفظ کے بلند دعوے اور زمین پر بند ہوتے مراٹھی اسکولوں کے درمیان کا تضاد مزید گہرا ہوتا جائے گا۔

javedjamaluddin@gmail.com
9867647741

برکس ممالک کے سربراہان سے پی ایم مودی کی اہم ملاقات

اجلاس سے عین قبل پی ایم مودی کی ابوظبی، ملیشیا اور ایتھوپیا کے سربراہان سے تبادلہ خیال، ملائیشیا و ایتھوپیا نے ہندوستان سے دفاعی سامان خریدنے میں دلچسپی ظاہر کی

نئی دہلی۔(ایجنسی) ہندوستان میں جاری برکس اجلاس کی گونج پوری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ اس اعلیٰ سطحی اجلاس کا باضابطہ آغاز ہو چکا ہے، لیکن اس سے پہلے ہی ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی نے کئی ممالک کے سربراہان سے ملاقات کر کچھ اہم پیش رفت کا اشارہ دیا ہے۔ 12 ستمبر کو برکس اجلاس میں شرکت کے لیے بھارت منڈپم پہنچنے سے پہلے پی ایم مودی ابوظبی، ملیشیا اور ایتھوپیا کے سربراہان سے بامعنی ملاقات کی ہے، جس کے متعلق میڈیا میں خوش آئند خبریں سامنے آ رہی ہیں۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق پی ایم مودی نے آج برکس اعلیٰ سطحی اجلاس سے قبل ابوظبی کے ولی عہد شیخ خالد بن محمد بن زاید آل نہیان سے ملاقات کی۔ دونوں لیڈران نے ہندوستان-یو اے ای وسیع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے پر زور دیا جو سیاسی، ثقافتی، تجارتی، توانائی اور رابطہ عامہ کے رشتوں پر مبنی ہے۔ اس میٹنگ کے دوران پی ایم مودی نے ہندوستان کی صدارت میں برکس میں یو اے ای کی فعالیت و تعمیری شراکت داری کی تعریف بھی کی۔ دونوں لیڈران نے برکس کے ذریعہ مشترکہ مفادات اور ترجیحات کو آگے بڑھانے پر اتفاق رائے ظاہر کیا۔

وزیر اعظم نے ہندوستان کی صدارت میں برکس میں یو اے ای کی فعال اور تعمیری شمولیت کی تعریف کی۔ دونوں رہنماؤں نے ہندوستان کی صدارت کے دوران برکس میں حاصل ہونے والے مثبت نتائج کا استقبال کیا۔ انہوں نے مشترکہ مفادات اور ترجیحات کو آگے بڑھانے نیز برکس تعاون کو مضبوط کرنے کے لیے پلیٹ فارم پر مل کر کام جاری رکھنے پر رضامندی ظاہر کی۔ دونوں رہنماؤں نے مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعلقات میں ہونے والی پیش رفت کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے یو اے ای کی انٹرنیشنل ہولڈنگ کمپنی کی جانب سے اوڈیشہ میں 11.5 ارب ڈالر کے مربوط گرین فیلڈ ایلومینیم پروجیکٹ میں سرمایہ کاری کے اعلان کا استقبال کیا۔ اسے ہندوستان کا سب سے بڑا مربوط ایلومینیم سرمایہ کاری بتایا گیا۔ اس منصوبے سے اوڈیشہ کے عالمی ایلومینیم مینوفیکچرنگ مرکز کے طور پر ابھرنے کی امید ہے۔ اس ملاقات نے ہندوستان اور یو اے ای کے درمیان باقاعدہ اعلیٰ سطحی رابطوں کی روایت اور دونوں ممالک کے تعلقات کو آگے بڑھانے والی رفتار کا بھی اعادہ کیا۔

موصولہ اطلاع کے مطابق اس میٹنگ میں دو فریقی تعلقات میں ہوئی پیش رفت کا بھی تجزیہ ہوا۔ خاص طور سے یو اے ای کی انٹرنیشنل ہولڈنگ کمپنی کے ذریعہ اوڈیشہ میں 11.5 ارب ڈالر کے انٹگریٹیڈ گرین فیلڈ ایلومینیم پروجیکٹ میں سرمایہ کاری کے اعلان کا استقبال کیا گیا۔ اسے ہندوستان کی سب سے بڑی انٹگریٹیڈ ایلومینیم سرمایہ کاری بتایا گیا ہے، جس سے اوڈیشہ کو عالمی ایلومینیم مینوفیکچرنگ سنٹر بنانے میں مدد ملے گی۔ پی ایم مودی اور شیخ خالد بن محمد بن زاید آل نہیان نے دفاعی، خلائی، جوہری توانائی، تکنیکی شعبوں میں تعاون بڑھانے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

ملیشیا اور ایتھوپیا کے سربراہان کے ساتھ بھی پی ایم مودی کی میٹنگ کو انتہائی مفید بتایا جا رہا ہے۔ ملیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم اور ایتھوپیا کے وزیر اعظم ابی احمد کے ساتھ پی ایم مودی کی ہوئی دو فریقی ملاقاتوں میں رشتوں کو نئی سمت دینے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق دونوں ہی ممالک نے ہندوستان کے ساتھ دفاعی تعاون مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ ہندوستان سے دفاعی سامان و اسلحوں کی خریداری میں بھی دلچسپی ظاہر کی ہے۔ گفتگو کے دوران انور ابراہیم اور ابی احمد دونوں نے ہی فوجیوں کی مشترکہ تربیت اور دفاعی شعبہ میں صلاحیت بڑھانے پر بھی زور دیا۔ دونوں ہی ممالک نے ہندوستانی صنعت اور سرمایہ کاری کا استقبال کیا، جبکہ ایتھوپیا نے خاص طور سے ہندوستانی کانکنی کمپنیوں کے لیے مواقع کا استقبال کیا۔ ملیشیا کے ساتھ بات چیت میں سیمی کنڈکٹر شعبہ میں تعاون اور سرمایہ کاری کے مواقع پر خصوصی توجہ دی گئی۔

نریندر مودی نے آسیان-ہندوستان تعلقات کو مضبوط کرنے میں ملائیشیا کے مسلسل تعاون کی تعریف کی۔ دونوں رہنماؤں نے مشترکہ مفادات سے جڑے اہم علاقائی اور عالمی امور پر بھی خیالات کا تبادلہ کیا۔ انہوں نے ہندوستان-ملائیشیا جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو آگے بڑھانے کے اپنے عزم کو دہرایا۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ نریندر مودی کی ایتھوپیا اور ملائیشیا کے ساتھ ہوئی دوطرفہ میٹنگوں سے ہندوستان کے ان دونوں ممالک کے ساتھ تعلقات کو نئی سمت ملی ہے۔ دونوں ممالک نے ہندوستان کے ساتھ دفاعی تعاون کو مزید مضبوط کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ میٹنگ میں فوجی اہلکاروں کی مشترکہ تربیت اور ہندوستان سے دفاعی سامان خریدنے پر بھی بات چیت ہوئی۔ دونوں ممالک نے ہندوستانی کمپنیوں اور سرمایہ کاری کا استقبال کیا۔ ایتھوپیا نے خاص طور پر ہندوستانی کانکنی کمپنیوں کا استقبال کیا۔ ملائیشیا کے ساتھ سیمی کنڈکٹر کے شعبے میں تجارتی اور سرمایہ کاری کے مواقع پر بات چیت ہوئی۔ اس درمیان دہلی میں منعقد 18 ویں برکس اعلیٰ سطحی اجلاس میں شامل جرمن میڈیا نمائندہ بین نے انتظام و انصرام کی خوب تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ان کی امیدوں سے کہیں بہتر ہے اور تقریب کا انعقاد اب تک بالکل شاندار رہا ہے۔ انہوں نے برازیل اور جنوبی افریقہ میں ہوئے برکس اجلاس کا تجربہ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ اس بار دیا گیا 'میڈیا کٹ' سب سے بہترین ہے، جس میں ویگن سپر فوڈ، کافی، ہاکا مگ، خوبصورت اسکارف، بوتل اور دیگر اشیا شامل ہیں۔

'90 فیصد پانی پینے لائق نہیں'

کانگریس صدر کھڑگے نے گجرات کی بی جے پی حکومت پر عائد کیا سنگین الزام

نئی دہلی۔(ایجنسی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے گجرات کی بی جے پی حکومت کو آج اپنے ایک بیان میں عوام مخالف ٹھہرایا ہے۔ ان کا الزام ہے کہ ریاست میں اپنے 27 سالہ دور حکومت میں بی جے پی نے صرف جھوٹے دعوے کیے اور پروپیگنڈا پھیلایا۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کیا ہے، جس میں سی اے جی کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے گجرات حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کچھ گاؤں کا پانی آلودہ ہے اور وہ پینے لائق نہیں ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ "وزیر اعظم مودی کے 'ہر گھر جل' کے دعوے آلودہ پانی میں بہہ گئے ہیں۔" انھوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ریاست میں 90 فیصد پانی کے نمونے پینے کے قابل بھی نہیں پائے گئے۔ کانگریس صدر نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ "جب مودی جی وزیر اعلیٰ تھے، تب 2004 میں 'سجلم-سفلم' منصوبے کا بہت شور شرابہ کیا گیا، لیکن آج بھی گجرات کے لوگ پانی کی ایک بوند کے لیے ترس رہے ہیں۔" انھوں نے الزام لگایا کہ سی اے جی نے 2022 میں 100 فیصد نل کنکشن کے بی جے پی حکومت کے دعوے کی قلعی کھول دی اور 14 لاکھ خاندان اب بھی پانی کا انتظار کر رہے ہیں۔

راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ ہفتہ احمد آباد ضلع کے ڈھولکا میں آلودہ پانی پینے سے کینسر کے سبب 54 افراد کی موت کی خبر سامنے آئی۔ انھوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ سوراشٹر کے کئی علاقے پینے کے پانی کے لیے ترس رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ راجکوٹ اور جام نگر جیسے علاقوں میں لوگ پینے کے پانی کے لیے پریشان ہیں اور کچھ-سوراشٹر میں کسان خشک سالی کے مسئلے کا سامنا کر رہے ہیں۔ کانگریس صدر کا کہنا ہے کہ گجرات کے لوگوں کو 2047 تک 'وکست بھارت' کے خواب دکھائے گئے، لیکن حقیقت میں بی جے پی نے ریاست میں اپنے 28 سالہ دور حکومت کے دوران صرف جھوٹا پروپیگنڈا کیا اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکی۔ کھڑگے نے گجرات کی بی جے پی حکومت پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کے دور حکومت میں نہ تو 'سجلم' (صاف پانی) ہے اور نہ ہی 'سفلم' (پھلوں اور زرخیز فصلوں سے بھرپور)۔ کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل (سی اے جی) نے گجرات میں 'جل جیون مشن' کے نفاذ میں سنگین خامیوں کا انکشاف کیا ہے۔ اس رپورٹ میں منصوبے میں تاخیر، مالی بے ضابطگیوں اور پوری ریاست میں پانی کے معیار کی جانچ میں خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جمعہ کو گجرات اسمبلی کے مانسون اجلاس کے آخری دن سی اے جی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ اس رپورٹ میں پایا گیا ہے کہ جن گاؤں سے پانی کے نمونے لیے گئے، ان میں سے 89 فیصد پانی کے نمونے پینے کے قابل نہیں تھے۔ اسی رپورٹ کو سامنے رکھ کر ملکارجن کھڑگے نے بی جے پی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کیا ہے۔

گلزار سنگھ معاملے میں 15 ستمبر کو ہرپال چیما کی رہائش گاہ کا گھیراؤ کرے گی کانگریس: سچن پائلٹ

چنڈی گڑھ، (یو این آئی) پنجاب کانگریس کے انچارج سچن پائلٹ نے ہفتہ کو کہا کہ پنجاب کانگریس کے رہنما 15 ستمبر کو چنڈی گڑھ میں پنجاب کے وزیر ہرپال سنگھ چیما کی رہائش گاہ تک مارچ نکال کر مرحوم گلزار سنگھ کے اہل خانہ کے لیے انصاف کا مطالبہ کریں گے۔ مسٹر پائلٹ نے کہا کہ گلزار سنگھ نے پنجاب میں مبینہ بے قابو منشیات کے معاملے پر وزیر سے سوالات کیے تھے اور دباؤ و ذہنی اذیت کے بعد مبینہ طور پر زہر کھا کر خودکشی کر لی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ موت سے قبل گلزار سنگھ کی جانب سے ریکارڈ کیے گئے ویڈیو میں وزیر کا نام لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گلزار سنگھ کے اہل خانہ نے آخری رسومات کے دوران انہیں عزت اور وقار نہ دیے جانے کا الزام بھی لگایا ہے۔ انہوں نے پورے معاملے کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس وزیر کو عہدے سے ہٹانے اور معاملے کے تمام پہلوؤں کی مقررہ مدت میں آزادانہ تحقیقات سے کم کچھ بھی قبول نہیں کرے گی۔

'فری بی کلچر' پر شیو سینا یو بی ٹی کا ٹرمپ اور مودی کی سیاست سے موازنہ، کہا 'یہ جمہوریت کے لیے خطرہ'

ممبئی (ایجنسی) شیو سینا (یو بی ٹی) نے ہفتہ کو انتخابات کے وقت 'فری بی کلچر' (مفت تحائف بانٹنے) کی بڑھتی ہوئی عالمی ثقافت پر سخت تنقید کی۔ پارٹی نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی مجوزہ 'ٹرمپ ڈویڈنڈ' منصوبہ اور ہندوستان میں سیاسی جماعتوں کی جانب سے شروع کی گئی فلاحی اسکیموں کے درمیان مماثلتیں بتائیں۔ پارٹی کے ترجمان 'سامنا' میں شائع ایک اداریے میں شیو سینا (یو بی ٹی) الزام عائد کیا کہ امریکہ میں ٹرمپ اور ہندوستان میں وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے فروغ دی گئی 'مفت چیزیں بانٹنے کی ثقافت' (فری بی کلچر) نے جمہوری اقدار کو کمزور کیا ہے اور انسانی وقار کو نقصان پہنچایا ہے۔ اداریے میں کہا گیا ہے کہ جہاں ہندوستان میں 'لاڈلی بہن' اور ریاستوں میں اسی طرح کے فلاحی پروگرام چل رہے ہیں، دوسری جانب اگر ریپبلکن کانگریس کے دونوں ایوانوں پر کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں تو ہر بالغ امریکی کے بینک اکاؤنٹ میں 5,000 ڈالر جمع کرنے کی ٹرمپ کی تجویز بھی انتخابات کے وقت ووٹروں کو لبھانے والا قدم ہی ہے۔ شیو سینا (یو بی ٹی) کے مطابق ٹرمپ کی مجوزہ 'ٹرمپ ڈویڈنڈ' براہ راست نقد رقم کی منتقلی کے ذریعے انتخابی حمایت حاصل کرنے کی کوشش ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسا منصوبہ نافذ کرنے سے امریکی خزانے پر ایک ٹریلین ڈالر سے زیادہ کا بوجھ پڑے گا، جبکہ ملک کا قومی قرض پہلے ہی 40 ٹریلین ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے اور سالانہ مالیاتی خسارہ 1.8 ٹریلین ڈالر ہے۔

اداریے میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ ٹرمپ کے اعلان سے ان کی اپنی پارٹی میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے اور اس تجویز کے مالی اثرات اور اسے نافذ کرنے کے حوالے سے ظاہر کی جانے والی تشویش کی خبروں کا ذکر کیا گیا۔ 'سامنا' میں کہا گیا کہ "اس طرح کی نقد امداد تقسیم کرنے کے لیے کانگریس کی منظوری درکار ہوگی۔ جیسے ہی ٹرمپ نے 000,5 ڈالر کی ادائیگی کا اعلان کیا، ان کی اپنی پارٹی کے رہنما اور وزراء حیران رہ گئے۔ نائب صدر جے ڈی وینس نے واضح طور پر مایوسی کا اظہار کیا اور یہ کہہ کر معاملے کو سنبھالنے کی کوشش کی کہ رقم صرف سخت جانچ پڑتال اور قانونی کارروائی کے بعد ہی تقسیم کی جائے گی، تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ دولت مند بالغ افراد اس کا فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ یہ اسی حکمت عملی کو ظاہر کرتا ہے جسے ہندوستانی حکومت استعمال کرتی ہے، پہلے بڑے بڑے اعلانات کرنا، پھر شرائط اور افسر شاہی کی پیچیدگیوں کا استعمال کر کے ان پر عمل درآمد میں تاخیر کرنا۔"

ہندوستان کی مثال دیتے ہوئے شیو سینا (یو بی ٹی) نے وزیر اعظم مودی کے 2014 کے اس وعدے کا ذکر کیا جس میں ہر ہندوستانی کے بینک اکاؤنٹ میں 15 لاکھ روپے جمع کرنے کی بات کہی گئی تھی، یہ وعدہ اب تک پورا نہیں ہوا ہے۔ پارٹی نے ملک بھر کی ریاستی حکومتوں کی جانب سے اعلان کردہ متعدد فلاحی اسکیموں پر بھی تنقید کی اور کہا کہ ایسے پروگراموں کا استعمال تیزی سے انتخابی حربوں کے طور پر کیا جا رہا ہے۔ پارٹی نے کہا کہ ہندوستان میں بے روزگاری، مہنگائی اور کسانوں کی پریشانی جیسے اہم مسائل اب بھی حل نہیں ہوئے ہیں، جبکہ امریکہ میں بھی ٹرمپ انتظامیہ گھریلو چیلنجوں سے نمٹنے میں ناکام رہی ہے۔

یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ 'مفت چیزیں دینے کی سیاست' ایک عالمی رجحان بن گئی ہے، اداریے میں الزام عائد کیا گیا کہ حکومتیں انتخابات جیتنے کے لیے عوام کے پیسے سے فراہم کی جانے والی مفت سہولیات پر زیادہ انحصار کر رہی ہیں۔

ضمنی انتخابات سے قبل ترنمول کے انتخابی نشان پر حریف گروپوں کی الیکشن کمیشن کے سامنے سماعت

کولکاتا، (یو این آئی) ترنمول کانگریس کے نام اور دو پھول والے انتخابی نشان پر کنٹرول کے معاملے میں ممتا بنرجی کی پارٹی اور اس سے الگ ہونے والے ریتبرت بنرجی کی قیادت والے گروپ کے نمائندوں نے ہفتہ کو الیکشن کمیشن کے سامنے اپنا موقف پیش کیا۔ نندی گرام اور ریجینگر میں 6 اکتوبر کو ہونے والے ضمنی انتخابات کے پیش نظر یہ معاملہ اہم ہو گیا ہے۔ دونوں گروپ پانچ پانچ ارکان پر مشتمل وفود کے ساتھ کمیشن کے سامنے پیش ہوئے اور خود کو اصل ترنمول کانگریس قرار دیا۔ توقع ہے کہ کمیشن یہ فیصلہ کرے گا کہ آئندہ ضمنی انتخابات میں کس گروپ کو پارٹی کے موجودہ نام اور انتخابی نشان استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ 16 ستمبر ہے، جبکہ ووٹوں کی گنتی 9 اکتوبر کو ہوگی۔ مسٹر ریتبرت بنرجی کی قیادت والے گروپ کے وفد نے صبح 11 بجے جبکہ کالی گھاٹ گروپ نے دوپہر 12 بجے کمیشن سے ملاقات کی۔ اجلاس کے بعد مسٹر ریتبرت بنرجی نے محترمہ بنرجی کی قیادت والی تنظیم کے کام کاج پر تنقید کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ پارٹی دستاویزات اور تنظیمی طریقہ کار کی خاطر خواہ پروا کیے بغیر صرف محترمہ بنرجی کی خواہش کے مطابق پارٹی چلائی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "نہ کھاتا نہ بہی، جو ممتا بنرجی کہیں وہی صحیح۔ اس طرح کوئی جمہوری پارٹی نہیں چلائی جا سکتی۔ ترنمول کسی کی آبائی جائیداد نہیں ہے۔ یہ زمینی سطح کے کارکنوں کی پارٹی ہے۔" انہوں نے کہا کہ ان کے گروپ نے دستاویزات کی بنیاد پر کمیشن کے سامنے اپنا موقف پیش کیا ہے اور انہیں یقین ہے کہ الیکشن کمیشن ان کی دلیلوں پر غور کرے گا۔ ذرائع کے مطابق ریتبرت گروپ نے ترنمول کی ورکنگ کمیٹی کے کام کاج سے متعلق دستاویزات کمیشن کو سونپے ہیں۔ ان میں پہلے اور اب ورکنگ کمیٹی کے اجلاس منعقد کرنے کے طریقہ کار سے متعلق ریکارڈ بھی شامل ہیں۔ مسٹر ریتبرت بنرجی نے کمیشن کو پیش کیے گئے دستاویزات کی تفصیلات بتانے سے گریز کیا۔ ترنمول کے وفد کی ملاقات کے بعد ترنمول رہنما کلیان بنرجی نے کہا کہ کمیشن حتمی فیصلہ لینے سے قبل عبوری حکم جاری کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترنمول نے کمیشن کے سامنے اپنا موقف پیش کر دیا ہے اور اس سے کوئی نیا دستاویز طلب نہیں کیا گیا ہے۔ اس دوران اس امکان پر بھی بحث ہو رہی ہے کہ کمیشن ضمنی انتخابات تک دو پھول والے انتخابی نشان کو عارضی طور پر ضبط کر کے دونوں گروپوں کو عارضی نام اور انتخابی نشان الاٹ کر سکتا ہے۔ مسٹر کلیان بنرجی نے مسٹر ریتبرت بنرجی پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ انہوں نے ترنمول کانگریس کو وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کو "بیچ دیا" ہے اور وہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

گنیش اتسو پر شراب کی فروخت پر پابندی کو لے کر بامبے ہائی کورٹ سخت، پونے میں پابندی 10 سے گھٹا کر 2 دن کی گئی

پونے میں گنیش اتسو کے دوران شراب کی فروخت پر 10 دنوں تک پابندی عائد کرنے کے انتظامیہ کے فیصلے پر بامبے ہائی کورٹ نے سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ عدالت کے اعتراض کے بعد پونے انتظامیہ نے اپنے فیصلے میں تبدیلی کی ہے۔ اب ضلع میں گنیش اتسو کے دوران شراب کی فروخت پر 10 دنوں کے بجائے صرف 2 دنوں کی پابندی رہے گی۔ دراصل گنیش اتسو کے پیش نظر پونے انتظامیہ نے ضلع میں 10 دنوں تک شراب کی فروخت پر پابندی عائد کرنے کا حکم جاری کیا تھا۔ انتظامیہ کے اس فیصلے کے بعد شراب فروشوں اور ہوٹل کاروباریوں نے بامبے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ 10 دنوں تک شراب کی فروخت بند رہنے سے کاروبار پر بڑا اثر پڑے گا۔

معاملے کی سماعت کے دوران ہائی کورٹ نے انتظامیہ سے سوال کیا کہ اگر گنیش اتسو کے دوران شراب کی فروخت پر پابندی لگانا ضروری ہے تو صرف پونے ضلع میں ہی 10 دنوں کے لیے پابندی کیوں لگائی گئی؟ عدالت نے ممبئی اور مہاراشٹر کے دوسرے حصوں کا بھی ذکر کرتے ہوئے انتظامیہ کے فیصلے پر سوال اٹھایا۔ سماعت کے دوران عدالت کے سخت تبصرے کے بعد انتظامیہ کو فیصلے میں تبدیلی کرنی پڑی۔ ابتدائی حکم میں جہاں 10 دنوں تک شراب کی فروخت پر پابندی لگائی گئی تھی، وہیں اب اسے کم کر کے صرف 2 دن کر دیا گیا ہے۔ یعنی گنیش اتسو کے دوران پونے میں اب پورے 10 دنوں تک شراب کی دکانیں بند نہیں رہیں گی۔ انتظامیہ کے نئے فیصلے کے مطابق صرف 2 دن شراب کی فروخت پر پابندی عائد رہے گی۔ اس پورے معاملے میں بامبے ہائی کورٹ کے اعتراض کے بعد انتظامیہ کے ذریعہ فیصلہ تبدیل کرنا، بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ شراب فروشوں اور ہوٹل کاروباریوں کو بھی اس فیصلے سے راحت ملی ہے۔ وہیں عدالت کے فیصلے نے یہ معاملہ بھی موضوع بحث لا دیا ہے کہ تہواروں کے دوران شراب بندی کے فیصلے مختلف علاقوں میں کس بنیاد پر لیے جاتے ہیں۔

دہلی عمارت حادثے کے ملزم شبھم کی پیشگی ضمانت عرضی خارج

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی کے ستیہ نکیتن میں 5 منزلہ عمارت منہدم ہونے کے معاملے میں پٹیالہ ہاؤس کورٹ نے پی جی چلانے والے ملزم شبھم تیاگی کو پیشگی ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ معاملے کی تفتیش ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے اور ملزم کو حراست میں لے کر پوچھ تاچھ ضروری ہے۔ واضح رہے کہ اس حادثے میں 7 افراد کی موت ہوئی تھی۔ ایڈیشنل سیشن جج سوربھ پرتاپ للیر نے شبھم تیاگی کی پیشگی ضمانت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے کہا کہ معاملے کے حالات ملزم کو راحت دینے کے حق میں نہیں ہیں۔ عدالت کے سامنے یہ بات بھی سامنے آئی کہ تیاگی نے اپنی ضمانت کی درخواست میں دوسری اور تیسری منزل سے متعلق کرایے کے معاہدے کا ذکر نہیں کیا تھا۔ تفتیشی ایجنسی نے سماعت کے دوران یہ معاہدہ عدالت میں پیش کیا۔ اس معاہدے کے مطابق شبھم تیاگی نے اسی عمارت کی دوسری اور تیسری منزل بھی کرایے پر لی تھی۔ پٹیالہ ہاؤس کورٹ نے پایا کہ شبھم تیاگی اور شریک ملزم سدھانشو کے کرایے کے دونوں معاہدے 6 ستمبر 2025 کو چند منٹ کے وقفے سے تیار کیے گئے تھے۔ دونوں دستاویزات ایک ہی اسٹامپ وینڈر اکاؤنٹ سے تیار کیے گئے تھے۔ خاص بات یہ تھی کہ دونوں نے ایک دوسرے کے کرایے کے معاہدے پر بطور گواہ دستخط کیے تھے۔ عدالت نے کہا کہ یہ پوری صورتحال سدھانشو کے تنہا پی جی چلانے کے بجائے دونوں کے درمیان شراکت داری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس معاملے میں زخمی طالب علم نتیش چھبے کے بیان کا بھی عدالت نے ذکر کیا۔ طالب علم نے بتایا کہ اس نے دونوں ملزمین سے ماہانہ 14500 روپے کرایے پر رہنے کی جگہ لی تھی۔ طالب علم کے مطابق پی جی میں رہنے والے طلباء نے جب گراؤنڈ فلور پر تعمیراتی کام، شور اور لوہے کی راڈ کاٹے جانے کے بارے میں شکایت کی تو دونوں ملزمین نے کہا تھا کہ مرمت کا کام چل رہا ہے اور پی جی کو بیسمنٹ تک بڑھایا جائے گا۔ الزام ہے کہ زیادہ شکایت کرنے پر طلباء کو پی جی سے نکالنے کی دھمکی بھی دی گئی تھی۔

شبھم تیاگی نے عدالت میں خود کو دہلی بار کونسل میں رجسٹرڈ وکیل بتایا اور کہا کہ وہ پٹیالہ ہاؤس کورٹ میں پریکٹس کرتا ہے۔ اس کا دعویٰ تھا کہ وہ سدھانشو کا صرف دوست تھا اور اس نے پی جی کے کاروبار میں رقم لگائی تھی۔ عمارت کی ملکیت یا اس کے ڈھانچے پر کوئی کنٹرول نہیں تھا، لیکن عدالت نے کہا کہ دستیاب مواد سے وہ عمارت سے بالکل ناواقف شخص نہیں لگتا۔ کرایے کے دستاویز کو ضمانت عرضی میں ظاہر نہ کرنا بھی عدالت کے لیے اہم بات رہی۔

زومیٹو اب 'کیش آن ڈیلیوری' پر وصول کرے گا زیادہ رقم، مہنگائی میں صارفین کی جیب کاٹنے کا اعلان!

نئی دہلی۔(ایجنسی) آن لائن فوڈ ڈیلیوری پلیٹ فارم زومیٹو نے اب 'کیش آن ڈیلیوری' (سی او ڈی) کا آپشن منتخب کرنے والے صارفین سے 5 روپے سے 20 روپے تک اضافی چارج لینا شروع کر دیا ہے۔ بڑھتی ہوئی مسابقت اور آمدنی کے ذرائع کو مضبوط کرنے کی حکمت عملی کے تحت کمپنی اب آرڈر کے دوران ادائیگی کے طریقے سے بھی کمائی کرنے کی سمت میں قدم بڑھا رہی ہے۔ کمپنی کے ایپ پر دکھائی دینے والی بل کی تفصیلات کے مطابق 'پے آن ڈیلیوری فیس' نام سے یہ فیس الگ سے شامل کی جا رہی ہے۔ یہ فیس صرف ان صارفین پر نافذ ہو رہی ہے جو آن لائن ادائیگی کے بجائے ڈیلیوری کے وقت نقد ادائیگی کا آپشن منتخب کرتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق زیادہ تر معاملات میں یہ فیس 5 روپے ہے، حالانکہ کچھ آرڈرز میں صارفین سے 7 روپے اور کچھ معاملات میں 20 روپے تک بھی وصولے گئے ہیں۔ یہ نئی فیس زومیٹو کے پہلے سے نافذ پلیٹ فارم فیس، ریسٹورنٹ کی جانب سے وصول کی جانے والی پیکیجنگ فیس اور جی ایس ٹی سے الگ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ 'کیش آن ڈیلیوری' آپشن منتخب کرنے والے صارفین کو اب مجموعی بل میں ایک اضافی رقم بھی ادا کرنی پڑے گی۔ دوسری جانب آن لائن ادائیگی کرنے والے صارفین سے یہ فیس نہیں لی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ زومیٹو روزانہ تقریباً 23 لاکھ سے 25 لاکھ فوڈ آرڈر پروسیس کرتا ہے۔ ایسے وقت میں جب ریپیڈو کا 'فوڈ ڈیلیوری برانڈ اونلی' تیزی سے بازار میں اپنی موجودگی بڑھا رہا ہے اور فلپ کارٹ بھی اپنے 'ایٹ اِن' فوڈ ڈیلیوری پلیٹ فارم کا تجربہ کر رہا ہے، زومیٹو آمدنی کے نئے ذرائع کی تلاش میں ہے۔ غور طلب ہے کہ فوڈ ڈیلیوری کمپنیوں نے 2023 میں پہلی بار پلیٹ فارم فیس عائد کرنا شروع کی تھی۔ اس کی شروعات سوئیگی نے 2 روپے فی آرڈر سے کی تھی۔ بعد میں کمپنی نے پلیٹ فارم فیس میں مسلسل اضافہ کیا اور رواں سال اسے 12.50 روپے سے بڑھا کر 14.99 روپے فی آرڈر کر دیا۔ اس پر جی ایس ٹی الگ سے لیا جاتا ہے۔ موجودہ آرڈر والیوم کو دیکھتے ہوئے فیس میں معمولی اضافہ بھی کمپنی کے لیے سالانہ بنیاد پر سینکڑوں کروڑ روپے کی اضافی آمدنی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس دوران زومیٹو حالیہ مہینوں میں اخراجات پر قابو پانے اور آپریشنل تنظیم نو پر بھی کام کر رہی ہے۔

'پشکر سنگھ دھامی حکومت نے اتراکھنڈ کو 122 کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا'، کانگریس کا سنگین الزام

دہرادون (ایجنسی) اتراکھنڈ کانگریس نے ریاست کی بی جے پی حکومت اور وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی پر سرکاری زمینوں کے معاملے میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ کانگریس لیڈر اور اتراکھنڈ میں چارج شیٹ کمیٹی کے سربراہ کرن مہارا نے ایک پریس کانفرنس میں الزام لگایا کہ ریاست میں 'انویسٹمنٹ میٹ' کے نام پر ڈرامہ کیا گیا اور اس کی آڑ میں سرکاری زمینیں باہر کے لوگوں کو انتہائی کم قیمت پر دینے کی بنیاد تیار کی گئی۔ کرن مہارا نے میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ سڈکل سے متصل چھرپا علاقہ میں 325 بیگھا زمین حاصل کی گئی تھی، جس کا مقصد چھوٹے صنعت کاروں اور کاروباریوں کو اپنا کاروبار شروع کرنے کے لیے زمین فراہم کرنا تھا، لیکن چھوٹے صنعت کاروں کو وہاں کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پہلے اس زمین کو اتر پردیش کے ایک تعلیمی ادارے کو دینے کی کوشش کی گئی، لیکن جب یہ معاملہ طے نہیں ہو سکا تو بعد میں اسے پیٹرولیم یونیورسٹی، یو پی ای ایس بدھولی کے حوالے کر دیا گیا۔

کانگریس لیڈر نے دعویٰ کیا کہ اس وقت اس زمین کی بازار قیمت تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے فی بیگھا ہے، لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اسے صرف 37.65 لاکھ روپے فی بیگھا کے حساب سے پیٹرولیم یونیورسٹی کے حوالے کر دیا گیا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر حکومت کو یہ زمین فروخت ہی کرنی تھی تو اس کے لیے کھلی نیلامی کرائی جانی چاہیے تھی اور زمین ان لوگوں کو دی جانی چاہیے تھی جو وہاں ادارہ قائم کرنا چاہتے تھے۔ کرن مہارا کے مطابق اس معاملے میں سب سے بڑا کھیل یہ ہوا کہ جس دن 325 بیگھا زمین 122.36 کروڑ روپے میں یونیورسٹی کو دی گئی، اس کے صرف 3 ماہ بعد ہی سرکل ریٹ میں ترمیم کر دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ نئے سرکل ریٹ کے مطابق اس زمین کی قیمت 75.20 لاکھ روپے فی بیگھا ہو گئی اور مجموعی طور پر اس زمین کی مالیت تقریباً 244 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔

کانگریس لیڈر نے الزام لگایا کہ اگر سرکل ریٹ کے مطابق معاملے کا جائزہ لیا جائے تو پشکر سنگھ دھامی کی حکومت نے ریاست کو تقریباً 122 کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا ہے۔ کانگریس نے سوال کیا کہ سرکاری زمین کی قیمت کا تعین کس بنیاد پر کیا گیا اور سرکل ریٹ میں ترمیم سے پہلے زمین کو کم قیمت پر دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ پریس کانفرنس میں کرن مہارا نے سڈکل میں اسپتال کے لیے زمین مختص کرنے کے ایک دوسرے معاملے کو بھی اٹھایا۔ انہوں نے بتایا کہ سڈکل میں 23,137 مربع میٹر زمین اسپتال کے لیے دینے کی بات ہوئی تھی اور اس کے لیے 13 دسمبر 2024 کو ٹینڈر جاری کیا گیا تھا۔ ان کے مطابق کچھ عرصے بعد وزیر اعلیٰ دھامی نے محکمہ صحت کو اطلاع دیے بغیر فروری 2025 میں اس بولی کو منسوخ کر دیا اور بعد میں یہ کام 'سکہ ڈیولپرس' نامی کمپنی کو دینے کا معاملہ سامنے آیا۔

کرن مہارا نے اس کمپنی پر سنگین سوالات اٹھاتے ہوئے کہا کہ نوئیڈا ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے اس کمپنی پر 277 کروڑ روپے کا جرمانہ عائد کیا تھا، اس کے 31 فلیٹ سیل کیے گئے تھے اور کمپنی پر آج بھی 208 کروڑ روپے کی واجب الادا رقم باقی ہے۔ اس کمپنی کے خلاف کئی ریاستوں میں بدعنوانی کے مقدمات بھی درج ہیں۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ اس کے باوجود دھامی حکومت نے آر سی نامی کمپنی اور اس سے وابستہ بنبائٹ ایونیو پرائیویٹ لمیٹڈ کو یہ کام دینے کی تجویز رکھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مذکورہ کمپنی کے پاس ہاؤسنگ کے شعبے کا کوئی تجربہ نہیں ہے اور بولی کے وقت کمپنی نے اپنے مالیاتی دستاویزات بھی جمع نہیں کرائے تھے۔

کرن مہارا نے کہا کہ کسی بھی بولی کے عمل میں متعلقہ کمپنی کے تکنیکی اور مالیاتی کاغذات کی جانچ ضروری ہوتی ہے، لیکن ان کے مطابق اس معاملے میں ایسا نہیں کیا گیا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ضروری دستاویزات اور طے شدہ طریقہ کار مکمل کیے بغیر کمپنی کو کام کس طرح دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس پورے معاملے میں حکومت کو تقریباً 250 کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ کانگریس نے اس معاملے میں مکمل شفافیت اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔

راجیش کمار پانڈے نے بہرائچ ڈی ایم کی ذمہ داری سنبھالی

بہرائچ۔ ضلع میں پہنچے آئی اے ایس راجیش کمار پانڈے نے ضلع مجسٹریٹ کی ذمہ داری سنبھال لی ہے۔ عہدہ سنبھالنے کے بعد کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال میں بہتری کے ساتھ ساتھ حکومت کے ویژن کے مطابق کام کرنا ان کی ترجیح اس ضلع کے نوجوانوں کے لیے کچھ اچھا کرنا ہوگی۔ یہ ضلع ایک کلیدی ضلع ہے اور زراعت کے شعبے میں نمایاں ترقی کر سکتا ہے۔ کسانوں اور ذمہ دار حکام کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مزید برآں، اس ضلع میں سیلاب اور کٹاؤ سے نمٹنے کے لیے حکام کے ساتھ حکمت عملی بنا کر کوشش کی جائے گی، کیونکہ کٹاؤ سیلاب سے زیادہ نقصان کا باعث بنتا ہے۔ ریاست کے دیگر اضلاع سمیت سرکاری سطح پر خدمات انجام دینے والے مسٹر پانڈے نے اس ضلع کی ترقی اور عوام کے مسائل کو حل کرنے کا یقین دلایا۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھنونت، اے ڈی ایم (سی آر او)، سٹی مجسٹریٹ، ای او، میونسپل کارپوریشن، اور دیگر افسران موجود تھے۔

مساجد و مدارس اسلامیہ پر بلڈوزر ایکشن دردناک المیہ

مساجد کا تحفظ آئین کی ذمہ داری: مفتی عطاء الرحمن

سہارنپور (احمد رضا) ہندوستانی نظم ونسق مکمل طور سے 1947 کے بعد سے آئین اور جمہوری نظام کے تحت چل رہا ہے اور پھل پھول رہا ہے 1991 تک ملک میں مکمل طور سے جمہوری نظام اور دستور ہند کا وقار بلند رہا لیکن اچانک لال کرشن اڈوانی کے مذہبی رتھ یاترا نے دھیرے دھیرے ملک کے نظم ونسق کے جمہوری ڈھانچے کو تار تار کرتے ہوئے دسمبر 1992 کو بابری مسجد کو پولیس اور عدلیہ کی نرمی کے نتیجہ میں اعلانیہ شہید کر دیا گیا اسی دن سے ملک ہندو شدت پسند گروپ نے ملک کے جمہوری نظام اور دستور ہند کو کچلنا شروع کر دیا مرکز میں نرسمہاراؤ اور ریاست میں ملائم سنگھ یادو سرکار کی نرمی اور پولیس کی بھاری لاپرواہی نے مسلم آبادی کو شدت پسند گروپ کے نشانہ پر لا کھڑا کر دیا جگہ جگہ مسلم مخالف ایکشن بڑھتے گئے حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ بابری مسجد اور ملک کے جمہوری نظام کو پاؤں تلے کچلنے والے ہندو شدت پسند تنظیموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی صرف دکھاوا کیا گیا جبکہ مسلم دہشت گردی اور بم بلاسٹ کے ایشو ہوا دیکر ملک بھر کے لاکھوں مسلم افراد کو تباہ اور برباد کر جیلوں میں ڈال دیا گیا کوئی انصاف نہی کوئی سنوائی نہی صرف اور صرف مسلم مخالف ماحول بنا دیا گیا اور دھیرے دھیرے کانگریس، سماجوادی پارٹی، جنتا پارٹی اور بہوجن سماج پارٹی کی صفو میں شامل ہندو شدت گروہ نے صرف اور صرف مسلم آبادی کو نشانہ پر لا کر 25 کروڑ مسلم آبادی کو نیست ونابود کرنے کے ہندو شدت پسند تنظیموں کے پلان کو تقویت پہنچائی اور 2014 میں بھاجپا کا چولا اوڑھے ہندو شدت پسند تنظیموں نے ملک کے اقتدار پر قبضہ جما لیا سبھی حزب اختلاف جماعتیں خاموش تماشائی بن گئی مسلم افراد کی جانی اور مالی تباہی پر سبھی سیاسی جماعتیں خاموش ہوگئی نتائج سامنے آگئے ہیں مسلم آبادی اور مساجد، مدارس اسلامیہ اور مزارات پر سیدھے حملے شروع ہوگئے ہیں 1952 سے رائج دستور ہند اور جمہوری نظام کو پاؤں تلے کچل دیا گیا ہے اعلانیہ طور سے صدیوں پرانے مدارس اسلامیہ مساجد اور مزارات کو بلڈوزر سے نیست ونابود کیا جارہا ہے عدالتیں انصاف دینے میں کامیاب نہی ہورہی ہے ہر محکمہ میں سرکاری دخل عام ہے ایک نہی ہزاروں مثالیں ملک بھر میں سب کے سامنے کھلی ہوئی کتاب کی صورت میں ظاہر ہیں شرجیل امام اور عمر خالد کے ساتھ ساتھ ملک میں پانچ سال کی مدت میں قریب قریب ہزار سے زائد مسجدوں اور مدرسوں کو منہدم کر دیا گیا ہے اور یہ شرمناک حرکتیں مسلسل جاری ہیں! جامعۃ الشیخ عبدالستار کے رئیس و جمعیت علماء ضلع سہارنپور کے ناظم مولانا مفتی عطاء الرحمن جمیل قاسمی نانکوی نے صدی پرانی کلکٹریٹ مسجد کے انہدام کے واقعہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو مذہبی آزادی اور اپنے مذہب پر عمل کرنے کا بنیادی حق فراہم کرتا ہے اس لئے کسی بھی مذہبی مقام کے معاملے میں قانون اور آئین کے دائرے سے باہر قدم اٹھانا مناسب نہیں بلکہ ایسا کوئی بھی قدم غیر آئینی اور غیر قانونی مانا جائے گا، انہوں نے کہا کہ آئین ہند کا آرٹیکل 25 ہر شخص کو آزادیٔ ضمیر اور اپنے مذہب کو ماننے اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کا حق دیتا ہے جبکہ آرٹیکل 26 مذہبی امور کے انتظام اور مذہبی و رفاہی اداروں کے قیام و انتظام کے حقوق کو تسلیم کرتا ہے۔ مفتی عطاء الرحمن نے کہا کہ آرٹیکل 14 قانون کی نظر میں مساوات اور قانون کے یکساں تحفظ کی ضمانت دیتا ہے اور آئین کا بنیادی مزاج کسی بھی شہری کے ساتھ مذہب کی بنیاد پر ناانصافی کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ مسجد صرف اینٹ، پتھر اور سیمنٹ کی عمارت کا نام نہیں بلکہ مسلمانوں کے لیے عبادت اور دینی وابستگی کا مرکز ہے۔ اگر کسی مذہبی عمارت کے سلسلے میں قانونی یا انتظامی اعتراض موجود ہو تو اس کا فیصلہ آئینی طریقۂ کار، شفاف تحقیقات اور مجاز عدالت کے ذریعے ہونا چاہیے نہ کہ طاقت یا جلد بازی کے ذریعے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کی خوبصورتی اس کے گنگا جمنی تہذیب، مذہبی رواداری اور باہمی احترام میں ہے۔ کسی بھی مذہبی مقام کے حوالے سے ایسا اقدام جو کسی طبقے کے جذبات کو مجروح کرے اس سے سماجی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے۔ اس لیے حکومت اور انتظامیہ کو تمام مذاہب کے مقدس مقامات کے بارے میں یکساں قانون شفافیت اور انصاف کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ مفتی عطاء الرحمن نے کہا کہ مسلمان آئینِ ہند، قانون کی حکمرانی اور عدالتی نظام پر اعتماد رکھتے ہیں اور کسی بھی مسئلے کا حل احتجاجی تصادم کے بجائے قانونی اور جمہوری طریقے سے چاہتے ہیں۔ انہوں نے عوام سے بھی اپیل کی کہ وہ امن و امان برقرار رکھیں اشتعال انگیزی سے بچیں اور اپنے حقوق کے حصول کے لیے آئینی و قانونی راستہ اختیار کریں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ واقعہ کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کرائی جائیں اور اگر کسی سطح پر قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو ذمہ دار افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے تاکہ عوام کا آئین اور قانون پر اعتماد مزید مضبوط ہو۔ آئین کی بالادستی، قانون کی یکساں حکمرانی اور تمام مذاہب کے احترام ہی سے ہندوستان کی وحدت، امن اور بھائی چارہ مضبوط ہوگا۔

نوجوانوں کو دینی تعلیم اور بہتر کردار کی ضرورت: مفتی اختر حسین

سبزپوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار میں مذہبی سمپوزیم منعقد

گورکھپور، سبزپوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار میں عصر حاضر کے چیلنجز اور نوجوانوں کو درپیش مختلف چیلنجز کے حوالے سے ایک مذہبی سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا، مقررین نے بدلتے ہوئے سماجی ماحول، جدید چیلنجز اور نوجوانوں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ قرآن وسنت کی تعلیمات کو شامل کر کے اپنی زندگیوں کو بہتر بنائیں۔ مرکزی مقرر مفتی شہر اختر حسین منانی نے کہا کہ اسلام انسانوں کو ہر حال میں متوازن اور ذمہ دارانہ زندگی گزارنے کا درس دیتا ہے، اگر نوجوان قرآن کی تعلیمات، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور صالح لوگوں کی زندگیوں سے رہنمائی حاصل کرتے رہیں تو وہ مشکل ترین حالات کا بھی بہتر انداز میں مقابلہ کر سکتے ہیں، انہوں نے والدین اور معاشرے کے ذمہ دار افراد سے بھی اپیل کی کہ وہ نوجوانوں کی صحیح رہنمائی کریں، ان کے مسائل کو سمجھیں اور انہیں مثبت سمت دینے کی کوشش کریں، خاندان، تعلیمی ادارے اور معاشرہ نوجوانوں کی بہتر پرورش میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں میں خود اعتمادی، نظم وضبط، ذمہ داری اور انسانیت کا جذبہ پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، انہیں منشیات کی لت، بری صحبت، منفی مواد، اور منفی سوچ سے محفوظ رکھا جائے اور مثبت سرگرمیوں، تعلیم اور سماجی کاموں میں مصروف رہے، انہوں نے سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں احتیاط کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ مفتی اختر حسین نے کہا کہ نوجوان کسی بھی معاشرے اور برادری کی سب سے بڑی طاقت ہوتے ہیں، انہیں آج بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں تعلیم، روزگار، سوشل میڈیا، بدلتے ہوئے طرز زندگی اور سماجی دباؤ شامل ہیں، ایسے ماحول میں صرف جدید معلومات کا حصول کافی نہیں ہے، مثبت سوچ، مضبوط کردار اور اخلاقی اقدار کا حامل ہونا بھی ضروری ہے، ٹیکنالوجی اپنے آپ میں اچھی یا بری نہیں ہے بلکہ اس کا استعمال اسے اچھا یا برا بناتا ہے، اس لیے نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے وقت اور صلاحیتوں کا صحیح استعمال کریں اور تعلیم، سماجی کام اور انسانی خدمت کے شعبوں میں آگے بڑھیں۔ سمپوزیم کا آغاز حافظ رحمت علی نظامی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، حاجی فیض خان، محمد ذیشان، اور محمد زید، حاجی بدر الحسن، سید جاوید علی، مظفر حسنین رومی، آصف، محمد عارف، محمد حسن، روشان، قاری محمد انس نقشبندی، افسران و دیگر لوگ موجود رہے، آخر میں ملک و معاشرے میں امن، بھائی چارے، خوشحالی اور نوجوانوں کے روشن مستقبل کے لیے دعا کی گئی۔

موٹر سائیکل کی ٹکر سے خاتون سمیت تین افراد زخمی: حالت نازک

دیوبند، 12 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیر شام دیوبند تحصیل علاقے کے بھائکھیڑی روڈ پر واقع سوبھری گاؤں کے قریب دو موٹر سائیکلیں آپس میں ٹکرا گئیں۔ حادثے میں خاتون سمیت تین افراد زخمی ہوگئے۔ اطلاع کے مطابق تہار پور گاؤں کا رہنے والا ساگر اپنی بیوی نشا کے ساتھ جولا گاؤں میں واقع ایک تقریب میں شامل ہونے کے لئے بذریعہ موٹر سائیکل جارہا تھا۔ وہیں گاؤں شیخ پورہ قدیم کا رہائشی انیس اپنی موٹر سائیکل پر سوار ہو کر ناگل سے اپنے گھر واپس آرہا تھا۔ جیسے ہی وہ سوبھری گاؤں کے قریب پہنچے تو دونوں بائک آپس میں ٹکرا گئیں۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ سبھی موٹر سائیکل سوار سڑک پر گر کر زخمی ہوگئے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ڈائل 112 پولیس موقع پر پہنچ گئی جس نے 108 ایمبولینس کی مدد سے زخمیوں کو قریبی ہیلتھ سینٹر میں داخل کرایا۔ جہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد ڈاکٹروں نے ساگر اس کی بیوی نشا اور انیس کی سنگین حالت کو دیکھتے ہوئے انہیں بہتر علاج کے لیے ضلع اسپتال ریفر کر دیا۔ پولیس نے واقعہ کی معلومات حاصل کر کے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔

سرکاری اسکیموں کو عوام تک پہنچانا ایک ترجیح ہے: راجیش پانڈے

کسانوں کے مسائل کو لے کر بھارتیہ کسان یونین نے ڈی ایم کو میمورنڈم سونپا

فتح پور۔ کسانوں کے مختلف مسائل اور مطالبات کو لے کر بھارتیہ کسان یونین (ٹکیت گروپ) کے ضلعی صدر نول سنگھ پٹیل کی قیادت میں عہدیداروں نے ضلع مجسٹریٹ کے نام میمورنڈم سونپا۔ بھارتیہ کسان یونین نے کہا کہ کسانوں کے مسائل کو وقتاً فوقتاً حکومت اور انتظامیہ کے سامنے اٹھایا جاتا رہا ہے، لیکن کئی مسائل کا ابھی تک اطمینان بخش حل نہیں ہوسکا ہے۔ تنظیم نے تمام مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرتے ہوئے جلد کارروائی کا مطالبہ کیا۔ میمورنڈم میں کسانوں کی تحریک کے دوران مختلف تھانوں میں درج مقدمات واپس لینے کا مطالبہ نمایاں طور پر اٹھایا گیا۔ اس کے علاوہ ضلع میں بڑھتے جرائم پر مؤثر روک لگانے اور کسانوں کی جان ومال کی حفاظت یقینی بنانے کی بھی مانگ کی گئی۔ کسانوں نے بند پڑی کوآپریٹو سوسائٹیوں کو فوری طور پر شروع کرانے اور ان کے ذریعے وقت پر کھاد دستیاب کرانے کا مطالبہ کیا۔ سبزی منڈیوں میں آڑھتیوں کی جانب سے کسانوں سے وصول کیے جانے والے کمیشن اور کٹوتی پر روک لگانے کے ساتھ گنے، دھان سمیت دیگر زرعی پیداوار کی مناسب قیمت دلانے کی بھی مانگ کی گئی۔ میمورنڈم میں جل جیون مشن کے تحت نامکمل پڑی پانی کی ٹنکیوں کی تعمیر جلد مکمل کرانے اور خراب و خستہ راستوں کی مرمت وتعمیر کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ دیہی علاقوں میں گندگی اور بیماریوں کے مسئلے کے پیش نظر باقاعدگی سے جراثیم کش دوا کا چھڑکاؤ اور نالیوں کی صفائی کرانے پر بھی زور دیا گیا۔ بھارتیہ کسان یونین نے کسانوں سے متعلق محصولات اور اراضی کے مسائل بھی اٹھائے۔ پٹواریوں کی جانب سے کسانوں کے مسائل کے حل میں لاپرواہی برتنے پر کارروائی، حد بندی اور نام و انتقال کے معاملات کے نپٹارے کے لیے وقت مقرر کرنے، نیز حصص کے تعین اور نام کی درستگی کے عمل کو آسان بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ غیر اعلانیہ بجلی کی کٹوتی سے صارفین کو راحت دلانے اور ٹیلی کمیونیکیشن کمپنیوں کے نیٹ ورک کی جانچ کر کے ضروری کارروائی کرنے کا مطالبہ بھی میمورنڈم میں شامل رہا۔ کسانوں نے کہا کہ دیہی علاقوں میں کمزور نیٹ ورک کے باعث لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بھارتیہ کسان یونین نے انتظامیہ سے تمام مطالبات پر جلد مثبت کارروائی کی امید ظاہر کی۔

ایودھیا میں نومبر میں ہوگا شاندار دیپوتسو، انتظامیہ نے تیاریاں شروع کر دیں

ایودھیا: 12 ستمبر (پی این ایس) اپنی شاندار دیپوتسو تقریبات کے لیے مشہور ایودھیا ایک بار پھر نومبر میں دیوں کے عظیم الشان تہوار کے لیے سجنے کو تیار ہے۔ اس موقع پر پورے شہر کو لاکھوں دیوں سے روشن کیا جائے گا۔ تقریب کو کامیابی سے منعقد کرنے کے لیے ضلع انتظامیہ نے حال ہی میں ایک رابطہ اجلاس منعقد کیا، جس میں مختلف محکموں کو ان کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ ڈویژنل کمشنر راجیش کمار نے بتایا کہ اس سال کی تقریب کو مزید بہتر بنانے کے لیے گزشتہ تجربات کی روشنی میں تیاری کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا، ''ایودھیا میں دیپوتسو کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔ اسی سلسلے میں کل ایک رابطہ اجلاس منعقد کیا گیا، جس میں پولیس انتظامیہ کے ساتھ تمام متعلقہ اداروں اور محکموں کو بلایا گیا۔ انہیں ان کی ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔ گزشتہ مرتبہ کے تجربات کی بنیاد پر اس بار مزید بہتری کیسے لائی جا سکتی ہے، اس پر بھی بات چیت ہوئی۔ اس سال بھی ایودھیا میں شاندار دیپوتسو منعقد کیا جائے گا اور اس کی تیاریاں جاری ہیں۔'' انہوں نے مزید بتایا کہ 14 کوسی اور 5 کوسی پرکرما کی تیاریوں کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے اور تمام متعلقہ محکموں کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ راجیش کمار نے کہا، ''سبھی کو ہدایات دی گئی ہیں۔ دیوالی کے آس پاس پورے شہر کی صفائی پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ گھاٹوں اور رام کی پیڑی پر ہونے والے پروگراموں کو مدنظر رکھتے ہوئے وہاں جاری تعمیراتی کام بھی پہلے ہی مکمل کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔'' ایودھیا رینج کے ڈی آئی جی سومین برمانے بتایا کہ تہوار کے پیش نظر سکیورٹی انتظامات بھی شروع کر دیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''ٹریفک یا عام سکیورٹی سے متعلق کسی بھی طرح کی پریشانی نہ ہو، اس کے لیے مضبوط سکیورٹی انتظامات کیے جارہے ہیں۔'' ایودھیا میں ہر سال دیپوتسو کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ یہ تہوار بھگوان رام کے 14 سالہ بن باس کے بعد ایودھیا واپس آنے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ دیپوتسو کے دوران دریائے سریو کے گھاٹوں، مندروں اور شہر کی سڑکوں پر لاکھوں مٹی کے دیے روشن کیے جاتے ہیں، جس سے پورا شہر ایک دلکش منظر پیش کرتا ہے اور دنیا بھر سے سیاح یہاں پہنچتے ہیں۔ 2025 میں بھی ایودھیا میں سریو ندی کے کنارے دیپوتسو کے موقع پر لاکھوں دیے روشن کیے گئے تھے۔ اس دوران 22.23 لاکھ سے زیادہ دیے روشن کیے جانے کے ساتھ ایودھیا کے دیپوتسو نے گنیز ورلڈ ریکارڈ قائم کیا تھا۔

قومی لوک عدالت میں 1,86,995 مقدمات کا تصفیہ

بہرائچ۔ عزت مآب نیشنل لیگل سروسز اتھارٹی، نئی دہلی، اور عزت مآب اتر پردیش اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی، لکھنؤ کی ہدایات کے مطابق اور ضلع جج راجیش کمار سنگھ، ضلع قانونی خدمات اتھارٹی، بہرائچ کے چیئرمین کی قابل قیادت میں، قومی عدالت میں 1,86,995 مقدمات کا تصفیہ کیا گیا۔ قومی لوک عدالت کا افتتاح ڈسٹرکٹ جج راجیش کمار سنگھ نے سول کورٹ کے احاطے میں واقع آڈیٹوریم میں چراغ جلا کر کیا۔ اس موقع پر چیف جسٹس، فیملی کورٹ سنجے کمار، پریذائیڈنگ آفیسر، موٹر ایکسیڈنٹ کلیمز ٹربیونل ہریندر پرساد، چیئرمین مستقل لوک عدالت سریش چندر آریہ، چیئرمین ڈسٹرکٹ کنزیومر ڈسپیوٹ ریڈرسل کمیشن سریش چندر بھارتی، فرسٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج محترمہ شیلی رائے، اسپیشل جج (ایس سی/ایس ٹی ایکٹ) پون کمار ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج پون کمار سنگھ، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راؤ سنگھ راجہ اور دیگر موجود تھے۔ جج/خصوصی جج (ای سی ایکٹ) کویتا نگم، پانچویں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج سنیل پرساد، چھٹے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج جلال محمد اکبر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج/ ایف ٹی سی فرسٹ برجیش کمار یادو، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج/ ایف ٹی سی سیکنڈ انیل کمار، چیف جوڈیشل مجسٹریٹ مسز نیلم سروج، سکریٹری، ڈسٹرکٹ لیگل سروس اور دیگر افسران موجود تھے۔ قومی لوک عدالت میں ضلع بہرائچ کے کل 186995 مقدمات کا تصفیہ کیا گیا۔ ضلعی عدالت نے 956,9 مقدمات، فیملی کورٹ، بہرائچ کے چیف جسٹس سنجے کمار کی صدارت میں 56 خاندانی معاملات، بہرائچ کے موٹر ایکسیڈنٹ کلیمز ٹریبونل کے پریذائیڈنگ آفیسر ہریندر پرساد کے 38، سریش چندر آریہ، مستقل لوک عدالت کے چیئرمین سریش چندر آریہ کے 7 مقدمات، ضلع کونسل کے چیئرمین سریش چندر نے 9، اور چندر کی طرف سے 9 مقدمات نمٹائے۔ ازالہ کمیشن، بہرائچ۔ قومی لوک عدالت نے 802 بینک ریکوری کیسز اور 127,176 ریونیو کیسز کو حل کیا۔ قومی لوک عدالت میں تصفیہ کی کل رقم 854,64,921 تھی۔ ضلع قانونی خدمات اتھارٹی، بہرائچ کے سکریٹری ونود کمار یادو نے اس قومی لوک عدالت کو کامیاب بنانے کے لیے تمام عدالتی افسران، انتظامی افسران، علمائے کرام، بینک کے عہدیداروں، ملازمین، میڈیا، قانونی چارہ جوئی اور پولیس فورس کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت محمد علی بہادر شاہ کا سہ روزہ عرس پاک 14 ستمبر سے

پیر طریقت حضرت مولانا احمد رضا نقشبندی کمال پوری و ڈاکٹر خالد ایوب مصباحی ہوں گے خصوصی مہمان

گورکھپور، حضرت محمد علی بہادر شاہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا 110 واں تین روزہ عرس پاک 14، 15 اور 16 ستمبر کو رحمت نگر درگاہ میں عقیدت، محبت اور احترام کے ساتھ منایا جائے گا، یہ اطلاع درگاہ کے ذمہ دار علی غضنفر شاہ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ عرس پاک کے پہلے دن 14 ستمبر کو رات 9:00 تا 11:30 بجے سنی بہادریہ جامع مسجد رحمت نگر کے پاس جلسہ عید میلاد کی محفل منعقد ہوگی، مہمان خصوصی پیر طریقت حضرت مولانا احمد رضا خاں نقشبندی کمالپوری اور ڈاکٹر مفتی محمد خالد ایوب مصباحی ہوں گے، 15 ستمبر کو نماز فجر کے بعد مزار کے پاس قرآن خوانی اور پھول چڑھانے کی تقریب ہوگی، شام کو سرکاری چادر کا جلوس رحمت نگر سے درگاہ پہنچے گا، جہاں چادر پیش کی جائے گی، 16 ستمبر کو 12:00 بجے فاتحہ خوانی کی جائے گی، 12:30 بجے لنگر تقسیم کیا جائے گا۔ شام 4:30 بجے قل شریف اور دعا خوانی کا اہتمام ہوگا، انہوں نے عقیدت مندوں سے عرس پاک وجلسے میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

اقلیتی کمیشن کے نومنتخب رکن ہنیرت سنگھ بیدی کا پنجابی سماج نے کیا استقبال

دیوبند، 12 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) پنجابی سماج کے نومنتخب رکن ہنیر یت سنگھ بیدی کا پنجابی سماج کے لوگوں نے پٹکا پہنا کر پرجوش استقبال کیا۔ اس موقع پر پنجابی سماج کے سرپرست سیٹھ کلدیپ کمار نے کہا کہ ریاستی حکومت نے ہنیر یت کو اتر پردیش اقلیتی کمیشن میں شامل کر کے مغربی اتر پردیش کے سکھوں کو عزت بخشی ہے۔ پنجابی سماج کے چیئرمین ستیش گرودھر نے کہا کہ بیدی خاندان کے لیے یہ فخر کی بات ہے کہ سکھدرشن سنگھ بیدی پہلے اقلیتی کمیشن کے رکن تھے اور اب ان کے بیٹے کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ تنظیم کے کنوینر گرجوت سنگھ سیٹھی نے امید ظاہر کی کہ ہنیر یت سنگھ سکھ برادری کے اندر مسائل کے حل میں قائدانہ کردار ادا کریں گے۔

ہائی کورٹ نے سہارنپور کی تاریخی کلکٹریٹ مسجد کے انہدام کیس میں مسجد کمیٹی کو عبوری ریلیف دی

دیوبند، 12 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) الہ آباد ہائی کورٹ نے سہارنپور کی تاریخی کلکٹریٹ مسجد کے انہدام کے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے جسٹس روہت رنجن اگروال کی سنگل بینچ نے مسجد کمیٹی کو عبوری راحت دیتے ہوئے 565,65,41,6 روپے جرمانے کی وصولی پر روک لگادی ہے ساتھ ہی عدالت نے ریاستی حکومت کو تین ہفتوں کے اندر جوابی حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ کیس کی اگلی سماعت 12 اکتوبر کو ہوگی۔ واضح ہو کہ مذکورہ معاملہ میں گزشتہ 9 ستمبر کو مسجد کمیٹی کے متولی محمد تنویر احمد نے الہ آباد ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی تھی جس میں سٹی مجسٹریٹ کے 16 جولائی کے حکم اور ڈسٹرکٹ جج کے 2 ستمبر کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا تھا۔ یاد رہے کہ ڈسٹرکٹ جج نے مسجد کمیٹی کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے سٹی مجسٹریٹ کے حکم کو برقرار رکھا تھا۔ سٹی مجسٹریٹ نے اتر پردیش پبلک پریمیسس (غیر مجاز قابضین کی بے دخلی) ایکٹ کے تحت کلکٹریٹ کے کھسرہ نمبر 539 میں واقع تقریباً 316 مربع میٹر اراضی سے مسجد کو مسمار کرنے اور 41.6 کروڑ روپے کی وصولی کا حکم دیا تھا۔ سٹی مجسٹریٹ کے حکم کے بعد 5 ستمبر کی رات اور 6 ستمبر کی صبح کے درمیان انتظامیہ نے پولیس کی بھاری نفری کی موجودگی میں مسجد کو شہید کر دیا تھا۔ مسجد کمیٹی نے ہائی کورٹ میں دی گئی درخواست میں عدالت کو بتایا تھا کہ مسجد کے انہدام سے قبل ضروری قانونی طریقہ کار، نوٹسز اور مناسب احکامات پر عمل نہیں کیا گیا۔ درخواست میں عبادت گاہوں کے ایکٹ 1991 کی خلاف ورزی کا بھی الزام لگایا گیا ہے۔ مسجد کمیٹی کا کہنا ہے کہ مسجد سو سال سے زیادہ پرانی ہے اور وقف ریکارڈ میں رجسٹرڈ ہے۔ وہیں انتظامیہ کا موقف ہے کہ مذکورہ زمین سرکاری ریکارڈ میں رجسٹرڈ ہے اور مسجد کی تعمیر سرکاری اراضی پر کی گئی ہے۔ انتظامیہ کے مطابق کارروائی عدالتی احکامات کی تعمیل میں کی گئی۔ ہائی کورٹ کے عبوری حکم کے مطابق جرمانے کی وصولی پر فی الحال روک لگا دی گئی ہے۔ جبکہ مسجد کو مسمار اور متعلقہ احکامات کو چیلنج کرنے والی درخواست پر حتمی فیصلہ زیر التوا ہے۔

امروہہ میں 17 ستمبر سے سیوا سنکلپ ابھیان کا آغاز

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) چیف ڈیولپمنٹ آفیسر اشونی کمار مشرا نے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ۱۷ ستمبر سے ۱۷ اکتوبر تک سیوا سنکلپ ابھیان (سروس ریزولوشن مہم) کے تحت منعقد کیے جانے والے مختلف پروگراموں کی تیاریوں کے سلسلے میں متعلقہ محکموں کے افسران کے ساتھ انکی صدارت میں ایک میٹنگ منعقد کی گئی چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے بتایا کہ سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت ۱۳ بڑے پروگرام منعقد کیے جائیں گے، جن کا مرکز خدمت، گڈ گورننس، غریبوں کی فلاح و بہبود، حکومت کی اہم کامیابیوں اور ترقی یافتہ ہندوستان ۲۰۴۷ پر ہے۔ ان پروگراموں میں شامل ہیں: "سیوا دیوس: نعمتوں کا چراغ،" "انڈیا آف مائی ڈریمز،" "انڈیا آف مائی ڈریمز،" "انڈیا آف مائی ڈریمز"، "سیوا"، "دی اسٹوری آف سروس"، سیوا جیوتی کالاش یاترا - ایک ترقی یافتہ ہندوستان کا ریزولیشن، "خدمت میرا تعاون ہے،" "سیوا سیتو ابھیان" (بلاک سطح کے ہفتہ وار کیمپس)، "قوم کے ساتھ خدمت کے رنگ،" اور "سیوا فرسٹ انوویشن چیلنج"۔ پروگرام بھی منعقد کیے جائیں گے، جن میں "مہا یگنا" (مہا یگنا) اور دعائیہ ملاقاتیں، گاؤں کے چوک، براہ راست مکالمہ، اور "اکھنڈ سیوا جیوتی" شامل ہیں۔ سیوا سیتو ابھیان کے لیے ترقیاتی بلاکس میں تمام محکموں کی طرف سے نمائشیں لگائی جائیں گی اور مختلف اسکیموں کے تحت اہل استفادہ کنندگان کو موقع پر ہی فائدہ پہنچایا جائے گا۔ اشونی کمار مشرا نے تمام عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ حکومت کی عوامی فلاحی اسکیموں اور کامیابیوں کو ان پروگراموں کے ذریعہ عوام تک پہنچایا جائے۔ ہر شہری کو ۲۰۴۷ میں ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے اجتماعی قومی عزم سے جڑنا چاہیے۔ ضلع، تحصیل، ترقیاتی بلاک اور گاؤں کی سطح پر پروگرام منعقد کیے جائیں۔ پروگراموں کو شایان شان طریقے سے منعقد کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی یا کوتاہی نہ برتی جائے۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے کہا کہ عوامی نمائندوں کو پیشگی اطلاع دے کر ضلع تحصیل اور ترقیاتی بلاک کی سطح پر مدعو کیا جائے، جس میں خون کے عطیہ کیمپ، معذوروں کی فلاح و بہبود کے پروگرام، اسکولوں میں مختلف مقابلے، آنگن واڑی مراکز میں تقریبات اور مکالمے، مزدوروں کا عطیہ، درخت لگانا، اور ہیلتھ چیک اپ کیمپ وغیرہ شامل ہیں۔

لکھیم پور کھیری: کھیت میں چھپے تیندوے نے دیہاتی پر کیا حملہ، حالت تشویشناک

لکھیم پور کھیری: 12 ستمبر (پی این ایس) ضلع کے نگھاسن ساؤتھ فاریسٹ رینج میں ایک دیہاتی پر ہفتہ کی صبح چارہ جمع کرنے کے دوران تیندوے نے حملہ کر دیا۔ تیندوے کے ٹکراتے ہی دیہاتی اپنی جان بچانے کے لیے بھاگا۔ اس حملے میں وہ شدید زخمی ہو گئے۔ چیخیں سن کر آس پاس کے کھیتوں میں کام کرنے والی خواتین نے شور مچایا جس سے گاؤں کے لوگ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ زخمی دیہاتی کو اسپتال پہنچایا گیا۔ اس واقعہ سے سہتے پوروا گاؤں اور آس پاس کے علاقے میں خوف وہراس پھیل گیا ہے۔ محکمہ جنگلات نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر تیندوے کو پکڑنے کے لیے پنجرہ لگایا۔ سہتے پوروا گاؤں کی رہنے والی چندریکا ہفتہ کی صبح تقریباً 10:15 بجے اپنے مویشیوں کے لیے چارہ لینے گنے کے کھیت میں گئی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک تیندوا پہلے ہی کھیت میں چھپا ہوا تھا۔ جیسے ہی چندریکا گنے کے کھیت میں پہنچی تو تیندوے نے اچانک اس پر حملہ کر دیا۔ اچانک حملے سے بزرگ چونک گئے اور جان بچانے کے لیے میدان سے باہر بھاگ گئے۔ اس دوران تیندوئے کے حملے سے اسے شدید چوٹیں آئیں۔ گاؤں والوں کی چیخ وپکار نے قریبی کھیتوں میں کام کرنے والی خواتین کی توجہ مبذول کرائی۔ شور سن کر آس پاس کے گاؤں والے بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ گاؤں والوں کے پہنچنے کے بعد تیندوا گنے کے کھیت میں پیچھے ہٹ گیا۔ گاؤں والوں نے زخمی چندریکا کو ایمبولینس کے ذریعے نگاسن کمیونٹی ہیلتھ سینٹر پہنچایا۔ حالت بگڑنے پر اسے ضلع اسپتال ریفر کیا گیا۔ محکمہ جنگلات کی ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ فاریسٹ انسپکٹر اکھلیش راوت نے بتایا کہ تیندوے کی موجودگی کی اطلاع ملنے کے بعد ٹیم کو روانہ کیا گیا۔ گاؤں والوں کی حفاظت کے لیے جائے وقوعہ کے قریب پنجرہ لگا دیا گیا ہے۔ تیندوے کی نقل وحرکت پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ انہوں نے دیہاتیوں پر زور دیا کہ وہ گنے اور گھنے جھاڑیوں والے کھیتوں میں اکیلے نہ جائیں۔ داخل ہونے سے پہلے ارد گرد کا بغور جائزہ لیں اور گروپوں میں کھیتوں سے رجوع کریں۔ اگر چیتا نظر آ جائے تو اس کے قریب جانے یا اکسانے کی کوشش نہ کریں۔ فوری طور پر محکمہ جنگلات کو اطلاع دیں۔

کتابوں سے علم، اقدار اور افکار کو وسعت ملے گی

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گومتی کتاب میلے کا افتتاح کیا

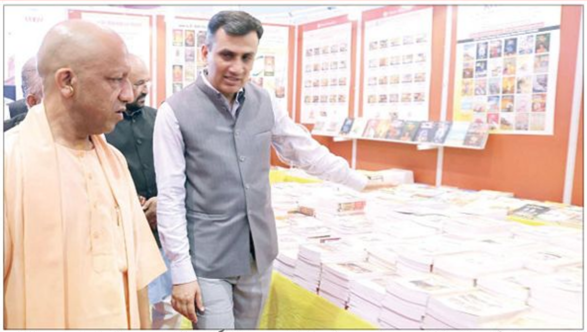

لکھنؤ: 12 ستمبر۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ کتابیں صرف نصاب تک محدود علم حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں ہیں، بلکہ معاشرے، ملک اور دنیا کو سمجھنے، سوچ کو وسعت دینے اور انفرادی تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے کا ایک طاقتور ذریعہ ہیں۔ آج کے دور میں لائبریریوں اور بک کلچر کو مضبوط کرنا ناگزیر ہے۔ علم پر مبنی معاشرے کی تعمیر کے لیے کتابوں اور لائبریریوں کا کردار بہت اہم ہے۔

وزیر اعلیٰ آج یہاں "گومتی بک فیسٹیول-2026" کے افتتاح کے موقع پر بات کر رہے تھے۔ قبل ازیں وزیر اعلیٰ نے فیتہ کاٹ کر 5ویں گومتی بک فیسٹیول کا افتتاح کیا۔ انہوں نے وندے ماترم پر تھیم والی نمائش اور کتابوں کے اسٹال کا دورہ کیا اور طلباء کو وزیر اعظم نریندر مودی کی کتاب Exam Warriors پیش کی۔ غور طلب ہے کہ نیشنل بک ٹرسٹ آف انڈیا کی طرف سے 12 سے 20 ستمبر 2026 تک گومتی بک فیسٹیول کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم کی تحریک اور وژن کے مطابق وزارت تعلیم ملک کے مختلف حصوں میں کتاب میلوں کے ذریعے ہندوستان کی قدیم علمی روایت کو جدید علم سے جوڑنے کی اختراعی کوششیں کر رہی ہے۔ انہوں نے نیشنل بک ٹرسٹ کے چیئرمین پروفیسر ملند سدھاکر مراٹھے اور ڈائریکٹر جناب یوراج ملک کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے وزیر اعظم کے ویژن کو زمین پر مؤثر طریقے سے آگے بڑھایا۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ میں منعقد ہونے والا گومتی بک فیسٹیول اس کا پانچواں ایڈیشن ہے۔ اسی طرح گورکھپور میں بھی ایک کتاب میلہ کا انعقاد کیا گیا جس سے کتاب کلچر میں نوجوانوں کی دلچسپی واضح طور پر ظاہر ہوئی۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج کے ڈیجیٹل دور میں اکثر یہ خدشات ظاہر کیے جاتے ہیں کہ نوجوان کتابوں سے منہ موڑ کر سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل میڈیا پر زیادہ وقت گزار رہے ہیں۔ تاہم کتابی میلوں کے تجربے نے اس تصور کو بالکل غلط ثابت کر دیا ہے۔ اس کتاب میلے کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ شروع میں جہاں تقریباً 80 اسٹال لگے تھے، اب یہ تعداد بڑھ کر 250 ہو گئی ہے۔ اگلے نو دنوں میں لکھنؤ کے ہزاروں طلبہ اور نوجوانوں کو مختلف معلوماتی، تفریحی، دلچسپ اور متنوع کتابوں سے واقفیت کا موقع ملے گا۔ اس عرصے کے دوران کتاب کی ریلیز، مصنفین سے گفتگو اور ان کے تاثرات اور زندگی کے سفر کو سمجھنے کے مواقع بھی دستیاب ہوں گے۔ عظیم شخصیات کی سوانح عمریوں اور زندگی کی کہانیوں کے ذریعے نوجوانوں کو ان کی جدوجہد اور کامیابیوں کے بارے میں جاننے کا موقع ملے گا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ محض سکول، کالج یا یونیورسٹی میں پڑھنا اور کورس کی کتابیں پڑھنا انسان کو مکمل طور پر روشن نہیں کر سکتا۔ اس سے آگے ایک وسیع دنیا ہے جسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کتابیں نہ صرف انسان کو کسی مضمون میں ماہر بناتی ہیں بلکہ معاشرے، ملک اور دنیا کے بارے میں ایک نقطہ نظر بھی فراہم کرتی ہیں۔ مختلف قسم کی کتابیں پڑھ کر، ایک شخص اپنے علم کو بڑھا سکتا ہے اور زندگی کے مختلف شعبوں کے لیے خود کو تیار کر سکتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کوئی بھی حادثاتی طور پر عظیم نہیں بن جاتا۔ کامیابی کا اپنا سفر ہے۔ اس سفر کے دوران ناکامیوں اور بہت سی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن ہمت نہ ہارنے والے ہی کامیابی کی نئی بلندیوں پر پہنچتے ہیں۔ وزیر اعظم کی کتاب Exam Warriors طلباء اور نوجوانوں کے لیے انتہائی مفید ہے۔ ہر بچے کو یہ کتاب پڑھنی چاہیے اور اس کے پیغامات کو جذب کرنا چاہیے۔ یہ نہ صرف اسکول کے طلبہ کے لیے بلکہ ہر نوجوان اور شہری کے لیے مفید ہے، کیونکہ ہر شخص کو زندگی میں کسی نہ کسی امتحان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کبھی ڈگری حاصل کرنے کے لیے، کبھی سرٹیفکیٹ کورس کے لیے، اور کبھی زندگی کے مشکل حالات میں۔ ایسے وقت میں جب انسان کی ہمتیں ماند پڑنے لگیں تو کتاب Exam Warriors مدد اور رہنمائی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستانی رشی روایت نے ہمیشہ علم کو محدود دائرہ کار میں دیکھنے کے بجائے ہر طرف سے عظیم خیالات کا خیر مقدم کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ ہندوستانی علمی روایت نے شروتی اور اسمرتی کے ذریعے ترقی کی۔ بعد میں، اسے صحیفوں، مخطوطات، تانبے کی پلیٹوں اور مختلف ریکارڈوں کے ذریعے محفوظ اور بڑھایا گیا۔ اتر پردیش اس بھرپور علمی روایت کا ایک بڑا مرکز رہا ہے۔ لکھنؤ ایک ایسا خطہ ہے جہاں ادب اور علم کی ایک طویل روایت ہے۔ لکھنؤ اور اس کے آس پاس کے علاقے نے کئی ادبی شخصیات پیدا کی ہیں جنہوں نے اپنے لازوال کاموں کے ذریعے ملک کو متاثر کیا۔

Naimisharanya 88 رشیوں کی روایت سے وابستہ ایک جگہ ہے، جہاں ہندوستانی ویدک روایت اور پرانوں کے علم کو آگے بڑھانے کا کام کیا گیا تھا۔ کاشی کی یونیورسٹیاں زمانہ قدیم سے ہی عالمی شہرت رکھتی ہیں۔ پریاگ راج کی سرزمین اور اس کے کمبھ میلے کی روایت صرف ایک واقعہ نہیں ہے، بلکہ ہندوستان کی علم اور غور وفکر کی روایت میں ایک اہم مقام رہا ہے، جہاں ملک بھر کے رشیوں اور سنت علم، مکالمے اور اختراعات پر غور کرنے کے لیے جمع ہوتے تھے۔ اتر پردیش کی سرزمین میں تقریباً 5000 سال قبل مظفر نگر کے شکتیر تھ میں شریمد بھگوت مہاپوران کی پہلی کہانی سنانے کی روایت بھی ہے۔ یہ سب اتر پردیش کی علمی روایت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایسی ریاست کو ترقی سے کوئی نہیں روک سکتا جس میں علم اور ثقافتی ورثہ موجود ہو۔ تاہم، جب علم کو ایک محدود دائرہ کار میں قید کرنے اور اس کے ورثے سے خود کو دور کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کے منفی نتائج سامنے آئے۔ ایک موقع پر، اتر پردیش کو 'بیمار ریاست' کے طور پر درجہ بندی کیا گیا تھا۔ ریاست کے نوجوانوں کو شناخت کے بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ بیرون ملک سفر کے دوران شہریوں نے اپنی شناخت ظاہر کرنے سے گریز کیا اور اپنی شناخت چھپانے کی کوشش کی۔ گزشتہ 10 سالوں میں مثبت کوششیں شروع ہوئیں اور آج ان کے مؤثر نتائج نظر آ رہے ہیں۔ ڈیجیٹل دور نے شہروں اور دیہاتوں کے درمیان فاصلے کم کیے ہیں اور نئی سہولیات نے نوجوانوں کے لیے علم اور مواقع کے نئے دروازے کھولے ہیں۔

ونود کمار سہنی کے قتل پر یوپی میں سیاسی ہنگامہ

گونڈا جا رہے یوپی کانگریس صدر اجے رائے کو پولیس نے حراست میں لیا

لکھنؤ۔ یوپی کانگریس صدر اجے رائے کے ساتھ پارٹی کے قومی ترجمان اکھلیش پرتاپ سنگھ، پارٹی لیڈر عاصم وقار اور نریندر سنگھ سمیت کئی کارکنان موجود تھے۔ گونڈا کے پرسپور تھانہ کے ریکسڈیا گاؤں کے رہنے والے برتن تاجر اور نشاد سماج کے لیڈر ونود کمار سہنی کے قتل کے بعد اتر پردیش کی سیاست میں ہلچل مچ گئی ہے۔ اس قتل کو لے کر نشاد برادری میں شدید غم و غصہ ہے۔ اس دوران متوفی کے اہل خانہ سے ملنے جا رہے یوپی کانگریس کے صدر اجے رائے سمیت پارٹی کے کئی لیڈران کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق اجے رائے کی قیادت میں پارٹی کا ایک وفد ونود کمار سہنی کے اہل خانہ سے ملنے گونڈا جا رہا تھا۔ پولیس نے اجے رائے کو بارہ بنکی کے پاس مسولی ٹول پلازا کے پاس روک لیا جس پر وہ برہم ہو گئے۔ پولیس کے ساتھ ان کی بحث بھی ہوئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ اجے رائے کے ساتھ پارٹی کے قومی ترجمان اکھلیش پرتاپ سنگھ، پارٹی لیڈر عاصم وقار اور نریندر سنگھ سمیت کئی کارکنان موجود تھے۔ حالانکہ پولیس نے اجے رائے کو گونڈا جانے سے پہلے ہی روک دیا۔ کانگریس لیڈر اور کارکنان گونڈا جانے پر بضد رہے۔ اس کے بعد اجے رائے، اکھلیش پرتاپ سنگھ، عاصم وقار اور نریندر سنگھ سمیت کئی کارکنان کو پولیس نے حراست میں لے لیا۔ پولیس کی اس کارروائی پر کانگریس نے ناراضگی ظاہر کی ہے۔ پارٹی نے اتر پردیش حکومت اور انتظامیہ کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'ٹی وی 9 بھارت ورش' پر شائع خبر کے مطابق اجے رائے اور کارکنان کو مسولی تھانے لے جایا گیا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی روی داس مہروترا نے جنگل راج کا الزام عائد کرتے ہوئے عدالتی جانچ کا مطالبہ کیا۔ دوسری جانب یوپی کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے کے گونڈا دورے کو لے کر پولیس انتظامیہ پوری طرح الرٹ ہے۔ گونڈا-کرنیل گنج-پرسپور جانے والی سڑک پر بیریکیڈنگ کی گئی ہے۔ اجے رائے کے دورے سے پہلے کئی کانگریسی لیڈران کو ان کے گھروں پر ہی نظر بند کر دیا گیا ہے اور انہیں پروگرام میں شامل ہونے کی اجازت نہیں مل رہی ہے۔ واضح رہے کہ یوپی میں ونود کمار سہنی کے قتل پر سیاست تیز ہو گئی ہے۔ جمعہ (11 ستمبر) کو یوپی حکومت کے کابینی وزیر ڈاکٹر سنجے نشاد گونڈا میں دھرنے پر بیٹھ گئے تھے۔ دوسری جانب سماجوادی پارٹی کے پسماندہ طبقہ کے ریاستی صدر ڈاکٹر راج پال کشیپ اور کئی سماجوادی پارٹی لیڈران کو حراست میں لیا گیا تھا۔ ونود کمار سہنی کی جمعرات کو لکھنؤ میں علاج کے دوران موت ہو گئی تھی۔ پولیس کی ابتدائی تفتیش میں حملے کی وجہ سوشل میڈیا پوسٹ سے پیدا ہونے والا تنازعہ بتائی گئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ونود سہنی نے مبینہ طور پر ہندو دیوی دیوتاؤں اور سنتوں کے خلاف کچھ پیغامات پوسٹ کیے تھے، جس سے بعض مقامی افراد ناراض تھے۔ تاہم ان پوسٹس کے اصل مواد اور سیاق کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق بدھ کی شام دکان بند کر کے موٹر سائیکل سے گھر واپس جاتے وقت تقریباً 10 افراد نے 4 موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر ونود سہنی کو راستے میں روک لیا اور حملہ کر دیا۔ شدید زخمی حالت میں انہیں پہلے مقامی صحت مرکز، پھر گونڈا میڈیکل کالج اور بعد ازاں علاج کے لیے کے جی ایم یو لایا گیا، جہاں جمعرات کو ان کی موت ہو گئی۔ پولیس نے اس معاملے میں تین مشتبہ ملزمان شبھم سنگھ، آکاش سنگھ اور سبھاش سنگھ کو گرفتار کیا ہے۔

وشال یادو قتل کیس: ایم ایل اے لکی یادو پر سنگین الزامات، انہوں نے سیاسی سازش قرار دیا

جونپور، 12 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جونپور کے لائن بازار تھانہ علاقے کے رام دیال گنج بازار میں جمعہ کے روز دن دہاڑے ہونے والے وشال یادو کے قتل کے معاملے نے سیاسی رنگ اختیار کر لیا ہے۔ مقتول کے اہل خانہ نے ملہنی سے سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے ایم ایل اے لکی یادو پر قتل کی سازش میں ملوث ہونے اور ملزمان کو پناہ دینے کے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ دوسری طرف ایم ایل اے نے ان الزامات کو سیاسی مخالفین کی سازش قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔

سرکاری ذرائع کے مطابق جمعہ کی صبح رام دیال گنج بازار میں پرانی دشمنی کی بنیاد پر حملہ آوروں نے لوہے کی راڈ سے وشال پر حملہ کیا، جو بعد میں علاج کے دوران دم توڑ گیا۔ مشتعل لوگوں نے سڑک پر لاش رکھ کر جام لگایا۔ پولیس نے نامزد ملزمان نیرج یادو اور منیش یادو کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے۔ مقتول کی والدہ اور بھائی کے بیان کا ویڈیو وائرل ہونے کے بعد معاملے میں سیاسی بحث چھڑ گئی ہے۔

لکھنؤ میں ٹیچر بھرتی کے امیدواروں کا احتجاج

وزیر اعلیٰ سے ملاقات اور ریزرویشن کی بے ضابطگی ختم کرنے کا مطالبہ

لکھنؤ۔ 68500 ٹیچر بھرتی کے امیدواروں نے ہفتے کے روز اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی رہائش کے قریب احتجاج کیا۔ انہوں نے ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کے حکم کو نافذ کرنے اور 'او بی سی' امیدواروں کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے نعرے لگائے اور نائب وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی کوشش کی۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات کرتے ہوئے ایک امیدوار اجے کمار نے کہا کہ ہماری مانگ ہے کہ ہمیں وزیر اعلیٰ سے بات کرنے کی اجازت دی جائے اور ریاستی پسماندہ طبقات کمیشن کی جانب سے جاری حکم کو نافذ کیا جائے۔ ہمیں تقرری نامہ بھی دیا جانا چاہیے، یہ ہمارے مطالبات ہیں۔ ہم لوگ 8 برسوں سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سے مسلسل یہی مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ریزرویشن میں ہوئی بے ضابطگی کے سلسلے میں کمیشن کی جانب سے جاری حکم کو تسلیم کیا جائے اور ہمیں ہمارا حق دیا جائے۔ اناؤ سے آئے امیدوار شیوش سنگھ نے کہا کہ یہ 68500 ٹیچر بھرتی کا معاملہ ہے۔ 5 فیصد کی چھوٹ چاروں زمروں کو ملنی چاہیے تھی۔ او بی سی، معذور، سابق فوجی اور مجاہدین آزادی کو غیر محفوظ زمرے میں رکھا گیا ہے۔ بنیادی تعلیم وزیر کی جانب سے بتایا گیا کہ وزیر اعلیٰ سے بات کی جائے گی، انہی کی سطح سے فیصلہ ہو سکے گا۔ ہمارا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ ہماری بات سنیں اور ہم لوگوں کو انصاف دلائیں۔ ایک خاتون امیدوار نے کہا کہ ہم لوگ وزیر اعلیٰ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں کرائی گئی یقین دہانی کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ایک اور خاتون امیدوار نے کہا کہ ہم لوگوں کی ایک ہی مانگ ہے کہ وزیر اعلیٰ سے بات کرائی جائے اور ہماری مشکلات کو حل کیا جائے۔

تعلیمی معیار اور طلبہ کی ہمہ جہت ترقی میں پرنسپلز کا کردار اہم: کیشو پرساد موریہ

پرنسپل کونسل کی میٹنگ میں تعلیمی مسائل کے حل اور اصلاحات پر زور

لکھنؤ: 12 ستمبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے ہفتہ کے روز لکھنؤ میں منعقدہ 'اتر پردیش پرنسپل کونسل' کے صوبائی میٹنگ اور تعلیمی بہتری کی فکری نشست کو خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم کے معیار، اخلاقی اقدار اور طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کو نئی سمت دینے میں پرنسپلز کا کردار انتہائی اہم ہے۔ پرنسپل صرف اسکول کی انتظامی ذمہ داریاں نہیں نبھاتے، بلکہ طلبہ کی شخصیت سازی اور ان کے روشن مستقبل کی بنیاد تیار کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پرنسپلز موجودہ نسل کو ایسی تعلیم، تربیت اور اقدار فراہم کرتے ہیں جس سے بھارت اور اتر پردیش مستقبل میں بھی ہر شعبے میں مسلسل آگے بڑھیں۔ انہوں نے ریاست بھر سے آئے ہوئے پرنسپلز کا استقبال اور خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی دنیا کے ان اہم نمائندوں کی رہنمائی اور تجربہ ریاست کے تعلیمی نظام کو مزید بہتر بنانے میں سود مند ہے۔ جناب موریہ نے کہا کہ "ڈبل انجن حکومت" میں اتر پردیش کے اندر تعلیم سمیت ہر شعبے میں وسیع اصلاحات اور ترقیاتی کام کیے جا رہے ہیں۔ ریاستی حکومت معیاری اور جدید تعلیم کی وسعت، جدت طرازی کی حوصلہ افزائی اور طلبہ کے روشن مستقبل کی تعمیر کے لیے مسلسل کے ساتھ پرعزم ہے۔ تعلیم کے شعبے میں درپیش عملی مسائل کو بھی حکومت ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں قانون ساز کونسل (لیجسلیٹو کونسل) میں اساتذہ اور گریجویٹ حلقوں کے اراکین اور متعلقہ محکموں کے حکام کے ساتھ ہوئی تفصیلی میٹنگ میں بنیادی، ثانوی، اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم سے متعلق مختلف موضوعات پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ایسی میٹنگوں سے زمینی سطح کے مسائل کو سمجھنے اور ان کا حل نکالنے میں مدد ملتی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے پرنسپل کونسل کی جانب سے پیش کردہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پرنسپلز کے احترام اور ان کی وقار سے متعلق موضوعات کو سنجیدگی سے لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ طویل عرصے تک پرنسپل کے عہدے پر کام کرنے کے بعد کسی دوسرے شخص کے منتخب ہو کر آنے پر سابق پرنسپل کو اسی اسکول میں ٹیچر کے طور پر کام کرنا پڑے، تو اس سے ان کی عزت نفس کو ٹھیس پہنچنے کی صورتحال بن سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں وہ حکومتی سطح پر ضروری کوششیں کریں گے اور ضرورت پڑنے پر وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ جی سے بھی اس بارے میں بات چیت کی جائے گی۔ جناب موریہ نے کہا کہ اسکولوں میں بجلی کے نظام سے متعلق موضوع سمیت کونسل کے یادداشت (میمورنڈم) میں درج دیگر مسائل پر بھی متعلقہ سطح پر بات چیت کر کے حل کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے اساتذہ کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات سے مستفید ہونے والے اساتذہ کو راحت ملی ہے۔ اسی طرح 'پروجیکٹ النکار' کے ذریعے امداد یافتہ (ایڈڈ) اسکولوں میں بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کو بہتر بنانے کی سمت میں اہم کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت تعلیم کے شعبے میں درپیش مسائل کے حل کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ پرنسپلز اور اساتذہ سے حاصل ہونے والا زمینی فیڈ بیک حکومت کے لیے انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا کہ آنے والے وقت میں تعلیمی نظام کو مزید مضبوط اور مؤثر بنایا جائے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش ملک کی سب سے بڑی ریاست ہے اور صوبے کے مستقبل کی تعمیر میں تعلیم کا کردار انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'ترقی یافتہ بھارت' اور 'ترقی یافتہ اتر پردیش' کے عزم کو پورا کرنے کے لیے معیاری تعلیم، خود کفالت، جدت طرازی اور با اخلاق تعلیم کو مزید مضبوط کرنا ضروری ہے۔

دوبگہ میں چوروں نے گھر میں نقب لگا کر صندوق اڑا لیا

ایک لاکھ 20 ہزار نقدی سمیت سونے، چاندی کے زیورات چوری، پولیس تفتیش میں مصروف

لکھنؤ۔ دوبگہ تھانہ علاقے کے دشہری گاؤں میں گزشتہ شب چوروں نے ایک گھر میں نقب لگا کر ایک صندوق چوری کر لیا، جس میں نقد رقم کے ساتھ سونے اور چاندی کے زیورات بھی رکھے تھے۔ متاثرہ خاندان نے تھانے پہنچ کر تحریر دے کر انصاف کی فریاد کی ہے۔ متاثرہ جگن ناتھ ولد مرحوم رام پرساد نے بتایا کہ جمعہ کی رات کھانا کھانے کے بعد وہ اہل خانہ کے ساتھ سو گئے تھے۔ اسی دوران نامعلوم چور گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے اور کمرے کا تالا توڑ کر وہاں رکھا صندوق اٹھا لے گئے۔ صبح جب گھر والوں کی آنکھ کھلی تو صندوق غائب ملا، جس کے بعد خاندان میں افراتفری مچ گئی۔ جگن ناتھ نے بتایا کہ صندوق میں ایک لاکھ 20 ہزار روپے نقد کے علاوہ سونے اور چاندی کے زیورات بھی رکھے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ رقم انہوں نے گھر کی مرمت کرانے کے لیے بینک سے نکلوائی تھی، لیکن بارش کی وجہ سے ابھی کام شروع نہیں کرا سکے تھے۔ اس سے پہلے ہی چوروں نے ان کی محنت کی کمائی پر ہاتھ صاف کر دیا۔ واقعے کے بعد جب آس پاس چھان بین کی گئی تو معلوم ہوا کہ پڑوس میں واقع ایک خالی مکان کو بھی چوروں نے نشانہ بنایا تھا۔ وہاں بھی الماری کے تالے ٹوٹے ہوئے ملے۔ دونوں ہی معاملات میں متاثرین نے دوبگہ تھانے میں تحریری شکایت دے کر کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں دشہری بیٹ انچارج سشیل کمار نے بتایا کہ معاملے کی تفتیش کی جا رہی ہے۔ آس پاس نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کھنگالی جا رہی ہے اور جلد ہی چوروں کو پولیس کی گرفت میں لے لیا جائے گا۔

قومی لوک عدالت میں 725 صارفین کے معاملوں کا تصفیہ

21.22 کروڑ روپئے سے زائد کا تصفیہ

لکھنؤ: 12 ستمبر۔ ریاستی صارف تنازعات ازالہ کمیشن اور ریاست کے مختلف ڈسٹرکٹ کنزیومر کمیشنز میں ہفتہ کے روز قومی لوک عدالت کا انعقاد کیا گیا۔ قومی لوک عدالت کے ذریعے صارفین کے تنازعات کے فوری اور مؤثر تصفیہ کی سمت میں اہم پیش رفت کی گئی۔ ریاستی صارف کمیشن اور ریاست کے ضلع صارف کمیشنوں میں کل 1217 معاملے فہرست بند کیے گئے، جن میں سے 725 معاملوں کا تصفیہ کر دیا گیا۔ قومی لوک عدالت میں حل کیے گئے معاملوں کے ذریعے کل 22 کروڑ 21 لاکھ 62 ہزار 340 روپے کی رقم کا تصفیہ ہوا۔ اس طرح بڑی تعداد میں صارفین کے تنازعات کا باہمی رضامندی اور حل کے ذریعے تصفیہ کر کے متعلقہ فریقین کو راحت فراہم کی گئی۔ قومی لوک عدالت میں معاملوں کے تصفیے کے معاملے میں ضلع صارف کمیشن، بستی نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب سے زیادہ 67 معاملوں کا تصفیہ کیا۔ جبکہ تصفیہ کی گئی رقم کے معاملے میں ضلع صارف کمیشن، گوتم بدھ نگر نے سب سے زیادہ 2 کروڑ 60 لاکھ 83 ہزار 254 روپے کی رقم کا تصفیہ کرایا۔

یونٹی پی۔ جی۔ کالج میں ظفر الحسن خان میموریل ڈیبیٹ کمپٹیشن

لکھنؤ۔ نوجوانوں کو ترغیب دینے، تعلیم دینے اور حوصلہ افزائی کرنے کے اپنے عزم کے مطابق، یونٹی پی۔ جی۔ کالج لکھنو نے ظفر الحسن خان میموریل مباحثہ مقابلہ۔ 2026 کا انعقاد (میڈیا ٹرائل نظام انصاف کو کمزور کرتا ہے) کے موضوع پر کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر جناب سید محمد حسنین، ریٹائرڈ آئی۔ جی۔ تشریف لائے۔ جناب حسنین نے شرکاء اور انتظامیہ کی جانب سے اس نوعیت کے مقابلے کے انعقاد کو سراہا۔ اس تقریب کی رونق جناب سیف عباس کاظمی، زونل ہیڈ، آئی۔ سی۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ بینک، نے بھی بڑھائی۔ جناب کاظمی نے بھی موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ مقابلے کا اختتام فاتحین کے اعلان اور انعامات کی تقسیم کے ساتھ ہوا۔ ججوں نے ابیر فاطمہ، بی۔ اے۔ کو تحریک کے خلاف بولنے والا فاتح، اور ثانیہ سیف، بی۔ اے۔ کو تحریک کے حق میں بولنے والا فاتح قرار دیا۔ ایبہا زہرا، بی۔ ایڈ۔ تحریک کے حق میں رنر اپ رہی، جبکہ فاطمہ شیخ، ایل۔ ایل۔ بی۔ تحریک کے خلاف رنر اپ کی پوزیشن پر رہی۔ اس موقع پر کالج کے چیئرمین جناب جسٹس امتیاز مرتضیٰ، وائس چیئرپرسن محترمہ ثمینہ امتیاز، سیکریٹری جناب مرتضیٰ حسنین خان، کوآرڈینیٹر محترمہ اسماء جاوید، ڈاکٹر جناب عارف حسنین خان اور پرنسپل ڈاکٹر سنیل دھون کے علاوہ اساتذہ اور طلبہ وطالبات بھی موجود تھے۔

بسپا میں آنند کمار کے بیٹوں کی نو انٹری، مایاوتی کی بھتیجی دیپیکا آنند سنبھالیں گی کمان!

لکھنؤ: 12 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش کی سیاست میں بہوجن سماج پارٹی کے اندر جاری انتشار اب ختم ہو گیا ہے۔ پارٹی سربراہ مایاوتی نے اقربا پروری تنازعہ کے درمیان ایک مضبوط اور حتمی فیصلہ لیا ہے۔ اپنے بھتیجوں، آکاش آنند اور ایشان آنند کو بے دخل کرنے کے بعد انہوں نے یہ واضح کر دیا ہے کہ بی ایس پی میں کسی بھی عہدے کے دروازے اب ان کے بھائی آنند کمار کے دونوں بیٹوں کے لیے مکمل طور پر بند ہیں۔ قانون کی طالبہ دیپیکا آنند کو سیاسی مدد کے لیے چنا گیا: مایاوتی نے واضح کیا کہ اگر ان کے بھائی آنند کمار کو مستقبل میں اپنے کام میں مدد کی ضرورت ہے تو وہ صرف اپنی اکلوتی بیٹی کماری دیپیکا آنند کی مدد لے سکتی ہیں۔ دیپیکا، جو فی الحال قانون کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں، سیاسی روشنی سے دور رہی ہیں۔ مایاوتی کے مطابق، دیپیکا کو مستقبل میں ان کی ایمانداری، وفاداری اور کام کی صلاحیت کا اندازہ لگانے کے بعد ہی کوئی بڑی ذمہ داری سونپی جائے گی۔ خاندانی فوائد مومنٹ کے مفاد میں نہیں، مایاوتی: سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک تفصیلی بیان جاری کرتے ہوئے مایاوتی نے کہا کہ چونکہ وہ غیر شادی شدہ ہیں، اس لیے انہوں نے اپنے سب سے چھوٹے بھائی آنند کمار کو اپنے ساتھ رکھا ہے تاکہ ان کی دیکھ بھال اور پارٹی کی ذمہ داریاں نبھائیں۔ تاہم خاندان کے دیگر افراد کا اس کا سیاسی فائدہ اٹھانا بی ایس پی تحریک کے مفاد میں نہیں ہے۔ انہوں نے عہد کیا کہ یہ ان کا حتمی فیصلہ ہے اور آنند کمار کے بیٹوں یا ان کے بچوں کو مستقبل میں پارٹی کے اندر سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔

لکھنؤ میں ایل آئی سی ایجنٹ کو گھیر کر لگاتار فائرنگ، سر کو چھو کر نکلی گولی، ٹراما سینٹر میں داخل

لکھنؤ: 12 ستمبر (پی این ایس) ایل آئی سی ایجنٹ سمیندر یادو (36) پر دو بدمعاشوں نے اس وقت گولی چلا دی جب وہ ملیح آباد تھانہ علاقے کے دھیموٗ گاؤں میں ایک پٹرول پمپ کے سامنے اپنی دکان پر کھڑا تھا۔ حملہ آوروں کی ایک گولی سمیندر کے سر میں لگی، جب کہ دوسری گولی اس کے ہاتھ میں لگی۔ اس اندھا دھند فائرنگ سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ سمیندر کو فوری طور پر ملیح آبادی ایچ سی لے جایا گیا، جہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد اسے لکھنؤ کے ٹراما سینٹر ریفر کر دیا گیا۔ یہ واقعہ قریبی سی سی ٹی وی کیمرے میں قید ہو گیا۔ بتایا گیا کہ سیف پور گاؤں کا رہنے والا سمیندر یادو کسی کام سے پٹرول پمپ گیا ہوا تھا۔ وہ ایک دکان کے پاس کھڑا تھا۔ ایک بندوق بردار پیدل سمیندر کے قریب پہنچا، اس کی پیشانی پر پستول کا اشارہ کیا، اور ٹریگر کھینچ لیا۔ فائرنگ کے بعد حملہ آور تیزی سے فرار ہو گیا۔ اس کا دوسرا ساتھی کچھ ہی فاصلے پر اپنی موٹر سائیکل اسٹارٹ کر کے انتظار کر رہا تھا۔ دونوں ملزمان موٹر سائیکل پر موقع سے فرار ہو گئے۔ گولی چلنے کی آواز نے آس پاس کے لوگوں کو خوفزدہ کر دیا، لیکن اطلاع ملتے ہی سمیندر کے اہل خانہ فوراً جائے وقوعہ پر پہنچے اور خون میں لت پت سمیندر کو ملیح آبادی ایچ سی لے گئے، جہاں سے اسے لکھنؤ ٹراما سینٹر ریفر کیا گیا۔ اے سی پی ملیح آباد گیانیندر سنگھ نے بتایا کہ ابتدائی تحقیقات میں خاندانی جھگڑے کا انکشاف ہوا ہے۔